



جج سیکھیے اور جج کیجیے

جج معقول اور آسان عبادت ہے

(مصنف و مؤلف)

مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب

استاذ حدیث جامعہ فلاح دارین ترکیسر

سورت، گجرات

تفصیلات

نام کتاب	:	جج سیکھیے اور جج کیجیے
مصنف و مؤلف	:	(مولانا) سید ذوالفقار احمد (صاحب دامت برکاتہم)
صفحات	:	۱۵۴
تعداد	:	۱۱۰۰
سن اشاعت	:	۱۴۲۵ھ مطابق ۲۰۰۴ء
کتابت	:	ایم. اے. فلاحی، بمقام: ترکیسر
سینک	:	محمد مہر علی قاسمی (دھنبا، جھارکھنڈ) جامعہ اکل کوا
ناشر	:	
قیمت	:	

ملنے کے پتے

سید ذوالفقار احمد، جامعہ فلاح دارین ترکیسر، سورت، گجرات
دفتر بیان، مصطفیٰ، جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا، مہاراشٹر
مکتبہ نعیمیہ، دیوبند

انتساب

مرحوم ومغفور الحاج الحافظ دادا حضور

”ریاض احمد صاحب چشتیؒ“

کے نام جن کے شوقِ حرم کے جذبے نے ایک اچھی
خاصی حویلی کو کوڑیوں کے مول بیچ کر اپنی روحانی نشانی کو
تسکین دی۔

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	شمار
۳	انتساب	۱
۸	جج سیکھئے اور جج کیجئے	۲
۹	سخنِ گفتنی	۳
۱۱	جج کے بارے میں لوگوں میں پھیلا غلط تصور	۴
۱۳	فلسفہٴ ارکانِ اربعہ و وجہِ حصر	۵
۲۳	فلسفہٴ جج	۶
۳۰	جج کی فرضیت قرآن سے	۷
۳۲	جج ایک آسان عبادت ہے	۸
۳۴	مذکورہ آسانوں کی تفصیلات	۹
۴۲	جج کے پانچ دن کی تفصیلات	۱۰
۴۳	ایامِ منیٰ کی راتیں مزدلفہ میں گزارنے کی مجبوری	۱۱
۴۴	جج و عمرہ کے فرائض و واجبات و بعض اصطلاحات	۱۲
۴۶	جج افراد	۱۳
۵۲	افعالِ جج افراد	۱۴
۵۳	جج تمتع	۱۵
۵۶	افعالِ جج تمتع	۱۶
۵۷	جج قرآن	۱۷
۵۹	افعالِ جج قرآن	۱۸
۶۰	چند غلطیاں جو جج و عمرہ میں کی جاتی ہیں	۱۹
۶۲	جج بدل	۲۰

شمار	مضامین	صفحہ
۲۱	عمرہ	۶۵
۲۲	مقامات قبولیت دُعا	۶۶
۲۳	زارین حرم کے لیے ضروری ہدایات	۶۷
۲۴	سفر حج کے دوران گوشت خوری	۶۷
۲۵	لڑنے جھگڑنے سے اجتناب	۶۸
۲۶	غیبت جھوٹ وغیرہ سے اجتناب	۶۸
۲۷	معلم اور صاحبِ ثور کے ساتھ برتاؤ	۶۹
۲۸	مکہ المکرمہ اور مدینہ طیبہ	۶۹
۲۹	حُجّاج کرام کی غلط روش	۷۰
۳۰	حج کے سفر کے دوران عورتوں کو خصوصی ہدایات	۷۱
۳۱	عورتوں کے لیے دواہم مسئلے	۷۳
۳۲	حج میں خریداری	۷۴
۳۳	حج کو جاتے ہوئے اور واپسی پر غیر ضروری خرچ	۷۵
۳۴	حج سے واپسی کے بعد کی زندگی	۷۵
۳۵	اہل اللہ کے حج کی کیفیت	۷۶
۳۶	آب زمزم	۷۷
۳۷	جنت المعلیٰ	۷۸
۳۸	سفر مدینہ منورہ	۷۸
۳۹	مکہ مکرمہ افضل ہے یا مدینہ منورہ	۸۲
۴۰	مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مستقل طور پر قیام کرنا	۸۲
۴۱	مدینہ منورہ کا حرم	۸۳
۴۲	مسجد نبوی میں نماز کے ثواب کی مقدار و۔۔۔۔۔	۸۳
۴۳	جنت البقیع	۸۴

شمار	مضامین	صفحہ
۴۴	مسجد قبا	۸۵
۴۵	شہدائے اُحد کی زیارت	۸۵
۴۶	متفرق ضروری دواہم مسائل حج۔۔۔۔۔	۸۶
۴۷	مکی کا حج	۹۲
۴۸	احرام کے مسائل	۹۲
۴۹	عورتوں کے احرام کے مسائل	۹۶
۵۰	احرام کے مکروہات	۹۷
۵۱	تلبیہ کے مسائل	۹۷
۵۲	مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے آداب	۹۹
۵۳	نماز قصر کرنے کا مسئلہ	۹۹
۵۴	بیت اللہ میں داخلے کے آداب	۱۰۰
۵۵	حجر اسود	۱۰۱
۵۶	طواف کے مسائل و اقسام	۱۰۲
۵۷	معذور کا طواف	۱۰۶
۵۸	طواف قدوم	۱۰۷
۵۹	سعی کے مسائل	۱۰۸
۶۰	مفرد و قارن کے مسائل	۱۱۰
۶۱	منیٰ و عرفات جانے کے مسائل	۱۱۱
۶۲	وقوف عرفہ کے مسائل	۱۱۳
۶۳	وقوف مزدلفہ کے مسائل	۱۱۳
۶۴	رمی کے مسائل (رمی یعنی کنکریاں مارنا)	۱۱۵
۶۵	احرام سے حلال ہونے کے مسائل	۱۲۰
۶۶	طواف زیارت کے مسائل	۱۲۱

شمار	مضامین	صفحہ
۶۷	طواف وداع	۱۲۲
۶۸	دم شکر کے مسائل	۱۲۴
۶۹	دم جنایت و صدقہ کے مسائل	۱۲۴
۷۰	مفسدات حج و عمرہ	۱۲۶
۷۱	قربانی کے سلسلے میں ایک اہم مسئلہ	۱۲۶
۷۲	جنایات و ممنوعات	۱۲۸
۷۳	اہم تنبیہات	۱۲۹
۷۴	اردو میں دعائیں اور اس کے متعلق تمہید	۱۳۱
۷۵	عربی میں چند مختصر دعائیں	۱۳۷
۷۶	مناجات	۱۳۹
۷۷	درود و سلام	۱۴۱
۷۸	کنفی کے الفاظ	۱۴۵
۷۹	رنگوں کے نام	۱۴۶
۸۰	بات چیت کے لیے ضروری جملے	۱۴۶
۸۱	منی کے بازار میں	۱۴۸
۸۲	بس اور ٹیکسی اسٹینڈ	۱۵۰
۸۳	مناسک حج ایک نظر میں	۱۵۱

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وَضَعَ لِلنَّاسِ لِلَّذِي بَيْكَةُ مَبَادِرُكَ وَهَدَى
لِلْعَلَمِينَ، فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ
كَانَ آمِنًا، وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ
إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ.

حج سیکھئے اور حج کیجئے

حج اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے جس کے لیے بیت اللہ کا سفر کیا جاتا ہے، اس کے مخصوص افعال و اعمال ہیں، عام طور پر لوگ اس کو مشکل اور پیچیدہ سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں، حالاں کہ حج ایک معقول اور آسان عبادت ہے جس کے احکامات اور افعال میں عورتوں بوڑھوں کمزوروں بیماروں اور معذوروں کا پورا خیال رکھا گیا ہے، اگر حج کرام ان رعایتوں اور رخصتوں سے دشواری اور ہجوم کے وقت فائدہ اٹھائیں تو انشاء اللہ بھی کوئی دقت و زحمت پیش نہیں آئے گی۔

یہ عبادت گونا گونی خصوصیات کی حامل ہے اس کی ایک اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک عالمی سطح کے اجتماع میں ادا کی جاتی ہے، جہاں مختلف ملکوں مختلف رنگ و نسل مختلف مزاجوں اور مختلف مسلکوں کے لوگوں کو ایک جگہ جمع ہو کر ایک ساتھ ایک ہی قسم کے افعال و اعمال کو ایک ہی مدت میں ادا کرنا ہوتا ہے۔ جو اتحاد بین المسلمین کا واضح ثبوت ہے۔

اس کتاب میں حج کی اہمیت، خصوصیات، حکمتوں، آسانیوں اور شانِ عبدیت کے پہلو کو اجاگر کرنے کی عقلی انداز میں مقدور بھر کوشش کی گئی ہے۔

(مصنف و مؤلف)

مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب نزوری ایم پی قاسمی
استاذ حدیث دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر
سورت، گجرات (انڈیا)

سخن گفتنی

حج ایک ایسی عبادت ہے جو وجودی ہے، یعنی اس میں مقررہ افعال ادا کیے جاتے ہیں، نیز یہ عبادت مالی ہے بھی تو صرف مال داروں پر فرض کی گئی ہے اور بدنی بھی ہے کہ جسمانی افعال اور محنت پر مشتمل ہے، گویا بندہ اس عبادت کے ذریعہ اپنا مال اور اپنی جان دونوں قربان کر کے پورے طور پر اپنے آپ کی تفویض کر دیتا ہے، اپنی جانی و مالی، قلبی و قالبی ہر قسم کی عبادات کی سوغات اللہ کے دربار میں پیش کر کے: ان صلواتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمین کا مقدور بھر مظاہرہ کرتا ہے، حج کے افعال کی ادائیں اس کی والہانہ اطاعت شعاری اور جذب و کیف کی عکاس ہوتی ہیں، بھلا اللہ کے گھر کی زیارت، مقامات مقدسہ اور انبیاء علیہم السلام کی یادگار جگہیں، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، مسجد قبا، روضہ اقدس پر صلاۃ و سلام پڑھنے کی خواہش کس کے دل میں نہ ہوگی۔

اس سفر کی لذتیں اور روحانیت سے بھری فضا کا کیف ہی نرالا ہے، دنیا کے مختلف ملکوں کے اہل ایمان اور اہل اللہ کے اتنے بڑے مجمع کے ساتھ عبادت اور دعاؤں کی لذت ہی عجیب ہے، مگر چوں کہ اس عبادت کی فرضیت عمر میں صرف ایک بار ہے، اس لیے اس کی ادائیگی، مسائل، احکامات اور آداب کا استحضار عموماً نہیں ہوتا، نیز مختلف ملکوں اور مختلف مزاجوں کے لوگوں کا ایک جگہ، ایک وقت میں، ایک ہی قسم کے اعمال انجام دینے کی صورت میں ہجوم کی کثرت، عجلت پسند، طبائع اور شرعی ہدایات اور سہولتوں سے ناواقفیت بسا اوقات تصادم کا باعث ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے بعض نازک طبع لوگ اس عبادت کی ادائیگی کو دشوار سمجھنے لگتے ہیں اور خوف کی وجہ سے اس عبادت کو مؤخر کرتے چلے جاتے ہیں بلکہ بعض لوگ باوجود استطاعت کے

اس کو ترک کر دیتے ہیں حالاں کہ شریعت مطہرہ نے اس عبادت کے باب میں کمزوروں، بوڑھوں، بیماروں اور عورتوں کا خاص لحاظ رکھا ہے جس کے وجہ سے یہ عبادت آسان ہو گئی ہے، اگر انسانی قدرت سے باہر ہوتی تو قدرت اس کو فرض ہی نہ کرتی، اس کی فرضیت اس پر دال ہے کہ اس میں تکلیف مالا یطاق نہیں ہے۔

اس خاکسار کو حجاز مقدس کے متعدد سفروں کے دوران یہ احساس پیدا ہوا کہ اس متبرک عبادت اور اس کے ارکان و واجبات، آداب و احکام کو اپنی مقدور بھر معقول انداز میں پیش کیا جائے اور اس عبادت کے اعمال اور کیفیات کی خوبیوں کو اجاگر کیا جائے اور جن احتیاطوں کی ضرورت ہوتی ہے اس کی طرف توجہ دلائی جائے اور اس میں رکھی شرعی آسانیوں کی وضاحت کی جائے۔

مگر چوں کہ حج پر سیکڑوں کتابیں اسلاف و اخلاف کی موجود ہیں اس لیے مزید کسی تحریر کی ضرورت باقی نہ تھی لیکن یہ سوچ کر کہ اپنے جذبات و احساسات کو لکھ کر اس عبادت پر لکھنے والوں میں اپنا بھی شمار ہو جائے تو یہ انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھنا سستا سودا ہو گا۔

چنانچہ یہ سطور اسی جذبے کی عکاس ہیں، خدا کرے کہ ہماری یہ حقیر کوشش حجاج کرام کو اس عبادت کے سمجھنے اور اس کی حقیقی برکات سے بہرہ ور ہونے کا ذریعہ بن سکے اور اپنی مستجاب دعاؤں میں وہ اس خاکسار کو یاد رکھیں۔

ان پراگندہ اوراق کی جمع و ترتیب اور تبصیر کے مرحلہ میں عزیزان عبد اللہ بمبوی اور عبد السلام ویسنگری سلمہما نے احقر کا ہاتھ بٹایا، نیز کمپیوز کرنے میں عزیزم اشرف صاحب سامرودی اور عزیزم صلاح الدین صاحب میرٹھی نے جو تعاون فرمایا ان تمام کے لیے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں بھرپور بدلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

حج کے بارے میں لوگوں میں پھیلا غلط تصور

اسلام کے چار اہم فرائض میں سے ایک اہم فریضہ حج ہے، حج کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں، شریعت میں حج کے معنی مخصوص دنوں میں مخصوص جگہ پر مخصوص عبادت ادا کرنے کا ارادہ کرنے کے ہیں، یہ عبادت مال دار مسلمانوں پر، چاہے مرد ہو یا عورت، پوری زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے، اس عبادت کے بارے میں برصغیر کے مسلمانوں میں عموماً یہ تصور پایا جاتا ہے کہ حج ایک پیچیدہ اور مشکل عبادت ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ یہ عبادت پڑھے لکھے اور بہت زیادہ نیک لوگوں کی عبادت ہے، ہر آدمی اس کو صحیح طریقے پر ادا نہیں کر سکتا، ادھر حج پر لکھی گئی کتابوں میں اس عبادت کے عاشقانہ پہلو کو اس درجے نمایاں کیا گیا ہے اور اس سفر کی ایسی منظر کشی کی گئی ہے کہ اس کو پڑھنے والا یا سننے والا یہ سمجھتا ہے کہ یہ عبادت تو صرف ان لوگوں کو زیب دیتی ہے جو عمل اور تقویٰ میں بہت بلند درجے پر ہوں، جن کی زندگی عاشقانہ عابدانہ گذر رہی ہو، وہ ہی اس کے اہل ہیں، اکثر لوگ قطعاً یہ نہیں سمجھتے کہ یہ عبادت ہر اس شخص پر فرض ہو جاتی ہے جو صاحب مال ہو، جو اپنے اور اپنے اہل و عیال کے حج سے واپسی تک کے خرچ پر قادر ہو، زادِ راہ اور کرایہ پر قدرت رکھتا ہو، جو معذور یا بیمار نہ ہو، راستہ مامون ہو، پھر چاہے اس کے پاس مدینہ تک جانے کا کرایہ اور خرچ نہ ہو، تب بھی اس پر یہ عبادت فرض ہو جاتی ہے، اس میں بلاوجہ تاخیر باعثِ گناہ ہے، جب کہ لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کے پاس کافی نقدی مال و دولت موجود ہوتی ہے، وہ لاکھوں روپیے کے مالک ہوتے ہیں، مگر مذکورہ تصور نے ان کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ جب ہم بوڑھے ہو جائیں گے، دنیا کے تمام کاموں سے فراغت ہو جائے گی، سب بچے بچیوں کی تعلیم مکمل ہو جائے گی سارے بچے ملازمت پر لگ جائیں گے، سب بچے بچیوں کی

شادیاں ٹھاٹھاٹ سے ہو جائیں گی؛ تب ہم حج کو جائیں گے؛ تو اچھے لکس گے، ورنہ لوگ کیا کہیں گے کہ ابھی بچیوں کی شادی باقی ہے اور باپ کو حج کی سوجھی ہے، حالاں کہ برسوں سے اس پر حج فرض ہو چکا ہوتا ہے، شاید تاخیر سے اور بڑھاپے کے بعد حج کو جانے کی وجہ برصغیر میں یہ بھی رہی ہوگی کہ یہ سفر پہلے زمانے میں بڑے خطرات کا حامل ہوتا تھا، اب بھی کسی نہ کسی درجے میں خطرہ تو رہتا ہی ہے، تو انسان سوچتا تھا کہ نہ معلوم زندہ لوٹ کر آ سکے یا نہ آ سکے، اس لیے بڑھاپے میں جاؤ، تاکہ سب کاموں سے فراغت ہو جانے کے بعد اگر مر بھی گئے تو کوئی بات نہیں، اچھی جگہ دفن ہونا نصیب ہو جائے گا۔

مسلمانوں کو خوب اچھی طرح یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حج مالی عبادت ہے، اگر مال موجود ہے تو چاہے آپ بے نمازی ہوں، چاہے آپ بد عمل ہوں، چاہے آپ کتنے ہی دنیا دار ہوں، بچوں کی تعلیم شادی اور ملازمت کا نظم ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، حج تو مالی اور بدنی استطاعت کے بعد فرض ہو جاتا ہے، کسی فرصت کا انتظار کیے بغیر اس کی ادائیگی کی فکر کرنا چاہئے، انشاء اللہ حج کی عبادت، وہاں کی دعائیں، اتنے اللہ والوں کے ساتھ اتنے دن کی عبادت، کعبہ کی زیارت، اس کا طواف خود آپ کو دیندار بنا دے گا، اور اس کی برکت سے آپ کے سارے ادھورے کام پورے ہو جائیں گے، اگر ایسا نہ بھی ہو تب بھی جب مال موجود ہے تو یہ مالی عبادت ادا کرنا فرض ہے، جنید و شبلی بننے، بوڑھے ہونے اور سب کاموں سے فراغت کا انتظار نہیں کرنا چاہئے، اچھی طرح سمجھ لیں کہ اس عبادت کی فرضیت کے لیے مالی استطاعت شرط ہے، نیک، متقی، دین دار، پرہیزگار، نمازی ہونا حج کی فرضیت کے لیے شرط نہیں ہے، انتہائی گنہگار بے نمازی آدمی بھی جب مالدار ہو تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے، شرابی، کبابی، بدکردار پر بھی فرض ہو جاتا ہے، جیسے زکوٰۃ جو مالی فریضہ ہے وہ ہر صاحبِ نصاب پر فرض ہے، چاہے وہ نیک ہو یا بد ہو، یہ بات الگ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو متقی بنائے، صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو، گناہوں سے بچے اس حال میں حج کی عبادت کا کیف ہی عجیب ہوگا،

روحانیت بڑھے گی، دل کی صفائی ہوگی، زندگی بدل جائے گی، مگر حج کی فرضیت کے لیے یہ سب باتیں موقوف علیہ نہیں ہیں، بعض لوگ حج کو فخر اور سماج میں اپنی اہمیت بڑھانے اور حاجی کہلانے کے جذبے اور غیر حاجیوں میں اپنی بڑائی اور پارسائی جتلانے کے لیے حج کرتے ہیں اپنے اوپر فرض ہونے کی وجہ سے اس کی ادائیگی سے سبکدوش ہونا مقصود نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس ریا اور نمود سے حفاظت فرمائے۔ آمین!

فلسفہ ارکانِ اربعہ و وجہ حصر

ارکانِ اربعہ کی پہلی وجہ حصر: بلاشبہ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ کی معرفت اور اس کی بندگی ہے، کیوں کہ انسان اللہ کا بندہ ہے، بندگی ہی کے لیے اس کی پیدائش عمل میں آئی ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ. (الطور: ۵۶/۲۷) ہم نے جن وانس کو اپنی بندگی ہی کے لیے پیدا کیا ہے، لہذا بندگی کے اظہار کے لیے چار عبادتیں فرض فرمائی گئی ہیں جن کو ارکانِ اربعہ کہتے ہیں: نماز، روزہ، حج، زکاة: یہ چار عبادتیں جو اپنے اندر شانِ بندگی و شانِ عبدیت رکھتی ہیں اور کبر و غرور کو توڑتی ہیں جو شانِ بندگی کو مجروح کرتا ہے۔ چنانچہ چاروں عبادات میں ہر ایک سے شانِ عبدیت ظاہر ہوتی ہے اور کبر و غرور ٹوٹتا نظر آتا ہے، اس لیے کہ کبر و غرور کے عموماً چار ہی اسباب ہیں: (۱) کمال (۲) مال (۳) جمال (۴) جاہ و جلال۔

کبر کا پہلا سبب کمال ہے: چنانچہ ہر قسم کا کمال چاہے حسب و نسب کا کمال ہو، چاہے ہنر و فن کا کمال ہو، چاہے مقام و منصب کا، چاہے عزت و وقار کا، ان سب کا کبر و غرور نماز اور اس کے افعال و اقوال سے ختم ہو جاتا ہے، جب کہ بندہ نماز میں انتہائی عاجزانہ صورت میں غلاموں کی طرح ہاتھ باندھ کر بلا امتیاز کالے گورے،

غریب و امیر، دیہاتی و شہری، شاہ و گدا، شریف و ضعیف، ایک ہی صف میں کاندھے سے کاندھا ملا کر کھڑا ہوتا ہے، اب نہ کوئی بڑا، بڑا نظر آتا ہے اور نہ کوئی چھوٹا، چھوٹا۔ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز کا منظر ہوتا ہے، پھر جب قیام و رکوع و سجدہ میں ”اللہ سب سے بڑے ہیں“ کی صدا اللہ اکبر کہہ کر لگاتا ہے، تو زبان سے بھی اللہ کی بڑائی کا اقرار کر کے اپنے چھوٹے ہونے اور عجز و احتیاج کا اعتراف کرتا ہے، اسی طرح نماز کی سب ادائیں بندے میں شانِ عبدیت اور بندگی پیدا کرتی ہیں، جس کے نتیجے میں کبر و غرور کی گنجائش ہی ختم ہو جاتی ہے۔

کبر کا دوسرا سبب: مال و منال ہے، جس کے بل بوتے پر انسان اپنے آپ میں مست رہتا ہے، اپنے آپ کو سب سے بڑا اور مال کے نشے میں غریبوں، بے کسوں کو انتہائی ہچ سمجھتا ہے، اس کبر کو کنٹرول کرنے کے لیے شریعت نے زکاة کو فرض کیا ہے، زکاة سے مال کی محبت دل سے نکلتی ہے، اس کے ذریعہ غربا پروری اور ان کی ضروریات کی کفالت ہوتی ہے، مال کے ذریعے حقوق کی ادائیگی کی جاتی ہے، یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ یہ مال اللہ کا دیا ہوا ہے، اس کی امانت ہے، لہذا اس کو اللہ کی مرضی کے مطابق خرچ کرنا چاہئے، مال و منال کو کبر و غرور کا ذریعہ نہ بناؤ، مال ہمیشہ رہنے والی چیز نہیں ہے، کب ختم ہو جائے ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے، نہ معلوم کسی حادثے کا شکار ہو جاؤ، یا کسی مہلک مرض میں مبتلا ہو جاؤ اور کما کر رکھا ہوا ایک ساتھ ختم ہو جائے، زکاة کی عبادت انسان کے مالی غرور کو توڑتی اور اس میں تواضع پیدا کرتی ہے۔

کبر کا تیسرا سبب: جمال ہے، حسن و جمال جب حد سے بڑھا ہوا ہو تو غرور و مستی پیدا کرتا ہے، چنانچہ اس کو کنٹرول کرنے کے لیے روزے کی عبادت دی گئی ہے، روزہ مستی میں اضمحلال لاتا ہے اور حسن کے غرور کو کمزور کرتا ہے، نیز بھوکا رہنے کی وجہ سے دوسرے کی

بھوک پیاس کا بھی احساس ہوتا ہے، حلال چیزوں سے ایک ماہ تک رکے رہنے کی مشق سے پھر زندگی بھر حرام چیزوں سے پرہیز کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور شہوانی جذبے کو لگام لگ جاتی ہے۔

کبر کا چوتھا سبب: جاہ و جلال ہے، جو اقتدار، حکومت اور عہدے کے نشے سے پیدا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے انسان یہ چاہتا ہے کہ ساری دنیا میں میری شہرت ہو، ہر جگہ میری قدر ہو، سیکڑوں لوگ میرے ساتھ غلامانہ انداز میں چلیں، میرے لیے لوگ آنکھیں بچھائیں، میری بڑائی کے نعرے لگائیں، سب جگہ میرا حکم چلے یہ جذبے بھی کبر کی پیداوار ہے، چنانچہ حج کی عبادت فرض کر کے اس سبب کبر کو کنٹرول کیا گیا ہے، چنانچہ ایک حاجی صرف دو چادروں میں ملبوس، فقیرانہ انداز میں اتنے بڑے مجمع میں دوڑتا بھاگتا چکر لگا تا نظر آتا ہے، چاہے وہ اپنے ملک کا صدر ہو، یہاں تو وہ بے قدر حالت میں اپنے مولائے حقیقی کے سامنے عاجزانہ صورت میں بلا شان و شوکت کے ہوتا ہے، جہاں کوئی اس کے آگے پیچھے نعرہ لگانے والا نہیں ہوتا، بلکہ وہ خود اللہ اکبر کا نعرہ لگاتا ہوا، بے حیثیت، پراگندہ بال، پراگندہ حال، بے جب و دستار نظر آتا ہے، شاہانہ کبر و غرور، منصب و عہدے، شہرت و عزت کا کوئی نشان نہیں ہوتا، عبدیت کی مکمل شان نمایاں ہوتی ہے، خصوصاً جب طواف وسعی کر رہا ہو۔

بہر حال ان چاروں عبادات میں کبر و غرور، فخر و ناز کو توڑنے کی پوری صلاحیت موجود ہے اور بندے میں شان عبدیت پیدا کرنے کی وافر قوت رکھی ہوئی ہے، اس لیے ان چاروں عبادات کو انسانی پیدائش کے مقصد کو پورا کرانے کے لیے فرض کیا گیا ہے!

دوسری وجہ حصر: نماز روزہ حج و زکوٰۃ کی فرضیت کی حکمت اور صرف چار ہی میں حصر کی ایک اور وجہ بیان کی جاسکتی ہے، وہ یہ کہ انسانی حیات کے ۲ مسئلے اہم ترین ہیں: مسئلہ معاد اور مسئلہ معاش۔ بعض نے صرف مسئلہ معاد ہی کو اہمیت دی اور معاش سے فرار اختیار کیا، لہذا انہوں نے رہبانیت اختیار کر لی، پہاڑوں اور جنگلوں میں

ملنگ بن کر لنگوٹی لگا کر بیٹھ گئے اور زندگی اور اس کے مسائل سے کلیتاً علیحدگی اختیار کر کے صرف عبادت کے لیے اپنے آپ کو فارغ کر لیا، بعض نے مسئلہ معاش ہی کو انسان کا اصل مسئلہ سمجھا اور روٹی کپڑا مکان ہی ان کا دین و ایمان بن گیا، انہوں نے آخرت اور وہاں کے حساب کتاب اور جنت اور دوزخ کا انکار کر دیا اور مکمل الحاد اختیار کر لیا، کمیونسٹ ہو گئے، اسلام نے اس افراط و تفریط سے بچا کر ایسا طریقہ سکھلایا کہ دنیا کا بھی انکار نہ ہو اور دین کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے، اس لیے دنیا کی ذمہ داریاں اٹھا کر آخرت کے لیے بھی تیاری کرو، آخرت اور معاد یقینی ہے، ایمان کا جز ہے، سینکڑوں عقلی اور نقلی دلائل مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور دنیا کی زندگی کا حساب کتاب ہونے پر موجود ہیں، جب زندگی کے یہی دو مسئلے ہیں معاش اور معاد، تو شریعت نے ہر ایک مسئلہ کے لیے دو دو عبادتیں فرض کی ہیں: مسئلہ معاد کے استحضار اور خدا کے اقرار اور اس کے سامنے حاضر ہو کر اپنی بندگی کے اظہار اور آخرت پر یقین کی علامت کے طور پر اسلام نے دو عبادتیں: نماز اور حج عطا کیں، نماز چھوٹے بیت اللہ یعنی مسجد میں ادا کی جاتی ہے اور حج بڑے بیت اللہ، کعبہ جا کر ادا ہوتا ہے، دونوں عبادتوں کی ادائیگی سے بندے کا معاد (آخرت) کا قائل ہونا اور ایک معبود کے آگے غلامانہ حاضری اور آخرت پر یقین کا اظہار ہوتا ہے، دوسرے، مسئلہ معاش کے حل کے لیے اسلام نے روزہ اور زکوٰۃ کی دو عبادتیں عطا کیں ہیں، روزے کے ذریعہ دوسرے کی بھوک پیاس اور ضرورتوں کا احساس پیدا کرایا گیا ہے، اور زکوٰۃ کے ذریعہ غربا کی ضرورت کے لیے پیسہ، غلہ اور سواریاں مہیا کرائی گئی ہیں، تاکہ لوگوں کا مسئلہ معاش (روزی) حل ہو، اگر مسلمان ان چاروں عبادتوں کو اخلاص کے ساتھ پابندی سے ادا کرے تو زندگی کے دونوں مسئلے: مسئلہ معاد (آخرت) و مسئلہ معاش (دنیا) حل ہو جائیں گے؛ اور پوری انسانیت سکھی اور تمام دنیا خوش حال ہو جائے گی۔ چنانچہ قرآن پاک نے نماز جو معاد (آخرت) کا استحضار کراتی ہے، اس کے ساتھ اکثر جگہ زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے، جو مسئلہ معاش کو حل کرتی ہے

اور اقتصادیات کی دشواریوں کا اپنے اندر مکمل حل رکھتی ہے، نیز نماز کے ساتھ زکاۃ کے ذکر سے اس طرف بھی اشارہ ہے کہ صرف معاد و آخرت ہی کی تبلیغ میں نہ لگے رہو، بلکہ لوگوں کے معاشی مسائل بھی زکاۃ پابندی سے دے کر حل کرو، تاکہ وہ تم کو آخرت کی دعوت دینے میں مخلص اور اپنا محسن سمجھیں، ورنہ تو وہ تم کو دوسروں کو آخرت کی یاد دلا کر خود کی دنیا بنانے والا سمجھ کر ٹھکرا دیں گے۔

تیسری وجہ حصر: نیز اسلام کی ان چار عبادات کیلئے ایک اور تعبیر بطور فلسفہ کے بیان کی جاسکتی ہے، وہ یہ کہ انسان چار عناصر سے مرکب ہے، اور یہ چار عناصر جن سے انسان کی ترکیب ہوتی ہے وہ اپنی اپنی خاصیات کے ساتھ انسان میں موجود ہیں، جن کا اثر انسانی عادات و اخلاق پر پورے طور پر پڑتا ہے۔

چنانچہ ایک عنصر پانی ہے: جس پر انسانی حیات کا مدار ہے، پانی کی ایک مقدار ہر وقت انسان کے بدن کے لیے ضروری ہے، ورنہ وہ زندہ نہیں رہ سکتا، چنانچہ آیت ”وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ“ (اور ہم نے پانی سے ہم زندہ چیز کو بنایا) (القرآن الکریم): اس پر دال ہے، انسانی بدن میں پانی ہے اس کی علامت بدن سے پیشاب اور پسینے کا نکلنا ہے، پانی کے اسی عنصر کی خاصیت یہ ہے کہ پانی نشیب کی طرف دوڑتا ہے، جہاں پانی کو نشیب نظر آتا ہے پانی فوراً ادھر مڑ جاتا ہے، اس میں ضبط و رکاوٹ کا مزاج نہیں ہے، انسان کی ترکیب میں چوں کہ پانی کا یہ عنصر موجود ہے، اس لیے پانی کی یہ حرص اور عدم ضبط کی خاصیت انسان میں موجود ہے، چنانچہ انسان کا حال یہی ہے کہ اپنی مرغوبات کی طرف اس کا میلان شدت کے ساتھ ہوتا ہے، اس کی تحصیل کے لیے بے چین رہتا ہے۔

جہاں دیہی بھلی صورت مچل بیٹھے کہ یہ لیں گے

والا معاملہ ہے پانی کے اس عنصر کی خاصیت کو کنٹرول کرنے کے لیے شریعت نے روزے کی عبادت فرض کی ہے، تاکہ صبر و ضبط اور مرغوبات کے ترک کی عادت پیدا

ہو، چنانچہ رمضان شریف میں بارہ گھنٹے حلال اور جائز اور اپنی مرغوب بلکہ طبعی چیزوں کو اپنے ارادے سے ترک کرنے کی عادت ڈالی گئی ہے، تاکہ حرص و عدم ضبط کی عادت کو کنٹرول کیا جاسکے، اس لیے اکل و شرب و بعال (جماع) جیسی طبعی ضرورتوں سے بھی پورے رمضان دن میں روک دیا جاتا ہے، اسی کا نام روزہ ہے۔

دوسرا عنصر انسان میں مٹی ہے: جو اس کے وجود میں شامل ہے، چنانچہ مٹی سے پیدا شدہ اجناس بطور غذا روزانہ انسان کو لینی پڑتی ہیں، تاکہ بدل مانتھل پیدا ہوتا رہے، یعنی روزانہ کے کام کاج سے جو بدن میں کمی ہوتی ہے اس کی مکافات روزانہ کھائی جانے والی غذا سے ہوتی رہے، بدن میں مٹی کی ظاہری علامت بدن سے میل کچیل کا جھڑنا ہے، مٹی کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں بجل ہے، اس پر پانی وغیرہ ڈالو تو فوراً جذب کر لیتی ہے، اپنے اندر لے جانا چاہتی ہے، اپنے اندر چھپانا چاہتی ہے، اگر اس میں کوئی خزانہ یا دھن یا کوئی معدینات ہوں تو خود سے دینے کا جذبہ نہیں ہے، اس کو کھودو تو ڈرو جب جا کر مشکل سے اس کے پیٹ اور گہرائی سے دھاتیں نکال پاتے ہیں: یا پٹرول وغیرہ نکالا جاتا ہے۔

بہر حال مٹی میں بجل، ضبط، جذب اور کھینچنے کی خاصیت ہے، چنانچہ کشش ارض کا فلسفہ اس پر دال ہے، قرآن نے بھی ”اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا“ (المرسلات: ۲۵/۷۷) (ترجمہ: کہا ہم نے زمین نہیں بنائی سمیٹنے والی) کہا ہے، جس سے زمین کے اندر کسی چیز کو جمع کرنے اور کھینچنے کی صلاحیت کا پتہ چلتا ہے، مٹی کی یہ خاصیت انسان میں موجود ہے، چنانچہ بچے کا ہر چیز کو اولاً مٹھی میں لینا اور پھر منہ میں لینے کی کوشش کرنا ہے، اگر اس سے چھین لینا چاہو تو روتا ہے، بچپن ہی سے اس میں بجل اور ہر اچھی اور مزے دار چیز کو حریصانہ نظروں سے دیکھنے اور حاصل ہو جانے پر اس کو اپنے لیے خاص کر لینے کی عادت ہوتی ہے، دوسرے کو دینا نہیں چاہتا، جوانوں میں بھی یہ عادت کسی نہ کسی شکل میں موجود رہتی ہے، یہ مزاج انسان میں مٹی

کی خاصیت سے پیدا ہوتا ہے، جو اس کے عناصر ترکیبی کا ایک جز ہے، اسلام نے زکوٰۃ کی عبادت کے ذریعے اس حرص و بخل کو کنٹرول کیا ہے اور خرچ کرنے، دوسرے کو دینے اور اس کی ضرورت کا احساس کر کے اپنے مال سے فرض، واجب، نفل اور تبرع کے طور پر مال غریب کو دینے کو کہا، تاکہ اس طبعی بخل کو کسی نہ کسی درجے میں کنٹرول کیا جاسکے۔

تیسرا عنصر آگ اور حرارت ہے: جو بدن انسانی میں ایک ضروری عنصر ہے، اگر حرارت ختم ہو جائے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا، بدن کو جتنی حرارت کی ضرورت ہے، یہ حرارت غریزی اس میں ہر وقت موجود رہنا چاہئے، حرارت کی وجہ سے انسان کا بدن چست و چاق و چوبند اور عمل کے لیے مستعد رہتا ہے، اس میں اضمحلال نہیں آنے پاتا۔

مگر آگ کی خاصیت تعلی، بلندی اور اپنے کو اونچا اٹھانا ہے، مشتعل ہونا ہے، اس میں عجز و انکساری و تواضع کا نام نہیں ہے، آگ کی یہ خاصیت انسان میں بھی منتقل ہوئی ہے، اس میں بھی بڑائی کبر، تعلی اور فخر کے جذبات اتنے موجزن ہوتے ہیں کہ وہ اپنے آگے کسی کو بڑا ہی نہیں سمجھتا، اور جب وہ کسی کو بڑا نہ سمجھے تو اس سے عاجزی اور تواضع کا کیا سوال؟ لہذا اسلام نے اس جذبہ کو کنٹرول کرنے کیلئے نماز کی عبادت فرض کی، جس کی جملہ ادائیں اور ارکان انسان کو ایک عاجز، متواضع اور ایک ذات کے سامنے سر جھکانے اور سجدہ ریزی کرنے والا بنادیتے ہیں، نماز کی ہر اداسے انسان ایک غلام اور بندہ کی طرح عبادت کرتا دکھائی دیتا ہے، اس عبادت میں بندہ ہر ادائیں اللہ کی بڑائی کا نعرہ یعنی اللہ اکبر کہتا نظر آتا ہے۔

چوتھا عنصر ہوا ہے: جو انسان کی ترکیب میں شامل ہے اور اس کی علامت ہر آن سانس کے ذریعہ انسان ہوا اندر لے جا کر پھیپھڑوں کے ذریعے اس اندر آ جانے والی آکسیجن سے خون کو صاف کرتا ہے، اگر ہوا اندر نہ جائے یا اندر کی ہوا باہر نہ آئے تو

انسان مر جاتا ہے، اس سے ہوا کے عنصر کی اہمیت ظاہر ہے، مگر ہوا کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ ہر جگہ پہونچنے کو بے قرار رہتی ہے، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ خلا محال ہے، اگر شیشی پانی سے آدھی بھری ہو تو آدھی خالی نہیں، بلکہ اس میں ہوا ہوتی ہے، جہاں کوئی جگہ کسی مادہ یا جسم سے خالی ہوئی کہ ہوا وہاں پہونچ جاتی ہے، ہوا یہ چاہتی ہے کہ میں ہر جگہ رہوں، ہر جگہ پھیلوں، کوئی جگہ بھی مجھ سے خالی نہ رہے، انسان میں بھی ہوا کی یہ خاصیت منتقل ہوئی ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ اس کی ہر جگہ شہرت ہو، وہ ہر جگہ پہونچنا جائے، ہر جگہ اس کی پہونچ ہو، کوئی جگہ اس کے ذکر سے خالی نہ رہے، اس کی ہر جگہ پذیرائی ہو، عزت ملے، ظاہر ہے کہ انسان میں یہ جذبہ بڑائی شہرت طلبی، فخر اور کبر پیدا کرتا ہے۔

اسلام نے حج کی عبادت فرض کر کے اس فخر و غرور، عالمی شہرت اور خود پسندی کے اس جذبے کو کنٹرول کیا ہے، چنانچہ حج کی عبادت میں بندے کو صرف ۲ ریلے چادروں میں ملبوس کر کے، پراگندہ بال اور پراگندہ حال، ایک ایسے مجمع میں پہونچا دیا جاتا ہے، جہاں لاکھوں لوگ ایسے ہیں جو اس کو نہیں جانتے، اور ایسے افعال اس سے کرائے جاتے ہیں، جن میں وہ عاشق زار از خود رفتہ نظر آتا ہے، اپنے وطن میں جو اس کا عہدہ، مقام، لباس اور جو عرفی حیثیت تھی، وہ یہاں سب غائب ہو جاتی ہے، انسانوں کے سمندر میں گمنام شخص کی طرح ادھر ادھر چکر کاٹ کر اپنی بے بسی اور بے نامی کے عالم میں صرف ایک خدا کی بڑائی اور ایک خدا کے حکم پر گھومتا نظر آتا ہے، اپنے ملک کا صدر تھا مگر یہاں آ کر بے قدر ہے، کوئی اس کا نام لینے والا نہیں ہوتا، مشائخ کی مشیخت بھی یہاں آ کر مریدی اور غلامی میں تبدیل ہو جاتی ہے، یہ ہے ان چار عبادتوں کی فرضیت کا فلسفہ، جن کے ذریعے انسان کو عبدیت کے سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔

چھوٹی وجہ حصر: نیز ارکان اربعہ کی فرضیت کی حکمت کو اس طرح بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں شئون ہیں، جن میں دو شانیں اصل ہیں، ان کے

تحت تمام شئون آجاتی ہیں:

ایک شانِ حاکمیت ہے اور ایک شانِ محبوبیت ہے، اللہ کی شانِ حاکمیت کے دو تقاضے ہیں: ایک یہ کہ بندہ اللہ کے آگے جھکے، عاجزی کرے، غلامانہ حیثیت میں کھڑا ہو، دوسرا تقاضہ یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے اس پر جو مالی واجبات عائد ہوتے ہیں ان کو وقت پر بلا کم کاست مسلسل ادا کرتا رہے، کوئی مالی محصول اس پر بقایا نہ ہو، تبھی وہ اللہ کے دربار میں حاضری کی جرأت کر سکے گا، ورنہ ڈرے گا کہ میں نے مالی واجبات ادا نہیں کیے ہیں، کس منہ سے اللہ کے دربار میں حاضری دوں، لہذا اسلام نے اس شانِ حاکمیت کے ان دونوں تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے نماز اور زکوٰۃ دو عبادتیں فرض کیں، ان میں نماز دربار میں بندگانہ انداز میں عاجزانہ حاضری کا نام ہے، تو زکوٰۃ اپنے اوپر واجب مالی واجبات کو ادا کرنا ہے، تاکہ اللہ کی مخلوقات کی ضروریات پوری ہو سکیں، اسی لیے نماز کے ساتھ بار بار زکوٰۃ کا ذکر ہے، کہ یہ دونوں عبادتیں شانِ حاکمیت کے تقاضے سے بندے پر واجب ہیں، دوسری شانِ اللہ کی شانِ محبوبیت ہے، اس شان کے بھی دو تقاضے ہیں: ایک تقاضہ بندے کا اللہ کا محب اور عاشق ہونا ہے، بندہ اللہ کا محب اور عاشق ہے، ”وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ“ (البقرة:) اس پر دال ہے، اس لیے کہ شدتِ محبت ہی کا نام عشق ہے، اللہ تعالیٰ بندے کے محبوب ہیں، بندہ اللہ پر فدا ہونا چاہتا ہے، اس کی محبت میں اس کو کھانے پینے کا بھی خیال نہیں رہتا، وہ بھوک پیاس کو بھی برداشت کر لیتا ہے، مگر اللہ کے خیال کو نہیں چھوڑ سکتا، روزے کی عبادت کے ذریعے خدا کی شانِ محبوبیت کے اس تقاضے کو پورا کر دیا گیا ہے، بندہ اس کی یاد میں بھوک پیاس بھی برداشت کر لیتا ہے اور ان طبعی ضروریات کے چھوڑنے کا عزم کر لیتا ہے، شانِ محبوبیت کا دوسرا تقاضہ بندے کا اپنے محبوب کے لیے سرگرداں از خود رفتہ اور فدا ہونا ہے، لہذا حج کی عبادت کے ذریعے اس دوسرے تقاضے کو پورا کیا گیا ہے، حج کی ادائیں ایسی ہیں جن سے اللہ کا محبوب ہونا اور بندہ کا اس کی محبت میں سرگرداں ہونا پوری طرح ظاہر ہو جاتا

ہے، صرف دو بلا سلی چادروں میں ننگے سر پہلا خوشبو بلا ٹیپ ٹاپ؛ عاشق زار کی طرح دوڑتا، چکر لگاتا، کنکریاں مارتا نظر آتا ہے، بہر حال ان چاروں عبادتوں سے بندے کی بندگی اور عبدیت پوری طرح ظاہر ہو جاتی ہے۔

پانچویں وجہِ حصر: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ان چار عبادات کی حکمت اور وجہِ حصر یہ بھی بیان کی جاسکتی ہے کہ ۲ تعلق ہیں، ایک تعلق مع اللہ، اور ایک تعلق مع الخلق، تعلق مع اللہ کو نماز اور حج کے ذریعہ نمایاں کیا گیا ہے، اور تعلق مع الخلق کو زکوٰۃ اور روزہ کے ذریعے پورا کیا گیا ہے، زندگی میں یہی دو تعلق اہم ہیں، جن کے ذریعے بندہ اللہ اور بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے، نماز اور حج کے ذریعے اس کے دربار میں اپنی عاجزانہ حاضری اور زکوٰۃ اور روزے کے ذریعہ مخلوقِ خدا کی ضروریات کا احساس اور ان کے ساتھ سلوک۔

چھٹی وجہِ حصر: عبادات دو حال سے خالی نہیں، وجودی ہوں گی یا عدمی، پھر مالی ہوں گی یا بدنی، وجودی کی مثال: نماز، زکوٰۃ، حج کہ ان میں مقررہ افعال کے کرنے کا حکم ہے۔ عدمی کی مثال: روزہ ہے کہ اس میں بعض افعال اکل و شرب و بعال (کھانے، پینے، جماع) کے نہ کرنے یعنی چھوڑنے کا حکم ہے، پھر وجودی میں نماز خالص بدنی ہے، اور زکوٰۃ خالص مالی ہے، اور عدمی میں روزہ خالص بدنی ہے، اور حج بدنی بھی ہے اور مالی بھی ہے۔

فلسفہ حج

اصلاً سارے انسانوں کے ماں باپ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ ہیں، لہذا حج کے افعال میں ان دونوں کی یادگار میدانِ عرفات و مزدلفہ کو اہمیت دی گئی ہے، میدانِ عرفات میں یہ دونوں حضرات دنیا میں الگ الگ جگہ اتارے جانے کے بعد آپس میں ملے تھے، اور وہاں ایک دوسرے کو پہچانا تھا، اور ایک دوسرے کی معرفت ہوئی تھی، اس لیے اس میدان کو ”میدانِ عرفات“ کہتے ہیں، عرفات میں ملاقات کے بعد ان دونوں نے ایک شب مزدلفہ میں گزاری تھی، اس طرح یہ دونوں مقامات عرفات اور مزدلفہ تمام مسلمانوں کے جد امجد حضرت آدمؑ اور والدہ ماجدہ حضرت حواؑ کی یادگار ہیں، چنانچہ حج کی عبادت میں ان دونوں کی یادگار جگہوں کو زبردست اہمیت حاصل ہے، چنانچہ حج کی عبادت میں اہم ترین فریضہ میدانِ عرفات میں ٹھہرنا ہے جس کے بغیر حج ادا ہی نہیں ہوتا، اور مزدلفہ میں تہجد کی رات کا قیام واجب ہے، گویا حج کا ایک فرض اور ایک واجب جد امجد حضرت آدمؑ اور جدہ ماجدہ حضرت حواؑ کی یادگار جگہوں پر ادا کیا جاتا ہے، اس طرح دور کے اجداد کی دو یادگار جگہیں حج کی عبادت میں فرض واجب کی حیثیت سے شامل ہیں، پھر قریبی اجداد میں ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہؑ ہیں، ان تینوں کی یادگاروں کو بھی حج کی عبادت میں شامل کیا گیا ہے، چنانچہ کعبہ کا طواف جو حج کی عبادت کا دوسرا اہم ترین فرض ہے یعنی طواف زیارت، یہ طواف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ ہی کی تعمیر کردہ عمارت خانہ کعبہ کے گرد ہوتا ہے، خانہ کعبہ دنیا میں آسمانی حکومت کی راجدھانی ہے، ہر آسمان پر کعبہ کے

بالمقابل ایک خانہ کعبہ ہے، پھر ساتویں آسمان پر بیت المعمور ہے، جس کا ہر روز ستر ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں، اور جو ستر ہزار پہلے دن طواف کر چکے قیامت تک ان کا نمبر نہیں آتا، ہر دن نئے ستر ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں، اس سے فرشتوں کی بے شمار تعداد کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، ساری دنیا کے مسلمانوں کو نماز کے وقت اسی کعبہ یا اس کی سمت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کو فرض قرار دیا گیا ہے، حضرت ابراہیمؑ اور ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ کی دوسری یادگار منیٰ اور جائے قربانی ہے، جہاں انہوں نے اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی پیش کی تھی، جس کے بدلے میں ایک دنبہ قبول کر لیا گیا تھا، قربانی کی یہ یادگار حج کی عبادت میں متمتع اور قارن کی طرف سے ایک چھوٹے جانور یا بڑے جانور میں ایک حصہ کی شکل میں واجب ہے، جو منیٰ میں کرنی ہوتی ہے، تیسری یادگار ۳ شیطانوں کے علامتی ستونوں کو ۳ دن تک کنکریاں مارنا حاجی پر واجب ہے، ہر شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہوتی ہیں، سات کے عدد کی وجہ شاید یہ ہو کہ یہاں کے دوسرے اعمال بھی سات کے عدد کے ساتھ ہوتے ہیں، جیسے طواف کا عدد بھی سات ہے، سعی بھی سات ہے، نیز جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے جن کا تذکرہ ایمان مفصل میں ہے، وہ مؤمن بہ بھی سات ہیں، نیز حج کے اہم اعمال بھی سات ہیں: (۱) وقوفِ عرفہ (۲) قیام مزدلفہ (۳) رمی (۴) قربانی (۵) حلق (۶) طواف زیارت (۷) سعی۔ جس جگہ شیطان نے حضرت ابراہیمؑ کو بہکانا چاہا وہاں بڑے شیطان کا پتھر لگا ہے، اور جس جگہ حضرت اسماعیلؑ کو بہکانا چاہا وہاں درمیانی شیطان کی علامت کا ستون ہے اور جس جگہ حضرت ہاجرہؑ کو بہکانا چاہا وہاں جھوٹے شیطان کا علامتی ستون لگا ہوا ہے، ان تینوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

رمی کی ایک دوسری وجہ: بعض لوگوں نے اس رمی کو یادگار قرار دیا ہے، جبشہ کے بادشاہ ابرہہ کی فوج پر ابابیل کے ذریعے پتھر برسا کر دفع کرنے کے واقعے کو۔

چنانچہ بطور علامت یا تمثیل کے حاجی حج کے موقع پر کنکریاں مار کر یہ تہنیت دیتا ہے کہ ہم سب دنیا کے مسلمان اس گھر کے محافظ ہیں، اگر کوئی بصورتِ ابرہہ اس پر حملہ کرے گا تو ہم سب اس کی فوج پر اپنا بیل کی طرح پتھر برساکر اس کو دفع کریں گے، گویا چاہے انسانی شیطان ہو جیسے ابرہہ جس نے کعبہ پر حملہ کیا، چاہے جناتی شیطان ہو جس نے ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے اور ماں ہاجرہؑ کو بہکانا چاہا، ہم ہر قسمی شیطان کو پتھر برساکر دفع کریں گے، تیسری یادگار حضرت ہاجرہؑ کی سعی کی جگہ ہے جہاں انہوں نے اپنے شیرخوار بچے کے لیے پانی کی تلاش میں صفا و مروہ کے سات چکر لگائے تھے، یہ ماں کی ممتا کی مضطرب انداز میں دوڑنے کی وہ کیفیت تھی جو اللہ کو اتنی پسند آئی کہ سعی کو حج کے واجبات میں شامل کر لیا گیا، اسی طرح زمزم اور مقامِ ابراہیم اسی خاندانِ ابراہیمی کی یادگار جگہیں ہیں جو حجاج لیے بطور تبرک قیامت تک قائم ہیں، خانہ کعبہ میں نصب حجر اسود گویا بمنزلہ یمینِ رحمن کے ہے جس کا ہر طواف کے شروع کرتے وقت بوسہ لیا یا استیلام کیا جاتا ہے اور بچے کی طرح جیسے وہ ماں کے گرد گھومتا ہے حاجی کعبہ کے گرد سات چکر لگاتا ہے اور آخر میں جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدیمین کے نشان کے پاس مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر آکر دو رکعت نماز بطور شکرانہ طواف ادا کرتا ہے جو واجب ہے۔

بہر حال حج کا یہ اہم فریضہ جو حضرت ابراہیمؑ کی یادگاروں کے مقام پر ادا کیا جاتا ہے، جو دور دراز کے سفر اور مشقت بھری مصروفیات کے ساتھ اتنے بڑے مجمع کے ساتھ ادا ہوتا ہے، تب بھی توفیق پائے ہوئے دنیا بھر کے اہل ایمان ذوق و شوق سے اس عبادت کو ادا کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں، باوجود اس کے کہ اب زندگی بڑی لکڑلیس (Luxurious) اور بڑی راحت بھری ہو گئی ہے، تب بھی اپنے گھر کا عیش آرام چھوڑ کر عورت، مرد، بوڑھے، کمزور اور بیمار لوگ بڑی تعداد میں اس فریضے کو ادا کرنے خوشی خوشی حاضر ہوتے ہیں، جو اپنے دین اور اس کے فرائض سے محبت اور اس کی ادائیگی کی فکر کی بات ہے۔

احرام کی حکمت: جیسے بادشاہوں کے یہاں حاضری کے آداب ہوتے ہیں، وہاں حاضری کے اوقات ہوتے ہیں، مخصوص قسم کا لباس ہوتا ہے، مخصوص قسم کے تعظیمی کلمات ہوتے ہیں، اس کے حضور پیش کرنے کے لیے تحائف ہوتے ہیں، پھر اس عجز و انکسار و بندگی پر اس کی طرف سے قبولیت اور فضل و کرم کا اظہار ہوتا ہے، جب تک واپسی کی اجازت نہ ملے واپسی نہیں ہوتی ہے، ایسے ہی احکم الحاکمین، بادشاہوں کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کے بڑے دربار خانہ کعبہ، جو دنیا میں اس کی راجدھانی کے مثل ہے، اور براہِ راست تجلی گاہ ربانی ہے، اس کے اس بابرکت دربار کی حاضری کے لئے کچھ حدود مقرر ہیں، جہاں سے حاضر ہونے والے اور ان حدود میں داخل ہونے والے کو ایک مخصوص یونیفارم (Uniform) میں آنا ضروری قرار دیا گیا ہے، چاہے بادشاہ ہو یا غریب، شہری ہو یا دیہاتی، جوان ہو یا بوڑھا سب کو ایک ہی لباس میں حاضر ہونا ہے، وہ لباس احرام ہے، اور مخصوص مسافعتیں مختلف ملکوں سے آنے والے حجاج کے لئے مقرر کی گئی ہیں جن کو میقات کہتے ہیں، جہاں سے یہ یونیفارم پہن کر سب کو آنا ہے، بلا احرام کے ان حدود میں داخل ہونا جرم قرار دیا گیا ہے جیسے قبر اور برزخ میں داخلے کے لیے مردہ کا ایک یونیفارم ہے ایسے ہی حج کے لیے ایک یونیفارم ہے، اگر حج کے لیے احرام کا یہ فقیرانہ اور عاشقانہ لباس مقرر نہ کیا جاتا تو لوگ اللہ کے دربار کی اس حاضری کے وقت اپنی اپنی حیثیتِ عرفی کے اظہار کے لیے نہ معلوم کون کون سے اعلیٰ لباس زیب تن کر کے خوشبوؤں میں ترتر ہو کر حاضر ہوتے اور غریب و امیر الگ الگ نظر آتے اور فقر و تعلیٰ کا خوب خوب مظاہرہ کرتے، اور بڑے کے دربار میں غلام کی اپنی بڑائی کا اظہار عبدیت کے منافی اور خدائی ناراضگی کا سبب بنتا، لہذا جیسے اسکولوں میں سب بچوں کا ایک رنگ اور ایک کوالٹی کا یونیفارم ہوتا ہے، تاکہ غریب امیر کا فرق نمایاں نہ ہو سکے، سب یکساں نظر آئیں، امیروں کے بچے اپنے آپ کو ممتاز نہ کر سکیں، اسی طرح حج کے موقع پر سارے حجاج کو ایک ہی وضع کے

لباس اور عدد اُدوہی چادروں میں غریب و امیر سب کو ملبوس کر کے بلایا تا کہ کوئی اپنی بڑائی اپنے لباس یا تراش و خراش سے نمایاں نہ کر سکے۔

تلبیہ اور دوسرے افعال کی حکمت: نیز ان حدود میں داخلے کے لیے مخصوص کلمات ہیں جو پکارتے ہوئے داخل ہونا ہے جن کو ”تلبیہ“ کہتے ہیں، پھر بالکل کعبۃ اللہ کے پاس پہنچ کر اس کا طواف اور حجر اسود جو بہ منزلہ یدِ رحمن ہے اس کا بوسہ دینا ہے، طواف کے بعد دو رکعت اپنی سجدہ ریزی اور شکر کا اظہار ہے، جو واجب ہے، پھر ملتزم پر چمٹنا ایک طرح کا معانقہ ہے، اور محبت و عقیدت کے جذبات کا اظہار ہے، پھر ان کی طرف سے ملنے والے تحفے اور اکرام کے طور پر زمزم کا پینا ہے، پھر اس شرف و عزت افزائی پر فخر و مسرت اور مزید اظہارِ شوق و محبت میں سعی بین الصفا و المروہ ہے، اور اس کے بعد سجدہ شکر کے طور پر دو رکعت نماز ہے، اور اگر اپنے ساتھ یہ حاجی ”ہدی“ لایا ہے تو جب تک بادشاہ اس تحفے کو قبول نہ کر لے یعنی ہدی اپنے وقت اور اپنی جگہ پر ذبح نہ کر دی جائے، تب تک یہ بندگانہ لباس احرام نہیں کھولا جاسکتا، ہاں جو حاجی تحفہ یعنی ہدی نہ لایا ہو وہ ضرور اس لباس کو اتار سکتا ہے، طواف کے دوران حجر اسود کے بوسے اور ملتزم پر معانقہ کے ذریعہ انفرادی ملاقاتیں ٹھیں، میدانِ عرفات میں اجتماعی ملاقات اور خطاب سننا ہے، جو وہاں جمع بین الصلا تین سے پہلے ہوتا ہے، پھر مزدلفہ میں آ کر رات اپنی اجتماعی ملاقات کا احتساب ہے، اور اس حاضری پر شکر گزاری کے جذبات کی خوشی میں رات بیداری اور دعا و مناجات میں گزاری جاتی ہے، اور پھر منیٰ آ کر خود سپاری اور فداکاری کے آخری جذبے کے طور پر اپنی جان کے بدلے میں قربانی کی جاتی ہے، اور اپنے سر کٹانے اور سراقندگی کے مظاہرے کے طور پر سر منڈایا جاتا ہے، منیٰ سے واپسی میں پھر مکۃ المکرمہ حاضر ہو کر فرض طواف جس کو ”طواف زیارت“ یا ”طوافِ افاضہ“ بھی کہتے ہیں۔ اجتماعی طور پر بندگی، نیاز مندی نیز پروانہ وار اس شمع کے گرد طواف کیا جاتا ہے، جو براہِ راست تجلی گاہ ربانی

ہے، اور دنیا میں اللہ رب العزت کی راجدہائی ہے، یہ طواف حج کا اہم رکن ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا، پھر جیسے واپسی میں آخری ملاقات و مصافحہ کیا جاتا ہے لہذا طواف وداع واپسی کے وقت واجب قرار دیا گیا ہے۔

رمی کی حکمت: کیوں کہ حاجی سب سے اہم رکن اور بڑی عبادت و قوفِ عرفہ اور اس کے دوران رو دھو کر دعائیں کر کے گناہوں کو بخشوا کر میدانِ عرفات سے واپس ہوتا ہے، اس نعمت کو شیطان کہیں اپنی شرارت سے برباد نہ کر دے، اس لئے پہلے دن دس تاریخ کو منیٰ میں بڑے شیطان کے علامتی ستون کی رمی کی جاتی ہے، اس کے بعد قربانی، حلق اور طواف زیارت کیا جاتا ہے، یہ ۳ اعمال اس دن ادا ہوتے ہیں، ان تینوں عبادات کو شیطانوں کے شر سے بچانے کے لیے دوسرے اور تیسرے دن تینوں شیطانوں کے علامتی ستونوں کو دو دن تک مارا جاتا ہے، اور اس مارنے کا اتنا اہتمام کیا جاتا ہے کہ ان دنوں کی رات کو بھی منیٰ میں رکا جاتا ہے، وہیں پڑاؤ ڈال کر ہر روز زوال کے بعد ان کی پٹائی کی جاتی ہے، دس تاریخ کو چونکہ حاجی کو قربانی اور حلق کرنا ہے اور پھر طواف زیارت کے لیے جانا ہوتا ہے، اس لیے جلدی اور مصروفیت کی وجہ سے صرف بڑے شیطان کو کنکری مار کر چلا جاتا ہے۔

دو دن تینوں جمروں کی رمی کی وجہ: دوسرے اور تیسرے دن کیونکہ کوئی دوسری مصروفیت نہیں ہوتی اس لیے دو دن تک ہر دن تینوں شیطانوں کو پتھر مارے جاتے ہیں، حج میں دس تاریخ کی رمی اور ۱۱، ۱۲ کو تینوں جمرات کی رمی کے وقت، رمی شروع کرنے سے پہلے تلبیہ بند کر دیا جاتا ہے۔

رمی کے وقت تلبیہ بند کرنے کی وجہ: اس لیے کہ تلبیہ میں جو کلمات پڑھے جاتے ہیں ان کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اپنے اللہ سے یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ میں آپ کے دربار میں حاضر ہو گیا ہوں، تو اگر رمی کے وقت شیطانوں کے علامتی ستونوں کے پاس یہ کلمات کہے گا تو کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ شیطان کو خدا مان کر اس کے پاس

حاضر ہو جانے کی صدا لگا رہا ہے، اس ظاہری شبہ کی وجہ سے رمی سے پہلے ہی تلبیہ بند کر دیا جاتا ہے۔

طواف کے وقت تلبیہ بند کرنے کی وجہ: اسی طرح کعبہ کا طواف شروع کرتے ہوئے بھی تلبیہ بند کر دیا جاتا ہے تاکہ کہیں خانہ کعبہ کو خدا ماننے کا تصور نہ آ جائے کہ اس کو خدا مان کر اس کیلئے لبیک کہہ رہا ہے، بہر حال شرک کے ذرا ذرا سے شبہ سے بھی بچایا جاتا ہے، بلکہ حج کے دوران چوں کہ یہ عبادت مخصوص عمارت اور مخصوص مقامات کے گرد ادا کی جاتی ہے، تو ان مقامات کے قابل پرستش سمجھنے کا خیال نہ پیدا ہو جائے، اس لیے ان موقعوں پر کی جانے والی تمام دعاؤں اور کلمات میں اللہ کی بڑائی اور اللہ کی حمد اور اسی کی ذات سے دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کرنے کا مضمون ادا کرایا گیا ہے، تاکہ کسی بھی طرح غیر اللہ پرستی یا ان مقامات کو خدا سمجھنے کا خیال شیطان نہ لاسکے، چنانچہ کعبہ کا طواف، حجر اسود کا بوسہ، مقام ابراہیم کے پاس نماز، ملتزم سے چمٹنا وغیرہ افعال سے غیر مسلم مسلمانوں پر کعبہ کی پوجا اور اس کے گرد چکر لگانے کو مندر کی مورتی کے گرد چکر لگانے کی طرح مان رہے ہیں، حالانکہ ان کو جاننا چاہیے کہ ان مواقع پر جو کلمات کہے جاتے ہیں ان میں سوائے خدا کے کسی اور سے استمداد یا اس کو خدا ماننے کا دور دور تک بھی تصور نہیں ہے، کسی بھی دعا یا جملے میں شرک کے کلمات نہیں ہیں، اور نہ یہ تصور ہے کہ یہ مقامات خدا کی مورتی ہیں۔

حج کیوں کہ ایک ایسی عبادت ہے جو مالداروں پر فرض کی گئی ہے، اس لئے اس کے آداب و اعمال اس قسم کے مقرر کیے گئے ہیں جن میں مالداروں کا کبر و غرور، حیثیت عرفی کی پاسداری، اپنے وطن میں اختیار کردہ رکھ رکھاؤ، وضع قطع میں تعلی و توفیق دکھانے کے رنگ ڈھنگ، ٹیپ ٹاپ، سنگار، لباس، تراش و خراش کے جوئے نئے فیشن اس نے اپنا رکھے تھے حج کے اعمال اور یونیفارم اس قسم کا رکھا گیا ہے کہ ان تمام اسباب غرور کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

خوشبو سے اجتناب، بناؤ سنگار سے بے تعلقی، بال جن پر ناز تھا ان کو

مند وانا، پھر کہیں دوٹونا، کہیں کنکری مارنا، کہیں چکر لگانا، بلاسلے کپڑوں میں چلنا پھرنا، میدان میں آہ وزاری کرنا، بیوی سے بھی پرہیز، خفا ہونے، لڑنے بھڑنے، گالی گلوچ، ان سب باتوں سے روک کر مال دار کی مال داری اور وطن پر اختیار کردہ بڑائی اور خود پسندی کو ختم کر دیا گیا ہے، تاکہ چند دن اس جگہ اس طرح رہ کر زندگی بھر تواضع، عاجزی اور بے ضرر بن کر رہنا آجائے، اور مال داری کا غرور ختم ہو جائے۔

حج کے افعال بظاہر مجنونانہ اور خلاف عقل معلوم ہوتے ہیں، مگر ان کو جس مصلحت اور جن منقول آثار کے تحت بطور یادگار مقرر کیا گیا ہے وہ اپنی عقل کے مقابلے میں خدائی حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دینے کا مکمل مظاہرہ ہے جس کا عبدیت تقاضہ کرتی ہے۔

اسی طرح حج کیوں کہ مالداروں پر فرض ہے اس لئے حاجی سے قصداً یا بلا قصد، عذر کی وجہ سے یا بلا عذر، خود سے یا کسی کے جبر و اکراہ سے خطائیں اور جنایات چاہے وہ احرام سے متعلق ہوں یا حرم کے احترام کے خلاف، ہر خطا پر کہیں دم، کہیں صدقہ، کہیں بڑے جانور کی قربانی، کہیں روزے رکھو کر غربا پروری، مال کا خرچ، حکم کی تعمیل، غلطی کا اعتراف، سزا بھگتنے اور کفارہ ادا کرنے کا عادی بنایا ہے، نیز عمر میں ایک مرتبہ فرض ہونے والی عبادت کو انتہائی توجہ، احتیاط اور جنایات سے بچ کر ادا کرنے کی ہدایت کی ہے۔

حج کی فرضیت قرآن سے

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ۔ حج کی فرضیت کا حکم مختلف آیات میں موجود ہے، مگر آیت مذکورہ میں سب سے صاف اور صریح ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے لوگوں پر حج فرض ہے جس شخص کو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت ہو، اور جس نے انکار کیا تو اللہ

تعالیٰ بے شک تمام جہانوں سے بے نیاز ہے، پس آیت شریفہ میں حج کی فرضیت کے ساتھ ہی ساتھ اس بات پر بھی تنبیہ کی گئی ہے کہ جو حج کا انکار کرے وہ کافر ہے یا باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کرے اور مر جائے تو وہ کفار کے مشابہ ہے، چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص ایسی سواری اور زادِ راہ کا مالک ہے کہ اس کو بیت اللہ تک پہنچا سکتا ہے اور اس نے پھر بھی حج نہیں کیا تو اس کے یہودی یا نصرانی ہو کر مر جانے میں کوئی فرق نہیں اور یہ اس لئے کہ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔

حج کوئی نئی چیز نہیں ہے، قدیم زمانے سے حج ہوتا آ رہا ہے، سب سے پہلے جب آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے جا کر حج کیا تو حضرت جبریلؑ نے فرمایا کہ فرشتے اس بیت اللہ کا طواف تم سے سات ہزار سال پہلے سے کرتے ہیں، تمام عالم میں ہندوستان کو ہی یہ فخر حاصل ہے کہ پہلا حج ہندوستان سے کیا گیا ہے، نقل کیا جاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے پیدل چل کر چالیس حج کیے تمام انبیاء علیہم السلام نے حج کیا ہے، زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ حج کرتے تھے، مگر بہت سی چیزیں نخوت اور جہالت اپنے قیاساتِ فاسدہ سے اختراع کر کے شامل کر لی تھی۔ شریعت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ان کی اصلاح کی گئی ہے، اور اصل عبادت کو باقی رکھا گیا ہے، تاکہ یہ قدیم عبادت باقی رہے اور شعائرِ الہیہ کی عظمت اور شوکت کا اظہار ہوتا رہے۔

جن مقامات پر حج کے افعال ادا کیے جاتے ہیں وہ خاص مقاماتِ مقدسہ ہیں جہاں انبیاء اور رسولوں پر اللہ کی رحمت بکراں اور فیوضِ غیر متناہیہ کا فیضان ہوا تھا، جب حاجی وہاں جائے گا تو وہ سب حالات یاد آئیں گے، اور ان کے واقعات کی یاد تازہ ہو جائے گی، اور دل میں ان کی اتباع کا شوق اور ولولہ پیدا ہوگا، اور جب ان کا اتباع کرے گا اور ان افعال کو ادا کرے گا تو اس پر بھی باری تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی۔

سفرِ حج آخرت کا نمونہ ہے، جس وقت حاجی گھر سے چلتا ہے اور احباب و اقارب سے رخصت ہوتا ہے، تو جنازے کا سماں نظر آتا ہے کہ ایک وقت اس عالم سے سب عزیز و اقارب کو چھوڑ کر آخرت کا سفر کرنا ہوگا، جب احرام کا لباس پہنتا ہے تو کفن کا وقت یاد آتا ہے، اور میقات گویا میقاتِ قیامت کی نظیر ہے، اور عرفات کے میدان میں ہزاروں آدمیوں کا اجتماع اور وہاں کی تمنازت روزِ محشر کا نمونہ ہے، اسی طرح اگر اور تمام افعال میں غور کرو گے تو سفرِ آخرت کا نمونہ نظر آئے گا۔

حج میں تو حید اور اطاعتِ خالق وحدہ لا شریک لہ کا مظاہرہ ہے، کیونکہ افعال حج سے مقصود اطاعتِ رب البیت ہے، نہ کہ درودِ یوار۔ جب ہم کو وہاں حاضری کا حکم کیا گیا تو ہم محض اظہارِ عبودیت اور کامل انقیاد ظاہر کرنے کے لیے اپنے مالک و خالق کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو گئے۔

سفرِ حج کے مصارف: جہاں تک ممکن ہو روپیہ حلال ہونا چاہیے، حرام مال سے حج قبول نہیں ہوتا، گو فرض ساقط ہو جاتا ہے، اگر کسی کا مال مشتبہ ہو تو کسی غیر مسلم سے بقدر ضرورت بلا سود قرض لے لو اور پھر اس مشتبہ مال سے اس کا قرضہ ادا کر دو۔

حج ایک آسان عبادت ہے

حج کی عبادت بہت ہی آسان عبادت ہے، اگر دشوار اور انسانی طاقت سے باہر ہوتی تو قدرت اس کو فرض ہی نہیں کرتی، اس لئے کہ ”لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا“ (البقرہ: ۲۸۶/۳)۔ خود قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ کے امور کا مکلف نہیں بنایا، حج پوری زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے وہ بھی ان مالداروں پر جو اس پورے سفر کے اخراجات اور واپسی کی مدت تک اہل خانہ کے خرچ پر قادر ہوں، سخت بیمار یا معذور نہ ہوں، راستے مامون ہوں، پھر اس عبادت کی ادائیگی میں بڑی سہولتیں اور رخصتیں دی گئی ہیں، اگرچہ مسائل سے

ناواقفیت یا شرعی توسعات اور رخصتوں سے فائدہ نہ اٹھا کر، یا باوجود معذوری اور مجبوری کے اعلیٰ اور افضل عمل کی تلاش میں پڑ کر نیز عجلت پسندی و بے صبری کی وجہ سے بعض حجاج کرام خود اپنے لیے دشواری اور موت کا سامان پیدا کر لیتے ہیں؛ جس کی وجہ سے ایسے حادثات پیش آ جاتے ہیں جن کی وجہ سے؛ حج کی عبادت کا ایسا بھیانک تصور لوگوں کے دلوں پر چھا جاتا ہے کہ بعض لوگ حج فرض ہو جانے کے باوجود حج کی ہمت نہیں کر پاتے، حالانکہ حج کی عبادت میں کمزوروں اور مریضوں و معذوروں اور بوڑھوں اور عورتوں کو شرعی طور پر کافی رعایتیں اور سہولتیں عطا کی گئی ہیں، حج کے تمام ارکان میں اوقات کی اتنی وسعت رکھی گئی ہے جن میں بلادِ دشواری، ہجوم کے باوجود آسانی کے ساتھ ادائیگی ممکن ہے، اسی طرح افعالِ حج کی ادائیگی کے لیے جگہ کے انتخاب میں وسعتِ مکانی کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے، پھر چوں کہ اس عبادت کو بعض مرتبہ میاں بیوی دونوں ساتھ ادا کرتے ہیں، نیز دوسری نا محرم عورتوں کا بھی ایک بڑا ہجوم اس موقع پر ہوتا ہے، اس لیے حج کی اس عبادت کے دوران ایسی ہدایات دی گئیں ہیں، جن کی رعایت سے کوئی ایسی صورت پیش نہیں آتی جو حج کی اس عبادت کو فاسد کر سکے، پھر بھی بشری کمزوریوں کی وجہ سے کوئی قصور وہاں کے قیام یا حالتِ احرام میں سرزد ہو جائے، تو اس کا تدارک اور انجبار وہاں کی مخصوص عبادت قربانی کے ذریعہ کر دیا جاتا ہے، جس کو حج کی اصطلاح میں ”دم“ کہتے ہیں یا صدقہ کرا کر، یا روزے رکھوا کر یا فوت شدہ رکن کو دوبارہ کرا کر، مکافات کرا دی جاتی ہے۔ بعض طبعی یا فطری اعذار کے وقت بعض اعمال کا وجوب ہی ختم کر دیا جاتا ہے یا دم دلا کر تدارک کر دیا جاتا ہے۔ بعض اقتصادی مجبوریوں کی صورت میں روزوں کو اس کا بدل قرار دیا گیا ہے، یا اس رکن کی ادائیگی کے وقت میں توسیع کر دی گئی ہے، بعض مکافاتی صدقات کے لیے وقت کے ساتھ ساتھ جگہ کی پابندی بھی ساقط کر دی گئی ہے، ہنگامی اعذار یا بیماری یا سفر کے انقطاع کی صورتوں میں تدارک کی شکلیں یا سہولتیں بتلا دی گئی ہیں، پھر بھی ہجوم کی وجہ سے کچھ مشکلات پیش آ ہی جاتی ہیں، خصوصاً مستورات

کو تو ان کے لیے حج کو جہاد کا درجہ دے کر ہمت دلائی گئی ہے، ان سب کے باوجود اگر کوئی حاجی تقدیراً پھل کر یا دب کر مر جائے تو شہادت کے ثواب کے ساتھ ساتھ قیامت میں اس کے لبیک پکارتے ہوئے اٹھنے اور اس کو ہر سال حج کا ثواب ملنے کی بشارت لسانِ نبوت سے سنائی گئی ہے۔

مذکورہ آسانیوں کی تفصیلات

(۱) مکہ شہر میں آبادی کافی ہے، چاروں طرف عمارتیں اور بازار ہیں، مسجد حرام بھی حاجیوں کی تعداد کے اعتبار سے زیادہ وسیع نہیں ہے، ادھر وقوفِ عرفہ جو حج کا اہم ترین فرض ہے، اس کو ایک ہی جگہ سارے حجاج کو ایک ساتھ ٹھہر کر ادا کرنا ہوتا ہے، دو وقت کی نمازیں ظہر و عصر ایک ساتھ ایک ہی امام، امام حج کے پیچھے ادا کرنی ہوتی ہیں، اس لیے حجاج کی آسانی کی خاطر اس فریضہ یعنی وقوفِ عرفہ کو میدانِ عرفہ میں جا کر ادا کرایا تا کہ اس وسیع میدان میں آسانی کے ساتھ تمام لوگ ایک ساتھ پورا دن گزار سکیں، عبادت کریں، دعائیں مانگیں، آہ و زاری کریں، مکۃ المکرمہ اور مسجد حرام میں یہ وقوف دشوار ہوتا، نیز مقامی حجاج کو بھی مکہ سے باہر جا کر اس عبادت کو ادا کرنے کا موقع دے دیا گیا ہے اور قدرے سفر کرا دیا گیا۔

(۲) عرفات میں چوں کہ ظہر عصر و نمازیں جمع کی جاتی ہیں، عصر کو ظہر کے وقت میں ادا کیا جاتا ہے، اس میں بھی یہ سہولت دی گئی ہے کہ اگر حکومت کی طرف سے مقرر کردہ امام کے پیچھے مسجد ”نمرہ“ میں نماز نہ پڑھ سکے، تو اپنے خیمے میں پڑھ لے، چاہے تنہا پڑھ لے، چاہے اپنے خیمے کے ساتھیوں کے ساتھ جماعت سے پڑھے، اس صورت میں اس کو دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی ضرورت نہیں، ہر نماز کو اپنے اپنے وقت پر پڑھے: یعنی ظہر کو ظہر کے وقت میں اور عصر کو عصر کے وقت میں۔

(۳) عرفات میں دن میں یعنی ظہر سے غروبِ آفتاب تک قیام کیا جاتا ہے، اگر

کسی وجہ سے دن میں وہاں نہ پہنچ سکے تو رات میں کسی بھی وقت صبح صادق سے پہلے وہاں موجود رہے تو وقوف عرفہ معتبر ہو جائے گا، دم واجب نہ ہوگا۔

(۴) عرفات سے غروب کے بعد واپس آ کر مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے، تو مزدلفہ میں جگہ بڑی وسیع ہے اور شہری ہماہمی سے دور ہے، پورے مزدلفہ میں جہاں چاہے ٹھہرے اور پوری رات ٹھہرنا ضروری نہیں، رات کے کسی بھی حصے میں ٹھہر جائے گا تو واجب ادا ہو جائے گا۔

(۵) یہاں دو نمازیں مغرب اور عشاء جمع کر کے ایک ہی وقت یعنی عشا کے وقت میں ادا کی جاتی ہیں، ان دونوں کو جمع کرنے میں امام حج کی بھی ضرورت نہیں، چاہے تنہا پڑھے، چاہے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جماعت سے پڑھے، ہر شکل میں دونوں نمازیں عشا کے وقت میں پڑھی جاتی ہیں اور عشا کے بعد مغرب اور عشا دونوں نمازوں کی سنتیں و نوافل پڑھی جاتی ہیں اور مغرب کی نماز قضا نہیں جھی جائے گی، بلکہ وہ ادا ہی کے وقت میں ادا جھی جائے گی۔

(۶) حج کی عبادت میں رمی، قربانی، طواف زیارت اور سعی ان چار مواقع پر ہجوم شدید ہوتا ہے، تو شریعت نے چاروں عبادات میں کافی سہولت عطا کی ہے، مثلاً: رمی اور قربانی کے سلسلے میں شدید درجے کے معذورین کو اپنا نائب بنا کر نائب کے ذریعے رمی اور قربانی کر دینے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۷) اور اگر کسی معذور کو یا بوڑھے کو خود ہی کرنے کا شوق ہو، تو اوقات کے اعتبار سے وسعت دی گئی ہے، مثلاً ۱۰ تارخ کی رمی جو بڑے شیطان کی، کی جاتی ہے، اس کو ۱۱ تارخ کی صبح صادق سے پہلے تک کر سکتا ہے، لہذا یہ رمی شب میں کسی وقت بھی جب ہجوم کم ہو، کی جاسکتی ہے۔

(۸) اسی طرح ۱۱، ۱۲ کی رمی زوال کے بعد سے رات کے کسی بھی حصے میں صبح صادق سے پہلے تک کر سکتا ہے، دن ہی میں کرنا ضروری نہیں۔

(۹) حاجی کے لیے ایک زبردست اور عجیب رعایت یہ دی گئی ہے کہ حج کے چاروں

دنوں میں دن کو، مغرب کے بعد سے پوری رات صبح صادق تک جاری مان لیا گیا ہے، تاکہ دن میں کی جانے والی عبادت اگر دن میں کسی وجہ سے نہ کر سکا ہو تو رات میں صبح صادق تک کر لینے سے وہ دن میں ہی کی جانے والی شمار ہوگی، گویا ان چار دنوں ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ میں دن کو رات کے تابع کر دیا گیا ہے، مثلاً: اگر ۹ تارخ ذی الحجہ میں دن میں وقوف عرفہ نہ کر سکا، تو ۹ کا دن گزار کر جو رات آئے گی، اس رات میں کسی وقت بھی صبح صادق سے پہلے تک وقوف کر لے، اس وقوف کو ۹ تارخ ہی کا وقوف مانا جائے گا اور یہ رات ۱۰ ذی الحجہ کی رات نہ کہلائگی، بلکہ ۹ تارخ ہی کی رات کہلائگی، گویا حاجی کے حق میں دن کی یہ تارخ غروب کے بعد بدلے گی نہیں، بلکہ وہی تارخ صبح صادق تک جاری رہے گی۔ اسی طرح ۱۰، ۱۱، ۱۲ کی رمی دن میں نہ کر سکا، تو ۱۰، ۱۱، ۱۲ کا دن گزار کر جو رات آئے اس میں رمی کر لے، وہ رمی ۱۰، ۱۱، ۱۲ ہی کی جھی جائے گی، حاصل یہ کہ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ کی راتیں انہیں دنوں کی راتیں مانی گئی ہیں۔ اگلے دن کی راتیں نہیں کہلائیں گی، جیسا کہ سال بھر اگلے دن کی شمار ہوتی ہیں، پورے سال رات دن کے تابع ہوتی ہے، اور ہر رات اگلے دن کی شمار ہوتی ہے، مگر حج کے ان چار دنوں میں دن رات کے تابع ہو جاتا ہے، رات کے ساتھ چلتا ہے، تاکہ حاجی کو عبادت کرنے میں سہولت رہے اور ہجوم کی وجہ سے جو عبادت دن میں ادا نہ ہو سکے اس کو رات میں ادا کر سکے۔

(۱۰) ایک سہولت حنفی مذہب میں یہ ہے کہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ کی شب میں منیٰ میں قیام احناف کے یہاں صرف سنت مؤکدہ ہے، ترک سے دم واجب نہ ہوگا، اگر منیٰ میں رات نہ گزارے بلکہ مکہ آ کر رات رہے تب بھی دم واجب نہ ہوگا، اگر چہ منیٰ میں یہ راتیں گزارنا سنت ہے شافعی مسلک میں منیٰ میں رات قیام کرنا واجب ہے، ترک سے دم واجب ہوگا، مگر انھوں نے ایک رعایت یہ دے رکھی ہے کہ دو دن کی رمی ایک ہی دن اکٹھا کر سکتا ہے، حنفیہ اس کی اجازت نہیں دیتے۔

(۱۱) رمی اور قربانی کے بعد حلق کرنا ہوتا ہے، اس میں بھی ایک رعایت یہ ہے کہ

منی میں حلق کرنا ضروری نہیں، بلکہ مکہ جا کر بھی حلق کر سکتا ہے۔

(۱۲) پھر مکہ جا کر جو طواف زیارت ۱۰ ارتارخ کو کیا جاتا ہے، اس کے وقت میں توسیع رکھی گئی ہے، اس لئے کہ ۱۰ ارتارخ کو طواف زیارت کے وقت بہت ہجوم ہوتا ہے، لہذا یہ سہولت دی گئی ہے کہ طواف زیارت ۱۲ ارتارخ کے غروب آفتاب سے پہلے تک کیا جاسکتا ہے۔

(۱۳) اسی طرح ۱۰ ارتارخ کو طواف زیارت کے بعد سعی میں کافی ہجوم ہوتا ہے، تو اس سعی میں ہجوم سے بچنے کی ایک شکل یہ رکھی گئی ہے کہ ۸ ارتارخ کو منی جانے سے پہلے دن میں یا ۸ ارتارخ کی رات کو جو ۷ کا دن گذار کر آتی ہے، رات میں ایک نفلی طواف کر کے اس کے بعد سعی کر لی جائے، تو یہ سعی ۱۰ ارتارخ کے طواف زیارت کے بعد کی سعی شمار ہو جاتی ہے، اور ۱۰ ارتارخ کو طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کرنی پڑتی، خود طواف زیارت کو ۱۲ ارتارخ کے غروب سے پہلے تک مؤخر کرنے کی گنجائش دی گئی ہے، کوئی دم اس تاخیر کی وجہ سے واجب نہ ہوگا، لہذا حج میں ہجوم اور اپنی کمزوری کا شکوہ غلط ہے، جب کہ شریعت نے خود ہر موقع پر عبادات اور اس کے اوقات میں وسعت اور سہولت دے رکھی ہے۔

(۱۴) چوں کہ سعی اور طواف میں نیابت کی اجازت نہیں ہے کہ دوسرے سے کرا سکے، تو گاڑی یا ڈولی میں بیٹھ کر سعی اور طواف کی اجازت دی گئی ہے، تاکہ معذور لوگوں کو دشواری نہ رہے۔

(۱۵) سعی کے دوران طہارت بھی شرط نہیں، اگر بلا وضو سعی کی، تو کوئی دم واجب نہ ہوگا۔

(۱۶) طواف کی حالت میں اگر چہ وضو شرط ہے، مگر بلا وضو کرنے کی شکل میں اس کی مکافات دم کے ذریعے ہو جاتی ہے۔

(۱۷) حالت طواف میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کی بھی اجازت ہے، اگر یہ ممنوع رکھا جاتا، تو طواف میں بڑی دقت ہوتی۔

(۱۸) سرمنڈانا اگر نقصان دہ ہو تو قصر کرایا جاسکتا ہے۔

(۱۹) عورت کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ اس کو احرام کی دو چادریں پہننا ضروری نہیں، وہ سارے کپڑے حج کی پوری مدت میں پہنے رہے، زیور بھی پہنے رہ سکتی ہے۔

(۲۰) اگر طواف وداع کے وقت حیض لاحق ہو جائے اور رکنا دشوار ہو، تو طواف وداع باوجود اس کے کہ واجب ہے مگر ایسی عورت سے معاف ہو جاتا ہے، وہ بلا طواف وداع کیے واپس جاسکتی ہے، دم بھی واجب نہ ہوگا۔

(۲۱) اور اگر حالت حیض میں عورت طواف زیارت۔ جو اس حالت میں ممنوع ہے۔ کر لے، تو اس جرم کی مکافات ایک مکمل بڑے جانور سے ہو جاتی ہے، کیوں کہ اس نے سات شوط بلا طہارت کیے، تو سات حصہ والے بڑے جانور کی قربانی ہی سے اس کا تدارک رکھا گیا ہے۔

(۲۲) جن ائمہ کے یہاں عورت کے مس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، ان حضرات کے یہاں سعی کے دوران یا طواف کے دوران مسِ مرأۃ ہو جائے، تو ناقض نہیں ہے۔

(۲۳) ۹ ارتارخ عرفہ کا روزہ مستحب ہے، مگر حاجی کے حق میں یہ مستحب نہیں ہے۔

(۲۴) عورت کو مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ اپنی قیام گاہ ہوٹل وغیرہ کے کمرے ہی میں نماز پڑھے، اس کے لیے یہی افضل ہے، اور مسجد حرام کا ایک لاکھ کا ثواب اس کو وہیں مل جائے گا، بلکہ شرعی حکم پر عمل کرنے کی وجہ سے اور زیادہ ملے گا۔

(۲۵) اگر دم قرآن اور دم تمتع کی قدرت نہ ہو، تو حج افراد کر سکتا ہے اور اگر تمتع یا قرآن کیا ہے اور دم تمتع یا دم قرآن کی سکت نہیں ہے، تو اس کے عوض دس روزے رکھ سکتا ہے۔ تین، ۱۰، ۲۰، ۳۰، ۴۰، ۵۰، ۶۰، ۷۰، ۸۰، ۹۰، ۱۰۰، ۱۱۰، ۱۲۰، ۱۳۰، ۱۴۰، ۱۵۰، ۱۶۰، ۱۷۰، ۱۸۰، ۱۹۰، ۲۰۰، ۲۱۰، ۲۲۰، ۲۳۰، ۲۴۰، ۲۵۰، ۲۶۰، ۲۷۰، ۲۸۰، ۲۹۰، ۳۰۰، ۳۱۰، ۳۲۰، ۳۳۰، ۳۴۰، ۳۵۰، ۳۶۰، ۳۷۰، ۳۸۰، ۳۹۰، ۴۰۰، ۴۱۰، ۴۲۰، ۴۳۰، ۴۴۰، ۴۵۰، ۴۶۰، ۴۷۰، ۴۸۰، ۴۹۰، ۵۰۰، ۵۱۰، ۵۲۰، ۵۳۰، ۵۴۰، ۵۵۰، ۵۶۰، ۵۷۰، ۵۸۰، ۵۹۰، ۶۰۰، ۶۱۰، ۶۲۰، ۶۳۰، ۶۴۰، ۶۵۰، ۶۶۰، ۶۷۰، ۶۸۰، ۶۹۰، ۷۰۰، ۷۱۰، ۷۲۰، ۷۳۰، ۷۴۰، ۷۵۰، ۷۶۰، ۷۷۰، ۷۸۰، ۷۹۰، ۸۰۰، ۸۱۰، ۸۲۰، ۸۳۰، ۸۴۰، ۸۵۰، ۸۶۰، ۸۷۰، ۸۸۰، ۸۹۰، ۹۰۰، ۹۱۰، ۹۲۰، ۹۳۰، ۹۴۰، ۹۵۰، ۹۶۰، ۹۷۰، ۹۸۰، ۹۹۰، ۱۰۰۰، ۱۰۱۰، ۱۰۲۰، ۱۰۳۰، ۱۰۴۰، ۱۰۵۰، ۱۰۶۰، ۱۰۷۰، ۱۰۸۰، ۱۰۹۰، ۱۱۰۰، ۱۱۱۰، ۱۱۲۰، ۱۱۳۰، ۱۱۴۰، ۱۱۵۰، ۱۱۶۰، ۱۱۷۰، ۱۱۸۰، ۱۱۹۰، ۱۲۰۰، ۱۲۱۰، ۱۲۲۰، ۱۲۳۰، ۱۲۴۰، ۱۲۵۰، ۱۲۶۰، ۱۲۷۰، ۱۲۸۰، ۱۲۹۰، ۱۳۰۰، ۱۳۱۰، ۱۳۲۰، ۱۳۳۰، ۱۳۴۰، ۱۳۵۰، ۱۳۶۰، ۱۳۷۰، ۱۳۸۰، ۱۳۹۰، ۱۴۰۰، ۱۴۱۰، ۱۴۲۰، ۱۴۳۰، ۱۴۴۰، ۱۴۵۰، ۱۴۶۰، ۱۴۷۰، ۱۴۸۰، ۱۴۹۰، ۱۵۰۰، ۱۵۱۰، ۱۵۲۰، ۱۵۳۰، ۱۵۴۰، ۱۵۵۰، ۱۵۶۰، ۱۵۷۰، ۱۵۸۰، ۱۵۹۰، ۱۶۰۰، ۱۶۱۰، ۱۶۲۰، ۱۶۳۰، ۱۶۴۰، ۱۶۵۰، ۱۶۶۰، ۱۶۷۰، ۱۶۸۰، ۱۶۹۰، ۱۷۰۰، ۱۷۱۰، ۱۷۲۰، ۱۷۳۰، ۱۷۴۰، ۱۷۵۰، ۱۷۶۰، ۱۷۷۰، ۱۷۸۰، ۱۷۹۰، ۱۸۰۰، ۱۸۱۰، ۱۸۲۰، ۱۸۳۰، ۱۸۴۰، ۱۸۵۰، ۱۸۶۰، ۱۸۷۰، ۱۸۸۰، ۱۸۹۰، ۱۹۰۰، ۱۹۱۰، ۱۹۲۰، ۱۹۳۰، ۱۹۴۰، ۱۹۵۰، ۱۹۶۰، ۱۹۷۰، ۱۹۸۰، ۱۹۹۰، ۲۰۰۰، ۲۰۱۰، ۲۰۲۰، ۲۰۳۰، ۲۰۴۰، ۲۰۵۰، ۲۰۶۰، ۲۰۷۰، ۲۰۸۰، ۲۰۹۰، ۲۱۰۰، ۲۱۱۰، ۲۱۲۰، ۲۱۳۰، ۲۱۴۰، ۲۱۵۰، ۲۱۶۰، ۲۱۷۰، ۲۱۸۰، ۲۱۹۰، ۲۲۰۰، ۲۲۱۰، ۲۲۲۰، ۲۲۳۰، ۲۲۴۰، ۲۲۵۰، ۲۲۶۰، ۲۲۷۰، ۲۲۸۰، ۲۲۹۰، ۲۳۰۰، ۲۳۱۰، ۲۳۲۰، ۲۳۳۰، ۲۳۴۰، ۲۳۵۰، ۲۳۶۰، ۲۳۷۰، ۲۳۸۰، ۲۳۹۰، ۲۴۰۰، ۲۴۱۰، ۲۴۲۰، ۲۴۳۰، ۲۴۴۰، ۲۴۵۰، ۲۴۶۰، ۲۴۷۰، ۲۴۸۰، ۲۴۹۰، ۲۵۰۰، ۲۵۱۰، ۲۵۲۰، ۲۵۳۰، ۲۵۴۰، ۲۵۵۰، ۲۵۶۰، ۲۵۷۰، ۲۵۸۰، ۲۵۹۰، ۲۶۰۰، ۲۶۱۰، ۲۶۲۰، ۲۶۳۰، ۲۶۴۰، ۲۶۵۰، ۲۶۶۰، ۲۶۷۰، ۲۶۸۰، ۲۶۹۰، ۲۷۰۰، ۲۷۱۰، ۲۷۲۰، ۲۷۳۰، ۲۷۴۰، ۲۷۵۰، ۲۷۶۰، ۲۷۷۰، ۲۷۸۰، ۲۷۹۰، ۲۸۰۰، ۲۸۱۰، ۲۸۲۰، ۲۸۳۰، ۲۸۴۰، ۲۸۵۰، ۲۸۶۰، ۲۸۷۰، ۲۸۸۰، ۲۸۹۰، ۲۹۰۰، ۲۹۱۰، ۲۹۲۰، ۲۹۳۰، ۲۹۴۰، ۲۹۵۰، ۲۹۶۰، ۲۹۷۰، ۲۹۸۰، ۲۹۹۰، ۳۰۰۰، ۳۰۱۰، ۳۰۲۰، ۳۰۳۰، ۳۰۴۰، ۳۰۵۰، ۳۰۶۰، ۳۰۷۰، ۳۰۸۰، ۳۰۹۰، ۳۱۰۰، ۳۱۱۰، ۳۱۲۰، ۳۱۳۰، ۳۱۴۰، ۳۱۵۰، ۳۱۶۰، ۳۱۷۰، ۳۱۸۰، ۳۱۹۰، ۳۲۰۰، ۳۲۱۰، ۳۲۲۰، ۳۲۳۰، ۳۲۴۰، ۳۲۵۰، ۳۲۶۰، ۳۲۷۰، ۳۲۸۰، ۳۲۹۰، ۳۳۰۰، ۳۳۱۰، ۳۳۲۰، ۳۳۳۰، ۳۳۴۰، ۳۳۵۰، ۳۳۶۰، ۳۳۷۰، ۳۳۸۰، ۳۳۹۰، ۳۴۰۰، ۳۴۱۰، ۳۴۲۰، ۳۴۳۰، ۳۴۴۰، ۳۴۵۰، ۳۴۶۰، ۳۴۷۰، ۳۴۸۰، ۳۴۹۰، ۳۵۰۰، ۳۵۱۰، ۳۵۲۰، ۳۵۳۰، ۳۵۴۰، ۳۵۵۰، ۳۵۶۰، ۳۵۷۰، ۳۵۸۰، ۳۵۹۰، ۳۶۰۰، ۳۶۱۰، ۳۶۲۰، ۳۶۳۰، ۳۶۴۰، ۳۶۵۰، ۳۶۶۰، ۳۶۷۰، ۳۶۸۰، ۳۶۹۰، ۳۷۰۰، ۳۷۱۰، ۳۷۲۰، ۳۷۳۰، ۳۷۴۰، ۳۷۵۰، ۳۷۶۰، ۳۷۷۰، ۳۷۸۰، ۳۷۹۰، ۳۸۰۰، ۳۸۱۰، ۳۸۲۰، ۳۸۳۰، ۳۸۴۰، ۳۸۵۰، ۳۸۶۰، ۳۸۷۰، ۳۸۸۰، ۳۸۹۰، ۳۹۰۰، ۳۹۱۰، ۳۹۲۰، ۳۹۳۰، ۳۹۴۰، ۳۹۵۰، ۳۹۶۰، ۳۹۷۰، ۳۹۸۰، ۳۹۹۰، ۴۰۰۰، ۴۰۱۰، ۴۰۲۰، ۴۰۳۰، ۴۰۴۰، ۴۰۵۰، ۴۰۶۰، ۴۰۷۰، ۴۰۸۰، ۴۰۹۰، ۴۱۰۰، ۴۱۱۰، ۴۱۲۰، ۴۱۳۰، ۴۱۴۰، ۴۱۵۰، ۴۱۶۰، ۴۱۷۰، ۴۱۸۰، ۴۱۹۰، ۴۲۰۰، ۴۲۱۰، ۴۲۲۰، ۴۲۳۰، ۴۲۴۰، ۴۲۵۰، ۴۲۶۰، ۴۲۷۰، ۴۲۸۰، ۴۲۹۰، ۴۳۰۰، ۴۳۱۰، ۴۳۲۰، ۴۳۳۰، ۴۳۴۰، ۴۳۵۰، ۴۳۶۰، ۴۳۷۰، ۴۳۸۰، ۴۳۹۰، ۴۴۰۰، ۴۴۱۰، ۴۴۲۰، ۴۴۳۰، ۴۴۴۰، ۴۴۵۰، ۴۴۶۰، ۴۴۷۰، ۴۴۸۰، ۴۴۹۰، ۴۵۰۰، ۴۵۱۰، ۴۵۲۰، ۴۵۳۰، ۴۵۴۰، ۴۵۵۰، ۴۵۶۰، ۴۵۷۰، ۴۵۸۰، ۴۵۹۰، ۴۶۰۰، ۴۶۱۰، ۴۶۲۰، ۴۶۳۰، ۴۶۴۰، ۴۶۵۰، ۴۶۶۰، ۴۶۷۰، ۴۶۸۰، ۴۶۹۰، ۴۷۰۰، ۴۷۱۰، ۴۷۲۰، ۴۷۳۰، ۴۷۴۰، ۴۷۵۰، ۴۷۶۰، ۴۷۷۰، ۴۷۸۰، ۴۷۹۰، ۴۸۰۰، ۴۸۱۰، ۴۸۲۰، ۴۸۳۰، ۴۸۴۰، ۴۸۵۰، ۴۸۶۰، ۴۸۷۰، ۴۸۸۰، ۴۸۹۰، ۴۹۰۰، ۴۹۱۰، ۴۹۲۰، ۴۹۳۰، ۴۹۴۰، ۴۹۵۰، ۴۹۶۰، ۴۹۷۰، ۴۹۸۰، ۴۹۹۰، ۵۰۰۰، ۵۰۱۰، ۵۰۲۰، ۵۰۳۰، ۵۰۴۰، ۵۰۵۰، ۵۰۶۰، ۵۰۷۰، ۵۰۸۰، ۵۰۹۰، ۵۱۰۰، ۵۱۱۰، ۵۱۲۰، ۵۱۳۰، ۵۱۴۰، ۵۱۵۰، ۵۱۶۰، ۵۱۷۰، ۵۱۸۰، ۵۱۹۰، ۵۲۰۰، ۵۲۱۰، ۵۲۲۰، ۵۲۳۰، ۵۲۴۰، ۵۲۵۰، ۵۲۶۰، ۵۲۷۰، ۵۲۸۰، ۵۲۹۰، ۵۳۰۰، ۵۳۱۰، ۵۳۲۰، ۵۳۳۰، ۵۳۴۰، ۵۳۵۰، ۵۳۶۰، ۵۳۷۰، ۵۳۸۰، ۵۳۹۰، ۵۴۰۰، ۵۴۱۰، ۵۴۲۰، ۵۴۳۰، ۵۴۴۰، ۵۴۵۰، ۵۴۶۰، ۵۴۷۰، ۵۴۸۰، ۵۴۹۰، ۵۵۰۰، ۵۵۱۰، ۵۵۲۰، ۵۵۳۰، ۵۵۴۰، ۵۵۵۰، ۵۵۶۰، ۵۵۷۰، ۵۵۸۰، ۵۵۹۰، ۵۶۰۰، ۵۶۱۰، ۵۶۲۰، ۵۶۳۰، ۵۶۴۰، ۵۶۵۰، ۵۶۶۰، ۵۶۷۰، ۵۶۸۰، ۵۶۹۰، ۵۷۰۰، ۵۷۱۰، ۵۷۲۰، ۵۷۳۰، ۵۷۴۰، ۵۷۵۰، ۵۷۶۰، ۵۷۷۰، ۵۷۸۰، ۵۷۹۰، ۵۸۰۰، ۵۸۱۰، ۵۸۲۰، ۵۸۳۰، ۵۸۴۰، ۵۸۵۰، ۵۸۶۰، ۵۸۷۰، ۵۸۸۰، ۵۸۹۰، ۵۹۰۰، ۵۹۱۰، ۵۹۲۰، ۵۹۳۰، ۵۹۴۰، ۵۹۵۰، ۵۹۶۰، ۵۹۷۰، ۵۹۸۰، ۵۹۹۰، ۶۰۰۰، ۶۰۱۰، ۶۰۲۰، ۶۰۳۰، ۶۰۴۰، ۶۰۵۰، ۶۰۶۰، ۶۰۷۰، ۶۰۸۰، ۶۰۹۰، ۶۱۰۰، ۶۱۱۰، ۶۱۲۰، ۶۱۳۰، ۶۱۴۰، ۶۱۵۰، ۶۱۶۰، ۶۱۷۰، ۶۱۸۰، ۶۱۹۰، ۶۲۰۰، ۶۲۱۰، ۶۲۲۰، ۶۲۳۰، ۶۲۴۰، ۶۲۵۰، ۶۲۶۰، ۶۲۷۰، ۶۲۸۰، ۶۲۹۰، ۶۳۰۰، ۶۳۱۰، ۶۳۲۰، ۶۳۳۰، ۶۳۴۰، ۶۳۵۰، ۶۳۶۰، ۶۳۷۰، ۶۳۸۰، ۶۳۹۰، ۶۴۰۰، ۶۴۱۰، ۶۴۲۰، ۶۴۳۰، ۶۴۴۰، ۶۴۵۰، ۶۴۶۰، ۶۴۷۰، ۶۴۸۰، ۶۴۹۰، ۶۵۰۰، ۶۵۱۰، ۶۵۲۰، ۶۵۳۰، ۶۵۴۰، ۶۵۵۰، ۶۵۶۰، ۶۵۷۰، ۶۵۸۰، ۶۵۹۰، ۶۶۰۰، ۶۶۱۰، ۶۶۲۰، ۶۶۳۰، ۶۶۴۰، ۶۶۵۰، ۶۶۶۰، ۶۶۷۰، ۶۶۸۰، ۶۶۹۰، ۶۷۰۰، ۶۷۱۰، ۶۷۲۰، ۶۷۳۰، ۶۷۴۰، ۶۷۵۰، ۶۷۶۰، ۶۷۷۰، ۶۷۸۰، ۶۷۹۰، ۶۸۰۰، ۶۸۱۰، ۶۸۲۰، ۶۸۳۰، ۶۸۴۰، ۶۸۵۰، ۶۸۶۰، ۶۸۷۰، ۶۸۸۰، ۶۸۹۰، ۶۹۰۰، ۶۹۱۰، ۶۹۲۰، ۶۹۳۰، ۶۹۴۰، ۶۹۵۰، ۶۹۶۰، ۶۹۷۰، ۶۹۸۰، ۶۹۹۰، ۷۰۰۰، ۷۰۱۰، ۷۰۲۰، ۷۰۳۰، ۷۰۴۰، ۷۰۵۰، ۷۰۶۰، ۷۰۷۰، ۷۰۸۰، ۷۰۹۰، ۷۱۰۰، ۷۱۱۰، ۷۱۲۰، ۷۱۳۰، ۷۱۴۰، ۷۱۵۰، ۷۱۶۰، ۷۱۷۰، ۷۱۸۰، ۷۱۹۰، ۷۲۰۰، ۷۲۱۰، ۷۲۲۰، ۷۲۳۰، ۷۲۴۰، ۷۲۵۰، ۷۲۶۰، ۷۲۷۰، ۷۲۸۰، ۷۲۹۰، ۷۳۰۰، ۷۳۱۰، ۷۳۲۰، ۷۳۳۰، ۷۳۴۰، ۷۳۵۰، ۷۳۶۰، ۷۳۷۰، ۷۳۸۰، ۷۳۹۰، ۷۴۰۰، ۷۴۱۰، ۷۴۲۰، ۷۴۳۰، ۷۴۴۰، ۷۴۵۰، ۷۴۶۰، ۷۴۷۰، ۷۴۸۰، ۷۴۹۰، ۷۵۰۰، ۷۵۱۰، ۷۵۲۰، ۷۵۳۰، ۷۵۴۰، ۷۵۵۰، ۷۵۶۰، ۷۵۷۰، ۷۵۸۰، ۷۵۹۰، ۷۶۰۰، ۷۶۱۰، ۷۶۲۰، ۷۶۳۰، ۷۶۴۰، ۷۶۵۰، ۷۶۶۰، ۷۶۷۰، ۷۶۸۰، ۷۶۹۰، ۷۷۰۰، ۷۷۱۰، ۷۷۲۰، ۷۷۳۰، ۷۷۴۰، ۷۷۵۰، ۷۷۶۰، ۷۷۷۰، ۷۷۸۰، ۷۷۹۰، ۷۸۰۰، ۷۸۱۰، ۷۸۲۰، ۷۸۳۰، ۷۸۴۰، ۷۸۵۰، ۷۸۶۰، ۷۸۷۰، ۷۸۸۰، ۷۸۹۰، ۷۹۰۰، ۷۹۱۰، ۷۹۲۰، ۷۹۳۰، ۷۹۴۰، ۷۹۵۰، ۷۹۶۰، ۷۹۷۰، ۷۹۸۰، ۷۹۹۰، ۸۰۰۰، ۸۰۱۰، ۸۰۲۰، ۸۰۳۰، ۸۰۴۰، ۸۰۵۰، ۸۰۶۰، ۸۰۷۰، ۸۰۸۰، ۸۰۹۰، ۸۱۰۰، ۸۱۱۰، ۸۱۲۰، ۸۱۳۰، ۸۱۴۰، ۸۱۵۰، ۸۱۶۰، ۸۱۷۰، ۸۱۸۰، ۸۱۹۰، ۸۲۰۰، ۸۲۱۰، ۸۲۲۰، ۸۲۳۰، ۸۲۴۰، ۸۲۵۰، ۸۲۶۰، ۸۲۷۰، ۸۲۸۰، ۸۲۹۰، ۸۳۰۰، ۸۳۱۰، ۸۳۲۰، ۸۳۳۰، ۸۳۴۰، ۸۳۵۰، ۸۳۶۰، ۸۳۷۰، ۸۳۸۰، ۸۳۹۰، ۸۴۰۰، ۸۴۱۰، ۸۴۲۰، ۸۴۳۰، ۸۴۴۰، ۸۴۵۰، ۸۴۶۰، ۸۴۷۰، ۸۴۸۰، ۸۴۹۰، ۸۵۰۰، ۸۵۱۰، ۸۵۲۰، ۸۵۳۰، ۸۵۴۰، ۸۵۵۰، ۸۵۶۰، ۸۵۷۰، ۸۵۸۰، ۸۵۹۰، ۸۶۰۰، ۸۶۱۰، ۸۶۲۰، ۸۶۳۰، ۸۶۴۰، ۸۶۵۰، ۸۶۶۰، ۸۶۷۰، ۸۶۸۰، ۸۶۹۰، ۸۷۰۰، ۸۷۱۰، ۸۷۲۰، ۸۷۳۰، ۸۷۴۰، ۸۷۵۰، ۸۷۶۰، ۸۷۷۰، ۸۷۸۰، ۸۷۹۰، ۸۸۰۰، ۸۸۱۰، ۸۸۲۰، ۸۸۳۰، ۸۸۴۰، ۸۸۵۰، ۸۸۶۰، ۸۸۷۰، ۸۸۸۰، ۸۸۹۰، ۸۹۰۰، ۸۹۱۰، ۸۹۲۰، ۸۹۳۰، ۸۹۴۰، ۸۹۵۰، ۸۹۶۰، ۸۹۷۰، ۸۹۸۰، ۸۹۹۰، ۹۰۰۰، ۹۰۱۰، ۹۰۲۰، ۹۰۳۰، ۹۰۴۰، ۹۰۵۰، ۹۰۶۰، ۹۰۷۰، ۹۰۸۰، ۹۰۹۰، ۹۱۰۰، ۹۱۱۰، ۹۱۲۰، ۹۱۳۰، ۹۱۴۰، ۹۱۵۰، ۹۱۶۰، ۹۱۷۰، ۹۱۸۰، ۹۱۹۰، ۹۲۰۰، ۹۲۱۰، ۹۲۲۰، ۹۲۳۰، ۹۲۴۰، ۹۲۵۰، ۹۲۶۰، ۹۲۷۰، ۹۲۸۰، ۹۲۹۰، ۹۳۰۰، ۹۳۱۰، ۹۳۲۰، ۹۳۳۰، ۹۳۴۰، ۹۳۵۰، ۹۳۶۰، ۹۳۷۰، ۹۳۸۰، ۹۳۹۰، ۹۴۰۰، ۹۴۱۰، ۹۴۲۰، ۹۴۳۰، ۹۴۴۰، ۹۴۵۰، ۹۴۶۰، ۹۴۷۰، ۹۴۸۰، ۹۴۹۰، ۹۵۰۰، ۹۵۱۰، ۹۵۲۰، ۹۵۳۰، ۹۵۴۰، ۹۵۵۰، ۹۵۶۰، ۹۵۷۰، ۹۵۸۰، ۹۵۹۰، ۹۶۰۰، ۹۶۱۰، ۹۶۲۰، ۹۶۳۰، ۹۶۴۰، ۹۶۵۰، ۹۶۶۰، ۹۶۷۰، ۹۶۸۰، ۹۶۹۰، ۹۷۰۰، ۹۷۱۰، ۹۷۲۰، ۹۷۳۰، ۹۷۴۰، ۹۷۵۰، ۹۷۶۰، ۹۷۷۰، ۹۷۸۰، ۹۷۹۰، ۹۸۰۰، ۹۸۱۰، ۹۸۲۰، ۹۸۳۰، ۹۸۴۰، ۹۸۵۰، ۹۸۶۰، ۹۸۷۰، ۹۸۸۰، ۹۸۹۰، ۹۹۰۰، ۹۹۱۰، ۹۹۲۰، ۹۹۳۰، ۹۹۴۰، ۹۹۵۰، ۹۹۶۰، ۹۹۷۰، ۹۹۸۰، ۹۹۹۰، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳

(۲۷) ۸ ذی الحجہ کو اگر مکہ میں قیام کے ۱۵ دن نہ ہوئے ہوں، تو عید الاضحیٰ کی واجب قربانی بھی ساقط ہو جاتی ہے۔

(۲۸) ایک سہولت یہ بھی ہے کہ دس ذی الحجہ کو منیٰ میں رمی اور قربانی کر کے اور حلق کر کر منیٰ میں ہی رہے، مکہ نہ جائے اور زوال کے بعد ۱۱ کو رمی کر لے، پھر ۱۲ کو زوال کے بعد ظہر سے پہلے رمی کر کے ظہر پڑھ کر مکہ چلا جاوے، وہاں پہونچ کر غروب سے پہلے طواف زیارت کر لے، اس شکل میں اس کو ۱۰ کو مکہ آ کر پھر ۱۱، ۱۲ کے لیے منیٰ نہیں جانا پڑے گا، اگرچہ سنت اور بہتر یہ ہی ہے کہ ۱۰ کو مکہ آ کر طواف کرے اور پھر منیٰ پہونچ جائے۔

(۲۹) ایک یہ شکل بھی سہولت کی ہے کہ مکہ سے ۸ کو اگر منیٰ نہ جائے، بلکہ مکہ سے ۹ تاریخ کو ظہر سے پہلے براہ راست عرفات پہونچ جائے، تو اس پر کوئی دم واجب نہ ہوگا۔ ۸ کو منیٰ جانا سنت ہے، واجب نہیں، مجبوری میں ایسا کر سکتا ہے، اگرچہ سنت کے خلاف ہے۔

(۳۰) نفلی طواف اگرچہ بہ منزلہ نفلی نماز کے ہے، مگر طواف مکروہ وقت میں بھی کیا جاسکتا ہے، جب کہ نماز مکروہ وقت میں ممنوع ہے، مثلاً طلوع و غروب کے وقت کیا جاسکتا ہے مگر نماز ممنوع ہے، اگرچہ طواف کے بعد کی ۲ رکعت ہی کیوں نہ ہوں ان کو بھی مکروہ وقت میں نہ پڑھے۔

(۳۱) حج کے چار دنوں میں ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ کا کوئی عمل چھوٹ جائے، تو رات میں صبح صادق سے پہلے کر لینے سے معتبر سمجھا جاتا ہے۔

حج بعض عبادات کو مقدم و مؤخر کر دیتا ہے: حج ایسی اہم ترین عبادت ہے کہ وہ دوسری عبادات کو بھی اوور رائیک کرتی ہے، یعنی ان کو روک دیتی ہے، البھی مقدم کر دیتی ہے البھی مؤخر کر دیتی ہے، البھی کسی کے استحباب کو ختم کر دیتی ہے البھی اس کی جگہ خود اپنا کوئی عمل جاری رکھنے کو کہتی ہے، البھی کسی کو اس کے مستحب وقت سے ہٹا دیتی ہے، البھی کسی اجازت کو ختم کر دیتی ہے، البھی خود کسی کے قائم مقام ہو جاتی ہے، مثلاً حج

کے موقع پر طواف نفل نماز کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور طواف کے بعد کی ۲ رکعت بہ منزلہ نماز کے سلام کے ہو جاتی ہیں۔

(۱) حج کے موقع پر میدانِ عرفات میں عصر کی نماز اپنے وقت سے مقدم کر کے ظہر کے وقت میں امام حج کے ساتھ جماعت سے پڑھی جاتی ہے۔

(۲) مزدلفہ جانے سے پہلے باوجود اس کے کہ مغرب کا وقت ہو چکا ہوتا ہے اس لیے کہ غروب کے بعد عرفات سے واپسی ضروری ہے، تب بھی مغرب عرفات یا مزدلفہ کے راستے میں نہیں پڑھی جاتی، بلکہ اس مغرب کی نماز کو عشا کے وقت میں مزدلفہ پہنچنے کے بعد دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھا جاتا ہے۔

(۳) مزدلفہ میں ۱۰ ذی الحجہ کو فجر کی نماز بجائے اسفار کے غلّس میں پڑھی جاتی ہے۔

(۴) رمضان میں رات میں جماع حلال ہے، مگر حالتِ احرام میں رات میں بھی ممنوع ہے۔

(۵) حج عرفہ کے دن کے روزے کا استحباب بھی حاجی کے حق میں ختم کر دیتا ہے الا یہ کہ دم تمتع یا دم قرآن کی طاقت نہ ہو، تو دم کے عوض جو دس روزے رکھے جاتے ہیں انہیں کے ۳ روزے ۷، ۸، ۹ تاریخ کو رکھے جاسکتے ہیں، حالانکہ یہ روزے ان تاریخوں سے پہلے ۶، ۷، ۸ کو بھی رکھے جاسکتے ہیں۔

(۶) حج عمرہ کو بھی روک دیتا ہے، چنانچہ حاجی کو ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک ان پانچ دنوں میں عمرہ کرنا ممنوع ہے، البتہ ۹ ذی الحجہ سے پہلے اور ۱۳ ذی الحجہ کے بعد عمرہ کر سکتا ہے، بلکہ ۱۳ ذی الحجہ کا دن گذار کر رات کو بھی عمرہ کر سکتا ہے کہ یہ رات ۱۲ تاریخ کی رات شمار ہوگی، حضرت عائشہؓ نے اسی رات اپنا عمرہ کیا تھا۔

(۷) باوجود اس کے کہ ۸ تاریخ سے ۹ تاریخ کی صبح تک منیٰ میں کوئی کام حج سے متعلق نہیں ہے، پھر بھی ۸ تاریخ کو منیٰ پہنچنے کو کہا گیا ہے، اور ۵ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشا اور ۹ تاریخ کی فجر منیٰ میں پڑھوائی جاتی ہیں، جب کہ ایک نماز کا ثواب حرم میں ایک لاکھ کے برابر تھا۔

(۸) اسی طرح حج کی بعض عبادات کیونکہ منی، عرفات، مزدلفہ وغیرہ میں ادا ہوتی ہیں لہذا ان مقامات پر جانے کی خاطر حرم کی نمازوں کو چھڑوا دیا گیا جہاں کی نمازوں کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کا تھا۔

(۹) حتیٰ کہ خصالِ فطرت: ناخن کٹانا، بال کٹانا وغیرہ امور سے بھی حالتِ احرام میں روک دیا گیا ہے۔

(۱۰) شکار کھیلنا جائز ہے، مگر حاجی کو حالتِ احرام میں اس سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔

(۱۱) کنکریاں مارنا تو بظاہر دیوانگی معلوم ہوتا ہے، مگر اللہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دینا اپنی عبدیت کا اظہار اور اپنے عقلی فیصلوں کو بالائے طاق رکھ دینا ہے۔

(۱۲) عرفہ کے دن تکمیلِ دین کی آیت ”الیوم اکملت“ نازل ہوئی تھی، تو اس خوشی میں ۱۰ اترتارخ سے ۱۲ تک سید الطعام اللحم کی دعوت کے ایام ہیں، روزے رکھنا بھی ممنوع، بلکہ کھانے پینے میں فراوانی مطلوب ہے۔

(۱۳) حج ایک عاشقانہ عبادت ہے جس میں بندہ اپنے معشوقِ حقیقی اللہ تعالیٰ کے پاس عاشقانہ انداز میں حاضری دیتا ہے، اس کی وضع قطع، سفر کی کیفیت، ادائیں اور وہ دعائیں جو وہ پڑھتا ہے: یہ سب اس کے عشق و محبت پر دلالت کرتی ہیں، اسی لئے اس سفر میں معشوقِ مجازی کی طرف توجہ نہ ہو، اور بندہ اپنے اس دعوے میں سچا ثابت ہو کہ اس سفر میں فقط معشوقِ حقیقی ہی پیش نظر ہے، چنانچہ حج کے بعض اہم ترین اعمال کے درمیان مجازی معشوقِ بیوی سے جماع کا صدور ہو جائے تو حج ہی فاسد قرار دیا جاتا ہے، مثلاً حج کے احرام کے بعد وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کر لیا تو حج فاسد ہو جائے گا۔ بعض صورتوں میں جماع کی شکل میں جرمانے کے طور پر بڑا جانور دم میں دینا پڑتا ہے، مثلاً وقوفِ عرفہ کے بعد سر منڈانے سے پہلے جماع کے صدور پر کسی بڑے جانور مثلاً پورے اونٹ کی قربانی کرنی ہوگی، عمرہ کے احرام کے بعد عمرہ کے طواف سے پہلے جماع کر لینے سے بطور دم کے ایک بکری کی قربانی کرنی ہوگی۔

حج کے پانچ دن کی تفصیلات

پہلا دن: ۸ رزی الحج کو احرام مکہ المکرمہ سے باندھ کر حج کی نیت کر کے لبیک پڑھ کر منیٰ ظہر تک پہنچنا ہے، وہاں پانچ نمازیں ظہر-عصر-مغرب-عشا اور دوسرے دن ۹ رزی الحج کی فجر پڑھ کر، سورج نکلنے کے بعد عرفات کے لیے روانہ ہونا ہے، یہ رات منیٰ ہی میں گزارنی ہوتی ہے۔

دوسرے دن: یعنی ۹ رزی الحج کو منیٰ سے سورج نکلنے کے بعد چل کر ظہر تک عرفات پہنچنا ہے ظہر، عصر عرفات میں اگر امام حج ہو، اور اس کے ساتھ پڑھنے کا موقع ہے، تو ظہر، عصر دونوں کو جمع کرنا ہے۔

عرفات میں سورج غروب ہونے کے بعد بلا مغرب پڑھے، عرفات سے چل کر مزدلفہ آنا ہے، اور وہاں مغرب اور عشا دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا ہے، اور رات مزدلفہ میں گزارنا ہے۔

تیسرا دن: یعنی ۱۰ رزی الحج کو مزدلفہ میں فجر پڑھ کر واپس منیٰ آنا ہے، اور یہاں بڑے شیطان کو جو سب سے آخر میں ہے کنکریاں مارنا ہے، اس کے بعد منیٰ ہی میں قربانی کرنی ہے، قربانی کے بعد منیٰ ہی میں یا مکہ آ کر بال منڈالیں، اب احرام اتار سکتے ہیں۔ پھر اسی دن اگر ممکن ہو تو مکہ آ کر طوافِ زیارت دن میں یا رات میں کر لیں اور رات منیٰ میں آجائیں۔

چوتھا دن: اگر ۱۰ اترتارخ کو طوافِ زیارت نہ کر سکا ہو، تو چوتھے دن یعنی ۱۱ رزی الحج کو، دن میں یا رات میں طوافِ زیارت کر لے، اور زوال کے بعد تینوں شیطانوں کی رمی اس طرح کرے کہ پہلے چھوٹے کی، پھر درمیانی کی پھر بڑے کی اور رات منیٰ ہی میں رہے۔

پانچواں دن: ۱۲ رذی الحجہ زوال کے بعد منیٰ میں تینوں شیطانوں کی رمی مذکورہ ترتیب سے کرے اور غروب سے پہلے پہلے منیٰ چھوڑ کر مکہ آجائے، اگر غروب کے بعد صبح صادق تک رات منیٰ میں رک گیا، تو پھر ۱۳ رذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں شیطانوں کی رمی کر کے آنا پڑے گا۔

طواف زیارت ۱۰، ۱۱ تاریخ میں دن رات میں جب چاہے کر سکتا ہے، البتہ ۱۲ رذی الحجہ کو غروب سے پہلے پہلے کرنا ہوگا، رات میں نہیں کر سکتا، ورنہ دم واجب ہوگا۔

ایام منیٰ کی راتیں، مزدلفہ میں گزارنے کی مجبوری

منیٰ کی حدود شرعاً متعین ہیں، اور سعودی حکومت نے حدود منیٰ کی ابتدا و انتہا کو بتلانے والے بڑے بڑے علامتی بوڑھے بھی نصب کر رکھے ہیں، مگر موسم حج ۱۴۲۰ھ سے حکومت سعودیہ نے خیموں کے نظام کو مزید محفوظ و مستحکم کرنے کے لیے خیمے قائم کرنے کو منیٰ تک محدود نہ رکھتے ہوئے مزدلفہ کے اندر دور تک پھیلایا ہے، اور مزدلفہ کے اندر بنے ہوئے خیموں میں ہزاروں کی تعداد میں حجاج کرام کے قیام کا نظم کیا ہے۔

منیٰ کے دنوں کی راتیں منیٰ ہی میں گزارنا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سنت مؤکدہ، اور دیگر بعض ائمہ کے نزدیک واجب ہے، مذکورہ بالا حالات میں یہ نہایت اہم سنت چھوٹ رہی ہے، لہذا مزدلفہ میں بنے ہوئے خیموں میں قیام پذیر حجاج کرام اگر منیٰ کی حد میں اپنی شب گزاری کا کوئی نظم کر سکیں تو بہتر ہے، ورنہ ان راتوں کو مزدلفہ میں گزارنے کی وجہ سے کوئی دم وغیرہ واجب نہ ہوگا، نیز حکومتی نظم کی مجبوری کی وجہ سے یہ حاجی ترک سنت کے گنہگار بھی نہ ہوں گے۔ انشاء اللہ! علاوہ ازیں عرفات

سے واپسی پر مزدلفہ کا کھلے میدان میں قیام شب کے بجائے ان خیموں میں شب گزاری اور فجر کی نماز پڑھ لینے کی وجہ سے وقوف مزدلفہ کا واجب ادا ہو جائے گا۔

حج و عمرہ کے فرائض و واجبات و بعض اصطلاحات

حج کے فرائض تین ہیں: (۱) احرام (۲) وقوف عرفہ (۳) طواف زیارت صحت حج کی دو شرطیں ہیں: (۱) ان تینوں فرائض کو ترتیب وار ادا کرنا، یعنی پہلے احرام پھر وقوف عرفہ پھر طواف زیارت، عدم ترتیب سے حج فاسد ہو جائے گا۔ (۲) ان فرائض (ارکان) کو معین مکان اور مخصوص وقت میں ادا کرنا جو شریعت نے اس کے لیے مقرر کیا ہے: یعنی وقوف کو عرفات میں، طواف کو کعبہ کے گرد، وقوف کے بعد۔

حج کے واجبات چھ ہیں: (۱) وقوف مزدلفہ (۲) سعی صفا مروہ (۳) رمی جمرات (۴) آفاقی کے لیے طواف قدوم (۵) حلق (۶) قارن یا متمتع کے لیے قربانی۔

عمرہ میں دو فرض ہیں: (۱) احرام (۲) طواف

عمرہ میں دو واجب ہیں: (۱) سعی (۲) حلق

”حل“ حدود حرم کا وہ علاقہ ہے جو حدود حرم سے باہر اور میقات کے اندر واقع ہے، گویا میقات اور حدود حرم کے درمیان کا علاقہ ”حل“ کہلاتا ہے۔

حدود حرم: مکہ سے پانچ میل مدینہ کی طرف، مکہ سے سات میل طائف، عراق اور یمن کی طرف، مکہ سے دس میل جدہ کی طرف، مکہ سے دس میل حجرہ انہ کی طرف، ان حدود کے اندر کا علاقہ مع شہر مکہ ”حرم“ کہلاتا ہے۔

استلام: حجر اسود کو بوسہ دینا، یا ہاتھ سے چھونا، یا اس کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرنا ”استلام“ کہلاتا ہے۔

اضطباع: احرام کی چادر کو دہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔
جنت المعلیٰ: مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

حجر اسود: سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت دودھ کی مانند سفید تھا، لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا، یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشے میں قد آدم کے قریب اونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں نصب ہے، اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

حرم: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کے حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، گھاس جانور کو چرانا حرام ہے۔
حرمی: وہ شخص جو زمین حرم میں رہتا ہے، خواہ مکہ مکرمہ میں رہتا ہو یا مکہ مکرمہ سے باہر حدود حرم میں۔

حل: حرم کے چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے، اس کو ”حل“ کہتے ہیں، کیوں کہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام تھیں، مکہ جاتے ہوئے پہلے میقات، پھر حل، پھر حرم واقع ہے۔

حطیم: بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قد آدم دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے، اس کو ”حطیم“ اور ”حجر“ بھی کہتے ہیں۔

ذوالحلیفہ: یہ ایک جگہ کا نام ہے، مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے؛ مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لیے میقات ہے، اسے آج کل ”بیر علی“ کہتے ہیں۔

رکن یمانی: بیت اللہ کے جنوبی مغربی گوشے کو کہتے ہیں، چوں کہ یہ یمن کی جانب ہے۔

رمل: طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے، قریب قریب

قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنا۔
مسجد خیف: منیٰ کی بڑی مسجد کا نام ہے، جو منیٰ کی شمالی جانب میں پہاڑ سے متصل ہے۔

مسجد نمرہ: عرفات کے کنارے پر ایک مسجد ہے۔
مزدلفہ: منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے، جو منیٰ سے تین میل مشرق کی طرف ہے۔

محشر: مزدلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے، جہاں سے گزرتے وقت دوڑ کر نکلتے ہیں، اس جگہ اصحاب فیل پر (جنہوں نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تھی) عذاب نازل ہوا تھا۔
میلین اخضرین: صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں دو سبز ستون لگے ہوئے ہیں جن کے درمیان سعی کرنے والے دوڑ کر چلتے ہیں۔

حج افراد

صرف حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کرنا ”افراد“ کہلاتا ہے۔
حج کے ہر موقع کی دعائیں اور نیت کے کلمات ہم اردو میں لکھ رہے ہیں، تاکہ بے پڑھے لوگ اپنی زبان میں اس کو ادا کر سکیں۔

صرف حج کرنے والے یعنی مفرد کو بمبئی ہی سے احرام باندھ لینا چاہئے، غسل کر کے یا وضو کر کے یہ نیت کرے کہ میں حج کے لیے احرام باندھتا ہوں، خواہ دل میں نیت کرے یا زبان سے کہہ لے، پھر ۲ بلا سلی چادریں ایک تہہ بند کی طرح باندھ لے اور دوسری سر پر اوڑھ لے، سر ڈھانک لے، اور دو رکعت نفل پڑھ لے، پہلی رکعت میں ”الکافرون“ دوسری رکعت میں ”قل ھو اللہ“ پڑھے، سلام پھیر کر سر کھول دے اور حج کی نیت کرے: کہ اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں، آپ اس کو

میرے لیے آسان بنا دیں اور قبول فرمائیں، یہ نیت کر کے تین مرتبہ بلند آواز سے تلبیہ پڑھے، اپنی زبان میں یوں کہے: (میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں حمد اور نعمت آپ کیلئے ہے اور ملک بھی آپ ہی کا ہے آپ کا کوئی شریک نہیں ہے) کم از کم تلبیہ کے الفاظ تو حاجی عربی میں ہی یاد کرے جو انتہائی مختصر ہیں: **لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنُّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ**۔ پھر دعا مانگے اور درود شریف پڑھے، کوئی درود یاد نہ ہو، تو نماز والی درود پڑھے، پیر میں دوپٹی کی چپل پہن لے، اب چلتے پھرتے لبیک پڑھتا رہے، یعنی ”میں حاضر ہوں“ ”میں حاضر ہوں“ کہتا رہے، جہاز میں سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھ لے اور کہے کہ: اے اللہ! آپ نے ہی اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا، ورنہ ہم اس کو اپنے بس میں نہیں کر سکتے تھے، ہم آپ کے پاس لوٹ کر آنے والے ہیں۔

جدہ اتر کر مکہ کے لیے روانہ ہو جائے، مکہ میں داخل ہوتے ہوئے کہے: اے اللہ! یہ تیرا حرم ہے، تو میرے اوپر دوزخ کو حرام کر دے اور مجھے قیامت کے دن عذاب سے بچالے، اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرمالے اور میری توبہ قبول فرمالے! آپ توبہ قبول فرمانے والے بڑے رحیم ہیں۔

مکہ پہنچ کر غسل یا وضو کر کے حرم میں ”طوافِ قدم“ کے لیے جائے، مفرد کے لیے یہ طوافِ قدم سنت ہے، کعبہ پر جہاں نگاہ پڑے تو آنکھ بند کرنے سے پہلے پہلے دعا کر لے، اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

۳ مرتبہ اللہ اکبر کہے، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے، اور لبیک کہتا ہوا یعنی میں حاضر ہوں کہتا ہوا کعبہ کی طرف چلے، اور حجر اسود کے سامنے جہاں زمین پر کالی پٹی بنی ہے پہنچ کر طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ بند کر دے، طواف اور سعی کے دوران تلبیہ نہ پڑھے، اس وقت طواف میں ”زل“ اور ”اضطباع“ کرے، یعنی تین طوافوں میں تیز اور اکڑ کر چلے اور دائیں ہاتھ کی بغل سے چادر نکال کر بائیں کاندھے پر

ڈالے، طواف کی نیت اس طرح کرے: اے اللہ میں تیرے گھر کا طواف کرتا ہوں، میرے لیے اس کو آسان فرما دے اور قبول فرمالے، حجر اسود کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ”بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ“ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو چوم لے، پھر دروازے کی سمت پر مطاف میں دائیں جانب چکر لگائے، طواف کے دوران تیسرا کلمہ پڑھتا رہے، کعبہ کی طرف نہ دیکھے، سامنے نگاہ رکھ کر طواف کرے، چکر لگاتے ہوئے ہر چکر میں حجر اسود کے سامنے جب کالی پٹی پر پہنچے، تو منہ کعبہ کی طرف کر کے ”بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہہ لیا کرے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف کر کے چوم لیا کرے۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ”رَبَّنَا اِتِنَا فِي الدُّنْيَا“ پڑھتا رہے، اور رکن یمانی کو طواف کے دوران اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کو ہاتھ لگا سکے تو لگا لیا کرے، نہ لگا سکے تو اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر اشارہ نہ کرے، اور نہ ہی ہاتھ کو چومے، بعض مرتبہ لوگ رکن یمانی سے عطر مل دیتے ہیں اس سے ہاتھ لگاتے وقت حاجی کے ہاتھ سے عطر لگ جاتا ہے، جو حالت احرام میں ممنوع ہے، اگر ایسا نظر آئے تو ہاتھ نہ لگائے، جب سات طواف اس طرح مکمل ہو جائیں کہ ہر طواف حجر اسود سے شروع ہو اور اس کی طرف دونوں ہتھیلیوں سے اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو چوم کر طواف کیا کرے، اس کے بعد دو رکعت مقام ابراہیم پر آ کر اس طرح پڑھے کہ کعبہ اور مقام ابراہیم سامنے رہے، خود مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑا ہو اور مقام ابراہیم نمازی اور کعبہ کے درمیان رہے، مگر یہ ضروری نہیں اگر بھیڑ ہو تو مطاف میں کسی بھی جگہ دو رکعت پڑھ لے، یہ دو رکعت واجب ہے، طواف کے فوراً بعد پڑھ لے۔

البتہ مکروہ وقت میں مثلاً طلوع شمس اور غروب شمس اور استوی کے وقت نہ پڑھے، اگر طواف عصر کے بعد کیا ہے، تو طواف کے بعد طواف کی دو رکعت نہ پڑھے، طواف تو مکروہ وقت میں جائز ہے، مگر طواف کے بعد کی دو رکعتیں مکروہ وقت میں

جائز نہیں، یہ دو رکعت طواف کے بعد کی ہر طواف کے بعد واجب ہے، چاہے طواف فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل ہو، پھر اگر موقع ملے تو ملتزم ہو جو کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان کعبہ کی دیوار کا حصہ ہے وہاں دیوار پر دونوں ہاتھ لمبے کر کے چپکا کر سینہ دیوار سے چپکا کر خوب دعا کرے، اس کے بعد زمزم پینے کی جہاں جگہ ہے وہاں زمزم پیئے، زمزم پیتے وقت دعا کرے: اے اللہ! میرا رزق بڑھا دے، مجھے رزق دے، شفا دے، علم دے! پھر حجر اسود کے سامنے آکر ”بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ“ پڑھے اور اس کی طرف اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو چوم کر سعی کے لیے چلے، اور نیت کرے کہ: اے اللہ! میں سعی کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان کر دے اور اس کو قبول فرما لے، سعی صفا پہاڑ سے شروع کرے، صفا پر پہونچ کر ”بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ“ پڑھے اور دعا کرے، سعی کرتے ہوئے درمیان میں تیسرا کلمہ پڑھتا رہے، صفا مروہ کے درمیان جہاں سبز کھجے لگے ہوئے ہیں، ان کے درمیان ذرا تیزی سے دوڑ کر فاصلے کو طے کرے مروہ پر جاتے ہوئے بھی، اور صفا کی طرف آتے ہوئے بھی ان سبز ستونوں کی جگہ کو دوڑ کر طے کرے، البتہ عورتیں نہ دوڑیں، اور تیسرا کلمہ درمیان میں پڑھتا رہے، ہر مرتبہ صفا پر چڑھ کر اور مروہ پر چڑھ کر ”بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ“ پڑھ لیا کرے، سعی کے بعد دو رکعت مطاف میں کسی بھی جگہ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو پڑھ لے، ورنہ بعد میں پڑھ لے، یہ دو رکعت سنت ہے، سعی کے بعد حلق نہ کرائے کہ اس کو ابھی حج کرنا ہے، کیوں کہ یہ مُفَرَّد ہے، یعنی صرف حج کر رہا ہے، اس کے بعد مسلسل حالت احرام میں رہے، البتہ عمرہ نہ کرے، آٹھ ذی الحجہ کو حرم سے منیٰ کے لیے اس طرح روانہ ہو کہ ظہر کے وقت پہونچ جائے اور اگر آٹھ ذی الحجہ کو جمعہ ہو تو زوال سے پہلے منیٰ جانا جائز ہے اور اگر زوال تک نہ جایاے تو اب جمعہ پڑھ کر جائے، اگر چہ ایام حج میں منیٰ میں بھی جمعہ جائز ہے اور وہاں پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء، اور دوسرے دن ۹ ذی الحجہ کی فجر پڑھے، اگر آٹھ تاریخ تک مکہ میں قیام کے پندرہ دن مکمل نہ ہوئے ہوں، تو اب

منیٰ، مزدلفہ، عرفات میں قصر نمازیں پڑھے، نو تاریخ کو اشراق کے بعد منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہو جائے اور میدان عرفات میں جہاں چاہے قیام کرے، اگر ”مسجد نمرة“ میں جگہ مل جائے تو وہاں ٹھہرے، اور وہاں اگر امام حج نماز ظہر اور عصر جمع کر کے پڑھائیں اور امام و حاجی دونوں مسافر ہوں تو دو رکعت ظہر اور دو رکعت عصر ان کے پیچھے ایک اذان اور دو قامتوں کے ساتھ ادا کرے اور اگر امام مسافر ہے اور حاجی مقیم ہو، تو ظہر کے بعد اپنی دو رکعت پوری کرے اور عصر کے بعد دو رکعت پوری کرے لیکن وہاں امام کا مسافر یا مقیم ہونا معلوم نہیں ہوتا، اس لئے احتیاط یہی ہے کہ اپنے خیمے ہی میں ظہر اپنے وقت پر اور عصر اپنے وقت پر تنہا یا ساتھیوں کے ساتھ جماعت سے پڑھ لے، جمع بین الصلا تین نہ کرے کہ اس کے لیے امام حج کا ہونا ضروری ہے، اور اگر امام حج کے ساتھ نماز نہ ملے، تو پھر دونوں نمازیں ایک وقت میں ساتھیوں کے ساتھ جمع نہ کرے، بلکہ ہر نماز اپنے اپنے وقت میں پڑھے، تنہا پڑھے، چاہے جماعت سے پڑھے، عرفات میں تلاوت و دعا اور نوافل میں مصروف رہے اور غروب کے بعد تک عرفات میں قیام کرے، غروب کے بعد روانہ ہو، غروب سے پہلے روانہ ہونا ممنوع ہے، غروب کے بعد بلا مغرب پڑھے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو جائے اور مغرب کا وقت ختم ہو جائے مگر مغرب راستے میں نہ پڑھے، مزدلفہ آکر عشاء کے وقت میں پہلے مغرب کے فرض پڑھے، چاہے ساتھیوں کے ساتھ جماعت سے پڑھے، چاہے تنہا پڑھے، ہر شکل میں ایک وقت میں ہی دونوں نمازوں کے فرض ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع کرے، عشاء کے فرض کے بعد مغرب کی سنتیں اور پھر عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھے، رات مزدلفہ میں قیام واجب ہے چاہے رات کا تھوڑا ہی حصہ وہاں گزارے، مزدلفہ میں ۱۰ ذی الحجہ کی صبح فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھ کر تھوڑا دن نکلتے ہی منیٰ کو آجائے، یہاں زوال سے پہلے بڑے شیطان کو کنکریاں مارے، کنکری مارنا شروع کرتے ہی تلبیہ بند کر دے، رمی کی کنکری دائیں ہاتھ میں لے کر مارے، ۷ کنکریاں سات مرتبہ میں مارے، اور مارتے ہوئے ہر مرتبہ ”بِسْمِ

اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہہ کر رمی کرے، اور کنکریاں مار کر وہاں دعا نہ کرے، اس لیے کہ بڑے شیطان کے ستون کی رمی کے بعد تینوں دن حاجی کو روانہ ہونا ہوتا ہے، نیز اس کی رمی کے بعد دعا کا ثبوت بھی نہیں ہے، اس کے بعد منیٰ ہی میں یا مکہ آ کر حلق کرالے، ”مُفَرَّد“ کے اوپر قربانی واجب نہیں ہے، ہاں اگر ایسا مسافر ہو یعنی مکہ میں آٹھ تاریخ تک پندرہ دن ہو گئے ہوں، تو اس پر عید الاضحیٰ والی قربانی واجب ہوگی، وہ چاہے وہاں کرے، یا اپنے وطن اطلاع کروا کر وہاں کرادے، حلق کے بعد احرام کھول دے اور مکہ آ کر سہلے کپڑے پہن کر طواف زیارت کر لے اور اس کے بعد ۲ رکعت واجب طواف پڑھ لے، پھر ملتزم پر آ کر دعا کرے، پھر جا کر زمزم پی لے، مفرد (صرف حج کرنے والا) کیوں کہ طواف قدوم میں رمل، اضطباع اور اس کے بعد سعی کر چکا تھا، لہذا اب طواف زیارت میں ”رمل، اضطباع“ اور اس کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں، اور اگر پہلے طواف یعنی طواف قدوم کے ساتھ یہ سب نہیں کیا ہو تو اب طواف زیارت میں رمل، اضطباع اور اس کے بعد سعی کر لے اور اس کے بعد دس کا دن گزار کر رات تک منیٰ آ جائے، اور گیارہ کو زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرے، پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکری مارے، ہر کنکری مارتے ہوئے ”بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ پڑھے، اس کے بعد وہاں دعا کرے، پھر درمیانی شیطان کو کنکری مارے اور وہاں دعا کرے، پھر بڑے شیطان کو کنکری مارے، مگر یہاں دعا نہ کرے، پھر رات منیٰ ہی میں رہے، ۱۲ کو پھر زوال کے بعد اسی ترتیب سے تینوں شیطانوں کی رمی کرے، اور بڑے شیطان کی رمی کے بعد وہاں دعا نہ کرے، پھر مکہ آ جائے اور یہاں جب تک رہنا ہے نقلی طواف کرتا رہے، ۱۳ کے بعد عمرہ بھی کر سکتا ہے، جب مکہ سے گھر یا مدینہ کیلئے واپسی ہو، تو طواف وداع کر کے واپس ہو، یہ طواف واجب ہے، اس طواف میں ”رمل اضطباع“ نہیں ہے اور نہ اس کے بعد سعی ہے، صرف طواف کے بعد کی ۲ رکعت مقام ابراہیم پر پڑھ کر چلا آئے، اتنے افعال سے فریضہ ادا ہو جائے گا اور اتنے افعال پر مالی قدرت پر حج فرض ہو جاتا ہے، البتہ اگر

اللہ وسعت دے تو مدینہ جا کر وہاں کی زیارت، مسجد نبوی میں نمازیں اور متبرک مقامات کی زیارت کا شرف حاصل کرے، جو اس سفر کا بڑا سرمایہ ہے، اگر دعا اور ارادہ کر لیا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ وسعت اور ضروری اسباب مہیا فرمادیں گے، اور اگر وہاں آٹھ دن رہنے کا موقع مل جائے، تو وہاں ۴۰ نمازیں ہو جائے گی جس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

❁ افعال حج افراد ❁

شرط	احرام
سنت	طواف قدوم
رکن	وقوف عرفہ
واجب	وقوف مزدلفہ
واجب	رمی جمرہ عقبہ
اختیاری	قربانی
واجب	سرمنڈانا
رکن	طواف زیارت
سنت	مہیت منیٰ
واجب	سعی
واجب	رمی جمار
واجب	طواف وداع

حج تمتع

”حج تمتع“، یعنی وہ حج جس میں حج کے ساتھ ساتھ حج کے مہینوں میں حج سے پہلے عمرہ کر لیا جائے۔ تمتع میں بمبئی سے ہی صرف عمرہ کا احرام باندھ لے، احتیاط اسی میں ہے، اگرچہ بعض علما جِدہ سے بھی احرام باندھنے کی اجازت دے رہے ہیں، عمرہ کی نیت اس طرح کرے: اے اللہ میں عمرہ کا احرام باندھتا ہوں، آپ اس کو میرے لیے آسان کر دیں اور قبول فرمائیں، پھر ۳ بار تلبیہ پڑھ لے، یہ کلمات تین بار کہہ لے: میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، اے اللہ! آپ کا کوئی شریک نہیں، حمد و نعمت آپ ہی کے لائق ہیں، ملک بھی آپ کا ہی ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔

مکہ پہنچ کر غسل یا وضو کر کے عمرہ کا طواف کرے، طواف کیلئے یہ نیت کرے: اے اللہ! میں طواف کی نیت کرتا ہوں، اس کو میرے لیے آسان فرما دیں، اور قبول فرمائیں، طواف مطاف میں جہاں کالی پٹی بنی ہے، اس کے پاس جا کر حجر اسود کی طرف منہ کر کے ہاتھ کی ہتھیلی اس طرف کر کے چوم لے، اگر ممکن ہو تو خود حجر اسود کو چوم لے، اس کے بعد دائیں طرف سے طواف شروع کرے، طواف کے دوران کعبہ کی طرف نہ دیکھے، درمیان طواف ”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ پڑھتا رہے، رکن یمانی سے حجر اسود تک کے فاصلہ پر وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کے بعد ”وَادْخُلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ“ بھی پڑھتا رہے، جب بھی حجر اسود کے سامنے پہنچے، تو اس کو بوسہ دے سکے تو بوسہ دے یا ہاتھ کے اشارہ کے بعد ہاتھ چوم لیا کرے، جب سات چکر لگا چکے، تو مقام ابراہیم کے سامنے آ کر یا جہاں مطاف میں جگہ ملے وہاں کھڑے ہو کر ۲ رکعت طواف

کے ختم پر پڑھ لے، اس کے بعد سعی کرے، صفا سے شروع کرے مروہ پر ختم کرے، سعی کے بعد دو رکعت نفل مطاف میں کسی بھی جگہ پڑھ لے، اس کے بعد حلق کرا لے، اب احرام کھول کر سلے کپڑے پہن کر مکہ میں رہے، نفلی طواف کرتا رہے، نفلی عمرے بھی کر سکتا ہے۔

۸ ذی الحجہ کو پھر حد و حرم میں حج کی نیت کرے: اے اللہ! میں حج کا احرام باندھتا ہوں، میرے لیے اس کو آسان کر دے اور قبول فرما لے، پھر دو رکعت پڑھ کر تلبیہ پڑھ لے: میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، حمد و نعمت اور حکومت آپ کی ہی ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، تلبیہ کے الفاظ تین مرتبہ کہہ لے۔ پھر منیٰ جائے، وہاں ۹ رتارخ کی صبح تک ٹھہرنا ہے، ۸ رتارخ کی ظہر، عصر، مغرب، عشا، اور ۹ رتارخ کی فجر وہاں پڑھ کر دن نکلنے کے بعد اشراق پڑھ کر عرفات چلا جائے، راستے میں تلبیہ پڑھتا رہے، عرفات میں جو حصہ میدانِ عرفات کہلاتا ہے، وہاں بورڈ لگے ہوئے ہیں، اسی حصے کے اندر دن گزارے، اگر وہاں امام حج کے ساتھ نماز کا موقع ملے، تو ظہر عصر دونوں نمازیں جمع کرے، ایک اذان ہوگی، اس کے بعد ایک تکبیر ہوگی، پھر ظہر ہوگی، ظہر کے بعد پھر عصر کی تکبیر ہوگی، اس کے بعد عصر پڑھی جائے گی، عرفات میں غروب آفتاب تک رہے، غروب سے پہلے ہرگز نہ چلے، غروب کے بعد مغرب پڑھے بغیر مزدلفہ کے لیے روانہ ہو جائے، راستے میں بھی مغرب نہ پڑھے۔

مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشا ایک اذان اور ایک اقامت سے پڑھے، چاہے جماعت سے پڑھے چاہے تنہا، ہر شکل میں دونوں نمازیں ایک ہی وقت میں جمع کر کے پڑھے، عشا کے بعد مغرب اور عشا کی سنتیں پڑھے، ۱۰ ارکی صبح منیٰ آ کر رمی کرے، پھر قربانی کرے، پھر حلق کرائے، حلق منیٰ یا مکہ میں کہیں بھی کر سکتا ہے، حلق کے بعد احرام ختم ہو گیا، اب سلے کپڑے پہن کر ظہر سے پہلے یا ظہر کے بعد طواف زیارت کر لے، اس طواف میں تین چکروں میں ”زل اور اضبطاع“ کرے، لیکن اگر ۸ ذی الحجہ

افعال حج تمتع

شرط	احرام عمرہ
رکن	طوافِ عمرہ مع رمل (رمل سنت ہے)
واجب	سعی عمرہ
واجب	سرمنڈ وانا
شرط	آٹھویں ذی الحجۃ کو حج کا احرام باندھنا
رکن	وقوفِ عرفہ
واجب	وقوفِ مزدلفہ
واجب	رمی جمرہ عقبہ
واجب	قربانی
واجب	سرمنڈ وانا
رکن	طوافِ زیارت
سنت	مبیت منی
واجب	سعی
واجب	رمی جمار
واجب	طوافِ وداع

کوٹنی جانے سے پہلے ایک نفلی طواف رمل اور اضطباع کے ساتھ کر لیا ہو اور سعی کر لی ہو، تو اب ۱۰ اتار تارح کے طواف زیارت کے بعد طواف میں رمل اور اضطباع اور اس کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، صرف طواف زیارت کرے، طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے سامنے کھڑے ہو کر یا مطاف میں کسی جگہ ۲ رکعت پڑھ لے، پھر سعی کرے، سعی کے بعد مطاف میں ۲ رکعت پڑھ لے پھر منی چلا جائے، ۱۱، ۱۲ تک وہاں رہ کر رمی کر کے لوٹ آئے، یہ رمی تینوں جہروں کی زوال کے بعد ہوگی، ۱۲ کی رمی کے بعد مکہ آ کر قیام کرے، وطن لوٹنے سے پہلے تک مکہ میں قیام کے دوران نفلی طواف و عمرے کرتا رہے، وطن واپسی کے وقت طوافِ وداع کر کے واپس ہو، یہ طواف واجب ہے۔

حج قرآن

حج کے مہینوں میں بمبئی سے ہی احرام باندھ کر ۲ رکعت پڑھ کر حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کر لی جائے کہ: اے اللہ! میں حج اور عمرہ کی نیت کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لیے آسان فرمادیں، اور ان کو قبول فرمائیں، پھر اس طرح تین مرتبہ تلبیہ پڑھ لیا جائے، میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، حمد و نعمت اور ملک آپ کا ہی ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔

پھر مکہ شریف آ کر عمرہ کر لیا جائے، عمرہ کے طواف میں رمل اور اضطباع بھی کیا جائے، طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیم کے سامنے پڑھ کر ملتزم پر لپٹ کر دعا کرے، اگر وہاں تک پہنچنا ممکن ہو، اس کے بعد زم زم پینے جائے، اس کے بعد حجر اسود کو بوسہ دے کر یا اس کی طرف ہاتھ سامنے کر کے ان کو چوم کر سعی کو جائے، سعی سے فارغ ہو کر ۲ رکعت سعی کی پڑھے، پھر طواف قدوم کر لے، اگر اس طواف قدوم میں حج کی یعنی طواف زیارت کی بھی سعی کرنی ہو، تو اس طواف میں رمل اور اضطباع بھی کرے، ورنہ ضرورت نہیں۔ طواف قدوم کے بعد قارن کو سعی کر لینا افضل ہے، ورنہ طواف زیارت کے بعد سعی کرنی ہوگی، اس کے بعد ۸ رزی الحجہ تک مکہ شریف میں احرام ہی کی حالت میں رہے، ۸ رزی الحجہ کو منیٰ میں جا کر وہ ہی سب افعال کرے جو حج افراد میں کیے جاتے ہیں، قارن کو دم شکر میں قربانی کرنی ضروری ہے، وہ واجب ہے، جو بڑے جانور میں ساتواں حصہ لے کر بھی ادا ہو جائے گی، دم قرآن کی قربانی کا گوشت قارن کو کھانا جائز ہے۔

دم قرآن کی نیت: میں یہ قربانی قرآن کے شکر میں کرتا ہوں۔

قارن کے لیے یہ نیت ضروری ہے تاکہ دم جنایت سے امتیاز ہو جائے۔ دم قرآن

حدود حرم اور ایام نحر میں دینا واجب ہے۔

طواف زیارت: ۱۰ رزی الحجہ سے لے کر ۱۲ رزی الحجہ کے غروب سے پہلے تک کرنے کی گنجائش ہے۔

احناف کے یہاں قرآن اس لیے افضل ہے کہ قرآن میں حج و عمرہ کی نیت حاجی اپنے وطن کی میقات سے کر کے آتا ہے، گویا حج اور عمرہ دونوں وطنی میقاتی ہیں، بخلاف تمتع کے کہ اس میں وطن کی میقات سے صرف عمرہ کی نیت کر کے آتا ہے اور حج کی نیت مکہ سے کرتا ہے، گویا اس کا عمرہ وطنی میقاتی اور حج مکہ کی ہوتا ہے اور مفر د وطن کی میقات سے صرف حج کی نیت کر کے آتا ہے، اور اگر عمرہ بعد میں کرے گا تو وہ مکہ کی عمرہ ہوگا اس کی نیت مکہ سے ہوگی، اور ظاہر ہے جس عبادت کی نیت جتنی دور اور وطن کی میقات سے ہوگی، اس کی اہمیت اتنی ہی ہوگی، اس لئے قرآن افضل ہے، جیسے ایک آدمی گھر سے وضو کر کے مسجد آئے اور ایک مسجد میں آ کر وضو کرے، دونوں میں فرق ہوگا، گھر سے وضو کر کے مسجد میں آنے والے کا ثواب زیادہ ہوگا۔

افعال حج قرآن

شرط	احرام حج و عمرہ
رکن	طوافِ عمرہ مع رمل (رمل سنت ہے)
واجب	سعی عمرہ
سنت	طوافِ قدوم مع رمل
واجب	حج کی سعی
رکن	وقوفِ عرفہ
واجب	وقوفِ مزدلفہ
واجب	رمیِ جمرہ عقبہ
واجب	قربانی
واجب	سرمنڈانا
رکن	طوافِ زیارت
سنت	مہیتِ منیٰ
واجب	رمیِ جمار
واجب	طوافِ وداع

چند غلطیاں جو حج و عمرہ میں کی جاتی ہیں

احرام کی غلطیاں: بغیر احرام باندھے میقات سے آگے گزر جانا، یہاں تک کہ جدہ یا میقات کے حدود کے اندر پہنچ جانا اور وہاں سے احرام باندھنا غلطی ہے۔

طواف کی غلطیاں: حجرِ اسود سے پہلے طواف شروع کرنا جب کہ واجب یہ ہے کہ طواف کی ابتدا حجرِ اسود سے ہو۔ (۲) طواف کے ساتوں چکروں میں رمل کرنا۔ (۳) حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے لیے شدت سے مزاحمت کرنا کہ نوبت گالی گلوچ اور مار پیٹ تک پہنچ جائے۔ (۴) خانہ کعبہ کے تمام گوشوں کا استلام کرنا جب کہ حجرِ اسود اور رکن یمانی کے علاوہ خانہ کعبہ کے کسی بھی جز کا استلام نہیں ہے۔ (۵) طواف میں آواز بلند کرنا کہ دوسروں کو تشویش ہو۔ (۶) مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعت پڑھنے کے لیے مزاحمت کرنا جب کہ مسجدِ حرام میں کسی بھی جگہ پڑھ لے ادا ہو جائے گی۔

سعی کی غلطیاں: بعض لوگ سعی کے درمیان پورا وقت دوڑتے ہیں، جب کہ سنت صرف دو ہرے ستون کے درمیان دوڑنا ہے۔

میدانِ عرفات کی غلطیاں: (۱) بعض حُجّاج حدودِ عرفات کے باہر ہی پڑاؤ ڈال دیتے ہیں اور باہر سے ہی واپس چلے جاتے ہیں یہ بہت بڑی غلطی ہے اس سے حج فوت ہو جاتا ہے۔

(۲) بعض حاجی غروب سے پہلے ہی عرفہ سے لوٹ جاتے ہیں، ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔

(۳) بعض لوگ جبلِ عرفات کی چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے ازدحام اور دوسروں کی ایذا رسانی کا سبب بنتے ہیں۔

(۴) بعض لوگ دعا کرتے وقت جبلِ عرفات کی طرف رخ کرتے ہیں جب کہ سنت

قبلہ کی طرف رخ کرنا ہے۔

مزدلفہ کی غلطیاں: (۱) کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ مزدلفہ پہنچتے ہی مغرب و عشا سے پہلے کنکریاں چننا شروع کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ کنکریاں مزدلفہ ہی سے ہوں۔

رمی کی غلطیاں: (۱) بعض لوگ رمی کرتے وقت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ بعینہ شیطان کو مار رہے ہیں، اس لیے ان شیاطین کے خلاف غصہ کا اظہار کرتے ہیں اور گالیاں بھی دیتے ہیں جب کہ وہ ستون صرف علامت ہیں۔

(۲) رمی کے لیے بڑے پتھر جوتے یا لکڑی کا استعمال دین میں غلو اور زیادتی ہے، چھوٹی کنکریاں جو بکری کی مینگنی کے برابر ہوں استعمال کرے۔

(۳) رمی کرتے وقت دھکا کی اور مار دھاڑ کرنا خلاف شرع ہے۔

(۴) تمام کنکریاں ایک ساتھ مارنا صحیح نہیں اگر اس طرح کنکریاں ماری تو سب ایک ہی شمار ہوں گی۔

(۵) قدرت رکھتے ہوئے ازدحام سے بچنے کے لیے دوسرے کو کنکری مارنے کے لیے نایب نہ بنائے۔

زیارت مسجد نبوی کی غلطیاں: بعض لوگ زیارت قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دیواروں اور لوہے کی سلاخوں پر ہاتھ پھیرتے ہیں کھڑکیوں میں برکت کے لیے دھاگے باندھتے ہیں، پرچیاں ڈالتے ہیں، یہ سب غلط ہے اور بے ادبی ہے۔

جج بدل

”جج بدل“ یعنی دوسرے شخص سے جج کرنا جج کرانے والے کو آمر (یعنی حکم کرنے والا) کہتے ہیں اور جو دوسرے کے حکم سے جج بدل کرتا ہے اس کو مامور کہتے ہیں۔ عبادات کی تین قسمیں ہیں: (۱) عبادات مالی: جیسے زکوٰۃ، صدقہ، فطرہ یہ نایب کے ذریعے ادا کی جاسکتی ہیں، چاہے ضرورت کی وجہ سے نایب مقرر کرے یا بلا ضرورت۔

(۲) عبادات بدنی: جیسے نماز، روزہ، یہ نایب کے ذریعے ادا نہیں کی جاسکتی ہیں۔

(۳) عبادات مالی اور بدنی دونوں سے مرکب: جیسے جج یہ نایب کے ذریعے سے صرف اس وقت ادا کرائی جاسکتی ہے کہ خود جس پر جج فرض ہو اور ادا کرنے پر قادر نہ ہو اگر خود قادر ہو، تو پھر دوسرے سے نہیں کرا سکتا۔

(۱) جج نفل اور عمرہ نفل دوسرے سے بہر صورت کرانا جائز ہے، یعنی چاہے کرانے والا خود قادر ہو یا نہ ہو۔

(۲) جس شخص پر جج فرض ہو گیا اور ادا کرنے کا وقت ملا، لیکن ادا نہیں کیا اور بعد میں ادا کرنے پر قدرت نہیں رہی عاجز ہو گیا، تو اس پر کسی دوسرے سے جج کرانا فرض ہے، خواہ اپنی زندگی میں کرائے یا مرنے کے بعد جج کرانے کی وصیت کر جائے، اس پر وصیت واجب ہے، اور اگر شرائط وجوب جج تو پائے گئے لیکن ادا کرنے کا وقت نہیں ملا، یا جج کو جاتے ہوئے راستے میں مر گیا، تو اس کے اوپر سے جج ساقط ہو گیا اور اس پر جج کرانے کی وصیت واجب نہیں۔

(۳) احرام کے وقت آمر کی طرف سے جج کی نیت کرنا اگر احرام کے وقت صرف جج کی نیت کی اور جج کے افعال شروع کرنے سے پہلے آمر کی طرف سے نیت کر لی، تب

بھی درست ہے، اگر افعال حج شروع کرنے کے بعد اس کی طرف سے نیت کی، تو حج فرض آمرکا نہ ہوگا اور خرچہ آمرکا واپس کرنا لازم ہے۔

(۴) زبان سے یہ کہنا کہ فلاں کی طرف سے احرام باندھتا ہوں، افضل ہے ضروری نہیں، دل سے نیت کرنا کافی ہے۔

(۵) اگر آمرکا نام بھول گیا، تو صرف آمر کی طرف سے نیت کر لینا کافی ہے۔

(۶) کسی شخص پر حج فرض تھا اور اس کے حکم سے کسی نے اس کی طرف سے حج کیا اور فرض یا نفل کی کچھ نیت نہیں کی تو آمر کا حج فرض ادا ہو جائے گا اور اگر نفل کی نیت کی تو حج فرض ادا نہ ہوگا۔

(۷) جس شخص نے اپنا حج نہیں کیا اگر وہ کسی دوسرے کا حج کرے تو حج ہو جائے گا، لیکن مکروہ ہے۔

(۸) عورت کو مرد کی طرف سے یا عورت کی طرف سے حج کرنا جائز ہے، اگر محرم ساتھ ہو اور شوہر اجازت دے، مگر مرد سے کرنا افضل ہے۔

(۹) ایسے شخص سے حج کرنا افضل ہے جو عالم باعمل اور مسائل سے خوب واقف ہو اور اپنا حج فرض پہلے کر چکا ہو۔

(۱۰) جس آمر نے حج کا حکم کیا، مامور نے اس سال حج نہیں کیا، بلکہ دوسرے سال کیا، تو آمر کا حج ہو جائے گا اور مامور پر ضمان واجب نہ ہوگا۔

(۱۱) حج کے بعد مامور کو آمر کے وطن لوٹ کر آنا افضل ہے اگر مکہ مکرمہ میں رہ گیا، تب بھی کچھ حرج نہیں۔

(۱۲) حج بدل کرنے والے کو اتنا خرچ ملنا چاہیے کہ آمر کے وطن سے مکہ مکرمہ تک جانے اور واپس آنے کو متوسط طریق سے کافی ہو کہ نہ تنگی ہو اور نہ فضول خرچی۔

(۱۳) جس شخص پر حج فرض ہو چکا اور ادا کرنے کا وقت ملا ہے، لیکن ادا نہیں کیا، اس پر حج کرانے کی وصیت کرنی واجب ہے، اگر بلا وصیت مر جاوے گا تو گنہگار ہوگا، لیکن اگر حج فرض ہونے کے بعد اسی سال حج کو گیا اور راستہ میں مر گیا تو اس پر حج کرانے

کی وصیت واجب نہیں۔

(۱۴) حج بدل کرنا حج نفل کرنے سے افضل ہے۔

حج تمتع کرنا: حج بدل میں تمتع کرنے کا مسئلہ ذرا پیچیدہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تمتع میں حج کا احرام آمر کی میقات سے نہیں ہوتا، بلکہ مکہ مکرمہ میں ۸ ذی الحجہ کو باندھا جاتا ہے۔ اس لیے محتاط علما نے حج بدل میں تمتع کی ممانعت کی ہے، بہتر یہ ہی ہے کہ حج بدل کرنے والا حج افراد کرے اگر آمر نے تمتع کی اجازت دی ہو تو بعض نے اس کی اجازت سے تمتع کی اجازت دی ہے اختلاف سے بچنے کے لیے ”افراد“ کرنا ہی بہتر ہے۔

حج بدل میں جانے والا حج افراد کرے، لیکن حج بدل میں بھیجنے والا حج قرآن کی اجازت دے تو حج قرآن بھی کر سکتا ہے، البتہ جانے والے کو قربانی خود اپنے پیسے سے کرنی پڑے گی یا پھر آمر نے اس کی بھی اجازت دی ہو، اسی طرح اچھا یہ ہے کہ حج بدل میں جانے والا حج تمتع نہ کرے اگرچہ آج کل بعض دشواریوں کی وجہ سے گنجائش دی ہے، چنانچہ ”۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء کو محمودیہ حال دیوبند میں ادارہ مباحث فقہیہ کی جانب سے منعقدہ چھٹے فقہی اجتماع میں“ یہ تجویز اتفاق رائے سے منظور ہوئی ہے جو یہ ہے: حج بدل کا اصل حکم تو یہی ہے کہ مامور حج افراد کرے، لیکن اگر آمر یا وصی تمتع کی اجازت دے، تو تمتع درست ہے اور اگر آمر دم تمتع کی بھی اجازت دے چاہے اجازت صراحۃً ہو یا دلائل تو قربانی بھی اسی کی طرف سے کر سکتا ہے، ورنہ مامور اپنی طرف سے قربانی کرے۔

(نوٹ: (۱) جس پر خود حج فرض نہیں ہے اور اس نے پہلے حج نہیں کیا ہے، اس کو حج بدل کے لیے جانا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لیے اس کو بھیجا جائے جس نے اپنا حج کر لیا ہو۔

(۲) جس پر حج فرض ہو گیا ہے اور ابھی ادا نہیں کیا ہے، اس کو حج بدل کے لیے جانا جائز نہیں ہے۔

عمرہ

عمرہ: عمرہ کے معنی لغت میں مطلق زیارت کے ہیں اور اصطلاح میں میقات یا حل سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے ہیں؛ عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں؛ عمرہ تمام عمر میں ایک مرتبہ بشرط استطاعت و قدرت سنت مؤکدہ ہے۔ عمرہ کے لیے میقات سے مثل احرام حج عمرہ کا احرام باندھے اور احرام کے محرمات و مکروہات سے بچے اور مکہ مکرمہ میں ان ہی آداب کو ملحوظ رکھ کر داخل ہو، جو پہلے گذر چکے ہیں اور مسجد حرام میں باب السلام سے داخل ہو اور بعض نے کہا ہے کہ باب العمرہ سے داخل ہو اور پھر ”زل“ و ”اضطباع“ کے ساتھ طواف کرے اور پہلے استلام حجر اسود کا کرے، تلبیہ موقوف کر دے اور طواف کے بعد دو گانہ طواف پڑھ کر حجر اسود کا استلام کر کے باب الصفا سے نکل کر مثل حج سعی کرے اور حجامت بنوا کر حلال ہو جائے اور سعی کے بعد دو رکعت مطاف کے کنارے پر پڑھے، بس عمرہ ہو گیا۔

فرائض عمرہ: عمرے میں دو فرض ہیں: (۱) حرام (۲) طواف، اور احرام کے لیے تلبیہ اور نیت دونوں فرض ہیں، اور طواف کے لیے صرف نیت فرض ہے۔

واجبات عمرہ: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا، سر کے بالوں کو منڈوانا۔

عمرہ تمام سال میں کرنا جائز ہے، صرف پانچ روز (یعنی ۹ رزی الحجہ سے ۱۳ ارتک) میں عمرہ کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ: رمضان میں عمرہ کرنا مستحب اور افضل ہے، رمضان کا عمرہ ایک حج کے برابر ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے عمرے کا ثواب اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو۔

مسئلہ: مُتَمَتِّع مکہ معظمہ کے دوران قیام حج سے پہلے جتنے چاہے نفلی عمرے کر سکتا ہے۔

مقامات قبولیت دعا

یوں تو مکہ معظمہ میں ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے، لیکن بعض خاص خاص مقامات پر خصوصیت سے دعا قبول ہوتی ہے اس لیے ان مقامات پر خصوصی طور پر دعا کرنی چاہیے۔

- (۱) مطاف: یعنی طواف کرنے کی جگہ۔
- (۲) ملتزم: یعنی بیت اللہ کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان، جو بیت اللہ کی دیوار ہے۔
- (۳) میزابِ رحمت: یعنی بیت اللہ کے پرنا لے کے نیچے۔
- (۴) بیت اللہ شریف کے اندر۔
- (۵) زم زم کے کنویں کے پاس۔
- (۶) مقام ابراہیم کے پیچھے۔
- (۷) صفا پہاڑی پر۔ (۸) مروہ پہاڑی پر۔
- (۹) سعی: یعنی صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کی جگہ میں، خصوصاً ”میلین اخضرین“ کے درمیان۔
- (۱۰) میدانِ عرفات میں۔
- (۱۱) مزدلفہ میں، خصوصاً مشعر حرام میں۔
- (۱۲) منیٰ میں۔ (۱۳) جمرات کے پاس۔
- (۱۴) بیت اللہ پر نظر پڑنے کے وقت۔
- (۱۵) حطیم کے اندر۔
- (۱۶) رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان۔

زائرین حرم کے لیے ضروری ہدایات

(۱) اظہارِ حیثیتِ عرفی سے اجتناب: حج کا سفر اور حج کی عبادت کیونکہ سراپا عجز و نیاز اور بندے کی طرف سے اپنی بندگی، غلامی اور سراسر افگندگی کا مکمل مظاہرہ ہے، اس لیے اس موقع کا تقاضا ہے کہ اہل ثروت، سجادگان اور ذی وجاہت شخصیات کی حیثیتِ عرفی جو اپنے مقام پر ان کو حاصل ہے اور متوسلین کے جو حلقے ان کے ارد گرد قائم رہتے ہیں، یہ حضرات اس حیثیتِ عرفی کا ظہور کم از کم حرمین شریفین جیسے مقدس ترین مقامات اور حضور کے دربارِ عالی کی حاضری کے وقت نہ ہونے دیں۔ متوسلین کو اس موقع پر پیچھے پیچھے چلنے اور حلقے بنانے سے روکیں اور اس مقام پر اپنی عاجزی اور بندگی کو اس طرح ظاہر ہونے دیں کہ اس دربار میں آکر بڑے سے بڑا بادشاہ، سجادہ نشین بھی ایک عام انسان کی طرح عاجز اور بے حیثیت بندے کی طرح تنہا اور محتاج نظر آئے۔ اپنے مقام پر حاصل حیثیتِ عرفی یہاں قطعاً ظاہر نہ ہونے دے، مجمع میں ایسے رل مل جائیں کہ گویا وہ ایک عام انسان ہے، ان کے لیے کوئی ہٹو بچو کی آواز نہ لگ رہی ہو؛ نہ ان کے لیے لوگوں کو روکا و ہٹایا جا رہا ہو؛ مطاف خالی کرایا جا رہا ہو انبیاء و انقیاء کی یہی شان حج کے موقع پر رہا کرتی تھی۔

(۲) سفر حج کے دوران گوشت خوری: آج کل حلال گوشت کا معاملہ بڑا مشکوک ہے، اچھا یہ ہے کہ ہوائی جہاز میں اسی طرح مکہ، مدینہ میں ہوٹلوں میں غیر ممالک سے آنے والے مرغی وغیرہ کے گوشت کے بجائے دہی، چاول، سبزی، پھلوں اور انڈے وغیرہ پر گزارا کر لیں، جہاں تک جواز کا تعلق ہے تو پیکٹ پر حلال لکھے ہونے کی شکل میں استعمال کیا جاسکتا ہے؛ اس سلسلے میں ہر شخص کو شریعت تحقیق کا مکلف نہیں گردانتی۔ ایک صالح اور متدین مسلمان حلال ہونے کی خبر دیدے تو معتبر

نہجی جائے گی۔

(۳) لڑنے جھگڑنے سے اجتناب: حج کے سفر اور مقامات مقدسہ کے قیام کے دوران چونکہ مختلف ملکوں کے مختلف المزاج لوگوں سے ملنا جلنا ہوتا ہے، زبان بھی اجنبی ہوتی ہے، تو بعض لوگوں کے عمل یا قول سے ناگواری پیش آتی ہے، جس کی وجہ سے بعض مرتبہ لڑائی بھڑائی اور گالی گلوچ تک کی نوبت آ جاتی ہے، بلکہ بعض مرتبہ خود اپنے رفقاء حج حتیٰ کہ فیملی کے افراد سے بھی بعض مواقع پر ان کی سوئے تدبیر یا کسی موقع پر غیر معمولی تاخیر یا کسی قیمتی اور ضروری سامان یا کاغذات کے محفوظ نہ رکھنے پر غصہ آ جاتا ہے اور مار پیٹ کو سننے گالی تک معاملہ پہنچ جاتا ہے؛ اس کی وجہ سے حج کی اس عبادت سے پیدا شدہ روحانیت اور فیض مجروح ہو جاتا ہے؛ اس لیے ہر وقت یہ تصور قائم رکھیں کہ یہ سب انسان اللہ کے بندے اور اس کا کنبہ ہیں، ہم سب اس وقت اللہ کے مہمان ہیں، اور اس کے گھر (بیت اللہ) آئے ہیں، یا حضور کے دربار میں؛ مدینہ پاک آئے ہوئے ہیں، سبھی حضور کے مہمان ہیں اس موقع پر ایک مہمان کا دوسرے سے لڑنا میزبان کی ناراضگی کا باعث ہوگا، نیز یہ تصور کریں کہ جو ناراضگی اور اذیت پیش آئی یہ مقدر تھی، اور ہمارے ہی اس پاک جگہ کسی قصور کی سزا ہوگی؛ اللہ معاف فرمائیں انشاء اللہ یہ اذیت ہی ہمارے اس قصور کا کفارہ بن جائے گی اگر اس خیال کو ایسے موقع پر بیدار کیا جائے گا، تو لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ کا صدور نہ ہوگا اور ایک دوسرے کو معاف کرنے کا ذہن بنے گا۔

کیوں کہ قدرت اس سفر میں ان حالات کے پیش آنے سے واقف تھی، اس لیے جدال وغیرہ سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

(۴) غیبت جھوٹ وغیرہ سے اجتناب: حج کے مبارک ایام میں لوگ حرم شریف، مطاف اور اسی طرح مسجد نبویؐ میں بیٹھے بیٹھے اپنے رفقاء کے ساتھ جھوٹ غیبت اور بکواس میں وقت ضائع کرتے ہیں، جب کہ جگہ کی عظمت کی وجہ سے ان

گناہوں کا عذاب شدید ہو جاتا ہوگا؟ اچھا تو یہ ہے کہ ان مقامات میں ذکر و اذکار، طواف، تلاوت و تسبیحات و نوافل میں مشغول رہیں اگر اس کی توفیق نہ ہو، تو کم از کم خاموش ہی رہیں۔

(۵) معلم اور صاحبِ ٹور کے ساتھ برتاؤ: حجاج کرام حج کے دوران معلم اور صاحبِ ٹور کی برائیوں، ان کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں اور بد نظمی نیز دیکھ بھال میں کمی، کھلانے پلانے میں کوتاہی کرنے اور معقول شکایتوں پر کان نہ دھرنے کے شکوہوں میں لگے رہتے ہیں، ان کو ظالم اور خود کو مظلوم مان کر ان کی غیبت کا جواز پیدا کرتے ہیں۔

حالاں کہ حج کے سفر میں بعض دشواریوں کا پیش آنا فطری بات ہے، گھر جیسا آرام اور سہولت سفر میں ممکن نہیں؛ اگرچہ معلمین اور ٹور والوں کی کوتاہی اور بے توجہی کو بھی دخل ہوتا ہے؛ مگر اس خیال کو تصور میں لا کر کہ حج میں بقدر مشقت ثواب ملتا ہے اور کسی کو معاف کر دینا زیادہ حوصلہ کی بات ہے؛ صبر و شکر سے یہ مختصر وقت گزار کر سب بندگانِ خدا کی طرف سے صاف دل لے کر گھر واپس ہونا ہی دراصل اس عبادت کا حقیقی نفع ہے۔

(۶) مکہ المکرمہ اور مدینہ طیبہ: ان مقامات سے محبت اور وہاں کی حاضری کی سعادت کی حقیقی قدر یہ ہے کہ وہاں کے قیام کے دوران مہمانِ رحمن اور مہمانِ رسول اپنے میزبان کی ضیافت کی قدر کریں، وہاں کسی بھی کھانے پینے کی چیز رہائش، دوکانداروں، مزدوروں اور ڈرائیوروں وغیرہ کی برائیوں میں نہ لگیں، نہ لڑیں بھڑیں میزبان اس کو پسند نہیں کرتے؛ مہمان کو تو میزبان کے یہاں کی ہر چیز کی تعریف اور وہاں کے قیام کو مبارک جان کر تعریف کرتے رہنا چاہئے، ورنہ بعض دفعہ ان امور پر خدا کی طرف سے سخت گرفت ہو جاتی ہے اور بھگایا جاتا ہے کہ جب ہمارے یہاں کی کوئی چیز تم کو پسند نہیں تو یہاں آنے اور رہنے کی کوئی ضرورت نہیں، نکل جائیے، اللہ

اس ناراضگی سے حفاظت فرمائے (آمین)

(۷) حجاج کرام کی غلط روش: بعض حجاج کرام کی یہ عادت ہوتی ہے کہ حج کے سفر سے واپسی کے بعد لوگوں سے اس سفر کی مشقت اور قیام کی دشواری اور وہاں کے لوگوں کے برتاؤ کی ایسی بھیانک تصویر پیش کرتے ہیں کہ بعض طبائع کو اس سفر سے نفرت ہو جاتی ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا مشقت بھرا سفر تو ہم سے قطعاً ناممکن ہے، وہ حج کرنے سے رک جاتے ہیں؛ یہ عادت انتہائی خطرناک ہے، اس سے آپ دوسروں کو ہمت دلانے کے بجائے ان پر فرض عبادت کو ادا کرنے سے روکنے باعث بن جاتے ہیں؛ اللہ اس عادت سے حجاج کرام کی حفاظت فرمائے۔

ان کو تو اس سفر کو انتہائی سہولت والا اور سب کے ساتھ مل کر ادا کی جانے والی عبادت کے لطف کو بیان کرنا چاہئے یہی محبت کا تقاضا ہے۔

(۱) بعض مرتبہ حاجی صاحبان احرام باندھ لیتے ہیں، ۲ رکعت احرام کی نماز پڑھ لیتے ہیں؛ عمرہ یا حج کی یا اگر قارن ہے تو عمرہ و حج دونوں کی نیت کر لیتے ہیں اور لبیک پڑھ لیتے ہیں؛ لیکن جب یہ سب کر کے اتر پورٹ پہنچتے ہیں تو وہاں اچانک اعلان ہوتا ہے کہ جہاز کینسل ہو گیا دوسرے دن جائے گا، یا دو، تین دن بعد جائے گا، اب حاجی نیت کر چکا، لبیک پڑھ چکا، اب اس کو کئی دن تک احرام کی جملہ پابندیوں کے ساتھ رہنا پڑتا ہے، جو دشوار ہوتا ہے۔

اس لیے بہتر یہ ہے کہ غسل یا وضو کر کے احرام باندھ لیں، ۲ رکعت نماز بھی پڑھ لیں، لیکن نیت اور لبیک جہاز میں بیٹھنے اور جہاز کے پرواز کرنے کے ایک گھنٹے بعد کریں تا کہ اگر بھی جہاز کینسل ہو تو احرام کی پابندی نہ کرنی پڑے۔

(۲) حاجی صاحبان جہاں ٹھہرے ہوں وہیں غسل یا وضو کر کے احرام باندھ کر اتر پورٹ آئیں، بعض بلا احرام کے اتر پورٹ آ جاتے ہیں اور پھر حاجیوں کے ٹیمپ میں سب کے سامنے کپڑے اتار کر دوسروں سے احرام بندھواتے ہیں؛ بلکہ بعض

تو سب کے سامنے بغل کے بال بھی کیمپ کے خدام سے بنواتے ہیں؛ بعض جوتے پہن کر آتے ہیں، چپل نہیں لاتے احرام بندھوا کر کیمپ والوں ہی کو ان کو اپنے پاس سے چپل پہنانا پڑتی ہے کیمپ میں یہ منظر سب کے سامنے شرم و حیا کے خلاف ہے۔

(۳) اب منیٰ مکتہ المکرمہ کی حدود میں داخل ہو گیا ہے، دونوں کی میونسپلٹی ایک ہے، اس لیے اب اگر حاجی کو منیٰ رہتے ہوئے پندرہ دن نہ ہوئے ہوں تو اس کو مکہ، منیٰ، عرفات، مزدلفہ ہر جگہ نماز قصر ہی پڑھنا چاہئے اور اگر ۱۲ تاریخ کو غروب سے پہلے مکہ آ کر مدینہ طیبہ جانے سے پہلے پندرہ دن مکہ میں رہنا ہو، تو اس حاجی پر قرآن یا تمتع کی قربانی کے علاوہ مقیم ہونے کی وجہ سے ذی الحجہ کی واجب قربانی بھی ضروری ہے، چاہے وہاں کرے یا اپنے وطن اطلاع دے کروطن میں کرادے۔

(۴) اگر کسی شہر کا رقبہ مسافت سفر شرعی (جو ایک قول کے مطابق سواستتر کلومیٹر اور دوسرے قول کے مطابق ۸۸ کلومیٹر ہے) سے زائد ہو جیسے بمبئی شہر جو لمبائی میں اس مقدار سے زیادہ طول میں پھیلا ہوا ہے، وہاں جب تک شہر سے نکل کر مسافت شرعی کا ارادہ نہ کرے پوری نماز پڑھے، اس لیے کہ اس مسافت کا اعتبار شہر سے باہر جانے پر ہے، نہ کہ شہر ہی کے اندر کی مسافت پر۔

حج کے سفر کے دوران عورتوں کو خصوصی ہدایات

حج کے سفر میں جانے والی خواتین کو چاہیے کہ وہ محرم کے بغیر سفر نہ کریں، سفر میں صحت کا خیال رکھیں، اگر مانع حیض دوا سے نقصان نہ پہونچتا ہو، تو اس سفر میں اس کا استعمال کر سکتی ہیں، تا کہ طواف وغیرہ کے موقع پر تاخیر کی زحمت نہ ہو، بچے وغیرہ ساتھ ہوں، تو ان کی ضرورت کا سامان ساتھ رکھیں، اپنے معلم اور صاحب ٹور کا پتہ معلوم کر لیں، جہاں قیام ہو اس بلڈنگ کا پتہ اسی طرح منیٰ، عرفات میں خیمہ نمبر اس کے آگے پیچھے بنی عمارت یا خیموں کی شناخت کر لیں، اس سفر میں کھوجانے اور

رفقائے سفر سے بچھڑ جانے کا خطرہ رہتا ہے، اس لئے جہاں بٹھایا جائے یا رکنے کو کہا جائے، اس جگہ پر ہی بیٹھی رہیں۔ محرم کے آنے تک وہاں سے نہ ہٹیں، ورنہ پھر ڈھونڈنا دشوار ہوتا ہے، اجنبی پر اعتماد کر کے اس کے ساتھ ہرگز سوار نہ ہوں اچھی سے اچھی متبرک اور مقدس جگہ پر بھی کچھ شیطان موجود رہتے ہیں، خصوصاً عورتوں کو ہر جگہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ اجنبی آدمی طواف کرنے اور دعائیں پڑھوانے کے بہانے عورتوں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چلتے ہیں، یہ حرام ہے، ہرگز ایسا نہ کریں، اپنے سامان کی حفاظت کریں؛ اچھی جگہ بھی چوری ہو جاتی ہے، اجنبی کی بات پر اعتماد کر کے اس کے ساتھ نہ چلیں، اگر کسی جگہ جانا ہے، چاہے رفیق سفر عورتوں ہی کے ساتھ جانا ہو، تب بھی اس کی اطلاع اور واپسی کا وقت اپنے محرم کو بتلادیں، نمازیں اپنے قیام کی جگہ ہوٹل یا بلڈنگ کے روم پر ہی پڑھیں، حرم میں نماز کے لیے جانے کی زحمت نہ اٹھائیں، عورتوں کی نماز حرم یا مسجد نبویؐ میں جا کر جماعت سے پڑھنے سے افضل اپنے مکان پر ہی پڑھنا ہے، اس کو حرم کا ایک لاکھ ثواب بلکہ اس سے زیادہ شرعی حکم ماننے پر گھر میں پڑھنے پر ہی مل جائے گا۔ عورتیں صرف طواف اور سعی منیٰ عرفات مزدلفہ اور جمرات کی رمی ہی کیلئے گھر سے باہر نکلیں، پھر بھی اگر حرم میں جماعت سے ہی نماز پڑھنے پر دل مجبور کرے، تو کسی ایک یا دونوں نمازوں میں عشا اور فجر میں اپنے محرم کے ساتھ مسجد جائیں اور جہاں عورتیں نماز پڑھتی ہیں اس حصے میں پڑھیں اور جہاں اپنا محرم بٹھا کر جائے، وہیں نماز پڑھ کر بیٹھیں رہیں اور جب اپنا محرم وہاں آ کر لے جائے، تب اس کے ساتھ جائیں، ہوٹل کے کمرے میں اگر اکیلی ہوں، تو کمرے اندر سے بند رکھا کریں اور اپنے محرم کی آواز پہچان کر ہی کھولا کریں، بہر حال ہر اجنبی سے چوکنا رہیں، یہ نہ سمجھے کہ یہ تو مقدس جگہ ہے، یہاں چور لطفگے نہ ہوں گے، شیطان ہر جگہ ہوتے ہیں، ابھی بعض سیاہ فام عورتیں بھی ڈرا دھمکا کر پیسے اینٹھ لیتی ہیں، ان سے بھی چوکنا رہیں، استنجے کے لیے بھی رفیق سفر عورتوں کے ساتھ جائیں اور راستہ یاد رکھیں تاکہ آتے جاتے کھونہ جائیں، اگر پتہ یاد نہ رہتا ہو، تو اپنے دوپٹے کے

پلو پر لکھوالیں، اپنے برقع کے پیچھے گوٹے کا کوئی ستارہ یا کوئی نشان بنا کر لگالیں تاکہ اپنا محرم دور سے پہچان سکے اور تلاش میں دشواری نہ ہو، دعا، تلاوت، ذکر واذکار اور طواف میں زیادہ اوقات کو مصروف رکھیں، طواف اپنے محرم کے ساتھ رات کے اوقات میں کریں، مطاف میں ہجوم سے بچ کر دور دور طواف کریں، مجمع سے الگ رہیں اور حجر اسود کا بوسہ لینے پر ہجوم کے دھکے کھانے کی زحمت نہ کریں، دور سے کالی پٹی کے پاس سے ہاتھوں کے اشارے سے استلام کر لیں، حطیم میں داخل ہونے کا موقع مل جائے تو داخل ہو کر دو رکعت پڑھ لیں، اپنے اس سفر میں لڑنے بھڑنے غصہ کرنے اور روٹھنے سے پرہیز کریں، پردے کا اہتمام رکھیں۔

عورتوں کے لیے دواہم مسئلے

(۱) کسی عورت نے تمتع کی نیت سے احرام باندھا اور مکہ معظمہ پہنچنے سے پہلے یا مکہ معظمہ پہنچنے کے بعد عمرے کا طواف کرنے سے پہلے ہی اس کو حیض یا نفاس شروع ہو گیا اور خون جاری رہا، یہاں تک کہ ۸ روزی الحجۃ یعنی منی جانے کا دن آ گیا، تو ایسی عورت عمرہ ترک کر دے اور ممنوعات احرام (خوشبو لگانا، ناخن کاٹنا وغیرہ) میں سے کوئی فعل کر کے سر کے بال کھول کر، اس میں تیل ڈال کر تنہی کر کے، عمرہ کا احرام کھول دے، پھر صفائی کا غسل کر کے ”حج کا احرام“ باندھ کر تلبیہ پڑھ لے اور منی چلی جائے اور حج کے تمام افعال ادا کرتی رہے، اور حیض یا نفاس بند ہونے کے بعد پاکی کا غسل کر کے طواف زیارت اور سعی کرے، اور اس عورت کا حج، ”حج افراد“ شمار ہوگا۔

حج سے فراغت کے بعد اس چھوڑے ہوئے عمرہ کی قضا کی نیت سے ایک عمرہ کر لے اور دم دے، یہ وہ دم ہے جو سابق عمرہ چھوڑنے کی وجہ سے واجب ہوا تھا۔ ایسی عورت پر ”حج تمتع“ کے شکرانے کا دم واجب نہیں ہے، اس لیے کہ اس

کا حج، ”حج افراد“ ہوا ہے، اور حج افراد کرنے والے پر قربانی نہیں ہے۔
(خیر الفتاویٰ: ۲۳۳/۴، یعنی شرح بخاری: ۱۲۳/۱۰، مشکوٰۃ: ۳۰۶/۵-۳۰۷)

نوٹ: جس عورت کو اپنی عادت کے مطابق اس بات کی امید نہ ہو کہ وہ پاک ہو کر ایام حج سے پہلے عمرہ ادا کر سکے گی، اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ ”حج افراد“ کا احرام باندھے، تاکہ عمرہ چھوڑنے کی وجہ سے جو دم واجب ہوتا ہے، وہ لازم نہ آئے۔

۲۴ تا ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۷ء حج ہاؤس ممبئی میں منعقد ہونے والے دسویں فقہی سیمینار میں حج و عمرہ سے متعلق جو اہم تجاویز اور فیصلے سامنے آئے تھے، ان میں تجویز نمبر ۱۰، حسب ذیل قرار پائی تھی۔

(۲) تجویز نمبر: (۱۰) اگر طواف زیارت سے پہلے کسی عورت کو حیض یا نفاس کا خون آجائے اور اس کے پہلے سے متعین پروگرام میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ وہ حیض سے پاک ہو کر طواف زیارت کر سکے تو اس کے لیے اولاً تو ضروری ہے کہ ہر ممکن کوشش کے ذریعے (پاک ہو کر طواف زیارت کر سکے، اتنے وقت تک کے لیے اپنا سفر مؤخر کر والے) اگر یہ ممکن نہ ہو، تو حالت حیض ہی میں طواف زیارت کر لے اور ایک بڑے جانور کی قربانی دم جنایت کی نیت سے کرے، اس طرح کرنے سے اس کا طواف زیارت ادا ہو جائے گا اور جملہ پابندی سے مکمل حلال ہو جائے گی۔

حج میں خریداری

حُجّاج کرام کو حج کے سفر کے دوران خرید و فروخت سے منع نہیں کیا گیا ہے، سامان کی خرید و فروخت حاجی کو جائز ہے، مگر خرید و فروخت کو حج کا مقصد نہ بنائیں، کہ اس سفر کا مقصد ہی تجارت اور اس میں انہماک بن جائے، رات و دن حرم کی نماز چھوڑ کر بازار کے چکر کاٹتے رہنا، اور سامان کی خریداری میں لگے رہنا، اور پھر اس کی حفاظت اور اس کی پیکنگ میں مصروف رہنا، اور حرم میں نماز کو نہ جانا، اور اگر جائیں

بھی تو ہر وقت خیال ادھر رکھنا کہ کیا خرید چکے اور کیا خریدنا باقی ہے، کس رشتے دار اور کس دوست کے لیے کیا کیا اور لینا ہے؟ بلکہ بعض لوگ جج کو جلد اس لیے نہیں جاتے کہ احباب کے لیے تحفے لانے کو جتنا پیسہ چاہیے اور واپسی پر جو بڑی دعوت ریا اور نمود کے لیے کرنی ہے، اس کا ابھی بندوبست نہیں ہوا ہے۔

جج کو جاتے ہوئے اور واپسی پر غیر ضروری خرچ

بعض جج گج میں جانے والے حاجی کو گھوڑے پر بٹھا کر پورے شہر میں گھمایا جاتا ہے، اور اس جلوس میں مرد عورتیں مخلوط طور پر گلی گلی پھرتے ہیں اور جانے والے کو پھولوں سے لاد کر خوب تشہیر کی جاتی ہے، تاکہ سارے شہر کو اس جج میں جانا معلوم ہو جائے، اسی طرح واپسی میں بھی یہ نالک ہوتا ہے، بلکہ اور زیادہ دھوم دھام کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، اور پھر جج کو جاتے ہوئے اور واپسی میں بمبئی یا جہاں سے روانہ ہونا ہے وہاں بہت سے رشتے دار اور احباب پہنچ جاتے ہیں اور ان سب کا قیام کھانا پینا سب حاجی کے ذمہ ہوتا ہے، ان سب فضولیات پر اتنا خرچ ہوتا ہے جو سفر جج کے خرچ سے دو گنا ہو جاتا ہے، خدا کے واسطے اپنی اس مقدس عبادت کو ان تمام ریا نمود کی رسموں سے بچائیے اور اپنی عبدیت کی حفاظت کیجئے۔

جج سے واپسی کے بعد کی زندگی

حاجی کو چاہیے کہ اتنی بڑی عبادت کی توفیق ملنے پر شکر و احسان کے جذبات کے ساتھ اب اپنی زندگی کو اس طرح گزارے کہ جو گناہ اور معصیت معاف کرا کر لوٹا ہے، اب اپنے اوقات کو پھر گناہوں سے ملوث نہ کرے، پاکباز زندگی گزارے، تاکہ

دوسرے لوگ اس کو دیکھ کر یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ واقعتاً جج زندگی بدل دیتا ہے، عبادت، عقائد، معاملات، معاشرت، معیشت ہر اعتبار سے اپنے آپ کو شرعی حدود میں رکھنے کی پوری کوشش کرے۔

اہل اللہ کے جج کی کیفیت

جب آدمی جج کا ارادہ و عزم کرے، تو اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ ہی تمام گناہوں کو چھوڑنے کا عہد کرے جن کا ارتکاب یہ اب تک کرتا رہا ہے، احرام باندھتے وقت کپڑے اتارے، تو یہ سوچے کہ میں نے غیر اللہ کو اپنے سے جدا کر دیا، جب احرام کے لیے وضو یا غسل کرے تو یہ سوچے کہ ہر گناہ کی گندگی سے پاکی حاصل کرتا ہوں، جب لبیک پڑھے تو یہ تصور کرے کہ اللہ کی طرف سے مجھ کو جواب مل رہا ہے کہ اے میرے بندے، تو کیا چاہتا ہے میں تیرے پاس حاضر ہوں، اور جب حرم میں داخل ہو، تو یہ عزم کرے کہ میں ہمیشہ کے لیے حرام چیزوں کے ترک کرنے کا ارادہ کرتا ہوں، پھر جب مکہ کی زیارت کرے تو یہ سمجھے کہ میں دوسرے عالم میں آ گیا ہوں، جب مسجد حرام میں داخل ہو، تو اپنے آپ کو اللہ کے قریب ہوتا ہوا محسوس کرے، اور جب کعبۃ اللہ کی زیارت کرے تو اس کو وہ چیز نظر آئے جس کے لیے اس نے یہ سفر کیا ہے، طواف میں ”رمل“ کرے تو اس کو وہ چیز نظر آئے جس کے لیے اس نے یہ سفر کیا ہے، بھگتا ہوا محسوس کرے، اور پھر جب حجر اسود کا بوسا لے تو یہ تصور کرے کہ میں گویا بدرجہ کا بوسا لے رہا ہوں، جب مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے، تو یہ سمجھے کہ میں اللہ سے بیحد قریب ہو کر راز و نیاز کی باتیں کر رہا ہوں، جب صفا پر چڑھے، تو یہ تصور کرے کہ میں نے قلب کو ہر قسم کی برائی سے صاف کر لیا ہے، جب مروہ پر چڑھے تو یہ تصور کرے کہ میں نے تمام برائیوں کو نیچے چھوڑ دیا ہے، صفا و مروہ

کے درمیان سعی کے دوران یہ تصور کرے کہ میں دنیا کے تمام علاقے سے بھاگ کر اللہ کی طرف متوجہ ہو رہا ہوں، مسجد خیف میں داخل ہو تو دل میں خوفِ الہی طاری کرے، عرفات میں اس معرفت کا تصور کیا جائے کہ ہم دنیا میں کیوں آئے؟ کیا کر رہے ہیں؟ اور آخر میں ہم کو کہاں جانا ہے؟ مزدلفہ میں پوری طرح وصول اور نسبت مع اللہ کا تصور کرے، منیٰ میں قربانی کے وقت اپنے نفس کی قربانی کا خیال جمایا جائے، رمی کے وقت شیطانی فریب کو ختم کرنے اور اس کی چالوں کو کچلنے کا تصور کیا جائے، طوافِ زیارت کے وقت اللہ تعالیٰ کی زیارت کا تصور کیا جائے، جو انشاء اللہ آخرت میں نصیب ہوگی، جب احرام اتار کر حلال ہو، تو یہ عہد کرے کہ میں ہمیشہ رزقِ حلال کی کوشش کروں گا، طوافِ وداع کے وقت جتنا رونا ہو خوب رولے اور بار بار حاضری کے لیے دعا کرے۔

آبِ زمزم

آبِ زمزم پر طواف کے بعد آئے اور اگر بسہولت ممکن ہو تو خود پانی بھرے اور بسم اللہ پڑھ کر کھڑے ہو کر یا قبلہ رو ہو کر یہ دعا پڑھ کر پیئے اور خوب ڈٹ کر پیئے: اے اللہ! میں آپ سے علمِ نافع اور رزقِ واسع اور شفاء کے کامل کا طلبگار ہوں اور تین مرتبہ سانس لے کر پیئے اور پھر خدا کی حمد کرے اور سر اور منہ کو بھی پانی ملے اور باقی بدن پر بھی ڈالے اور باقی پانی بدن پر ڈال لے۔

مسئلہ: آبِ زم زم کی خرید و فروخت جائز ہے، لیکن مسجد حرام میں معاملہ کرنا، خرید و فروخت کرنا جائز نہیں، آبِ زم زم کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں طرح پینا جائز ہے۔

جنت المعلیٰ

یہ مکہ مکرمہ کا قبرستان ہے، اور مدینہ منورہ کے جنت البقیع کے سوا تمام قبرستانوں سے افضل ہے، اس کی زیارت بھی مستحب ہے، جنت المعلیٰ میں صحابہؓ اور صلحائے امتؓ کی زیارت کی نیت سے جائے، اور وہاں خلاف سنت کوئی کام نہ کرے، اور سورہ فاتحہ، سورہ بقرہ کا اول و آخر سورہ یس، سورہ نکاث، سورہ اخلاص وغیرہ پڑھ کر وہاں کے تمام مدفونین کو ایصالِ ثواب کرے کہ اے اللہ! ان سب کی ارواح کو اس کا ثواب پہنچا دے۔

سفرِ مدینہ منورہ

(۱) جب مدینہ منورہ کو جائے تو راستہ میں درود شریف کثرت سے پڑھے، بلکہ فرائض اور ضروریات سے جو وقت بچے، سب اسی میں صرف کرے اور خوب ذوق و شوق پیدا کرے اور اظہارِ محبت میں کوئی کمی نہ چھوڑے، اگر خود یہ حالت پیدا نہ ہو تو بتکلف پیدا کرے اور عاشقوں کی صورت بنائے۔ جو شخص جس قوم کی مشابہت پیدا کرتا ہے وہ اسی قوم میں شمار ہوتا ہے اور راستے میں جو مقامات مقدسہ ہیں ان کی زیارت کرے اور جو مساجد مخصوصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کی طرف منسوب ہیں ان میں نماز پڑھے، محض تماشہ اور سیر و تفریح کی نیت سے مساجد میں نہ جائے عبد اللہ ابن مسعودؓ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں کہ علاماتِ قیامت سے یہ بھی ہے کہ آدمی مسجد کے طول و عرض سے گذرے اور اس میں نماز نہ پڑھے۔ (جمع الفوائد الکبیر)۔ اس لیے جب کسی مسجد کی زیارت کرو، تو دو رکعت تحیہ المسجد پڑھنی چاہیے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ

ہو اور جو تبرک کنوئیں راستے میں ہیں، ان کا پانی تبرکاً پی لینا چاہیے۔

(۲) جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچ جائے، تو خوب خشوع خضوع اور ذوق و شوق پیدا کرے اور سواری کو ذرا تیز چلائے اور درود و سلام کثرت سے پڑھے۔

(۳) جب مدینہ منورہ پر نظر پڑے اور اس کے درخت نظر آنے لگیں تو دعا مانگے، اور درود و سلام پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ سواری سے اتر جائے اور ننگے پاؤں روتا ہوا چلے اور جس قدر ادب و تعظیم ہو، کرے اور حق تو یہ ہے کہ وہاں سر کے بل چلے تو بھی حق ادا نہیں ہو سکتا، مگر جتنا ہو سکے اس میں کوتاہی نہ کرے۔

(۴) جب فصیل مدینہ منورہ آجائے تو درود کے بعد اگر یہ دعائیں حائے میں آجائے تو اچھا ہو؟ پڑھے: اے اللہ یہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حرم ہے اس کو میری جہنم سے خلاصی کا ذریعہ اور امن کا سبب بنا دے اور حساب سے بری کر دے۔

(۵) جب قبۃ خضراء علی صاحبہما الف الف صلوٰۃ پر نظر پڑے، تو کمال عظمت اور اس کے مجد و شرف کا استحضار کرے، کیوں کہ یہ بزرگ ترین مقام ہے۔

(۶) شہر میں داخل ہو کر سب سے پہلے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونے کی کوشش کرے، اگر کوئی ضرورت ہو، تو اس سے فارغ ہو کر فوراً مسجد میں آئے اور زیارت کرے، البتہ عورتوں کو رات کے وقت زیارت کرنا بہتر ہے۔

(۷) جب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو، تو نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ داہنا پاؤں پہلے داخل کرے اور داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے: اے اللہ! صلاۃ و سلام بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے اصحاب پر اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(۸) اگر کسی شخص نے تم سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لیے کہا ہو، تو اس کا سلام بھی اپنے سلام کے بعد اس طرح عرض کرو: سلام ہے آپ پر یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں کی طرف سے کہ وہ آپ سے اپنے رب کے پاس شفاعت کرنے کا طالب ہے۔

اور اگر بہت سے لوگوں نے سلام عرض کرنے کو کہا ہو اور نام یاد نہیں رہے تو سب کی طرف سے اس طرح سلام عرض کرو: اے اللہ! کے رسول آپ پر سلام ہو ان لوگوں کی طرف سے جنہوں نے مجھے آپ پر سلام کی وصیت کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کے بعد ایک ہاتھ داہنی طرف کو ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے چہرہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح سلام پڑھو: اے خلیفہ رسول! آپ پر سلام ہو، آپ غار و سفر کے ساتھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز داں ہیں؛ ابوبکر صدیقؓ! اللہ آپ کو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہترین بدلہ دے۔

پھر ایک ساتھ اور داہنی طرف کو ہٹ کر حضرت عمرؓ کے چہرہ مبارک کے مقابل کھڑے ہو کر سلام پڑھو: اے عمر فاروقؓ امیر المومنین! آپ پر سلام ہو، امام المسلمین! اللہ نے آپ کے ذریعے اسلام کو عزت دی اللہ آپ سے راضی ہو، موت و حیات دونوں میں اللہ آپ کو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہترین بدلہ دے۔

ان دونوں حضرات پر سلام کے الفاظ میں کمی زیادتی کا اختیار ہے اور اگر کسی نے سلام پہنچانے کا بھی کہا ہو، تو اس کا سلام پہنچا دو۔

(۹) اکثر وقت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بہ نیت اعتکاف گزارے اور پنجگانہ نماز جماعت سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کرے اور تکبیر اولیٰ پہلی صف کا اہتمام کرے۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نماز کا ثواب بخاری و مسلم کی روایت کے مطابق ایک ہزار گنا زیادہ ہے چنانچہ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز میری مسجد میں یہ ایک ہزار گنا بڑھی ہوئی ہے دوسری مسجدوں سے، سوائے مسجد حرام کے۔ (مشکاۃ)

(۱۰) روزانہ پانچوں وقت یا جس وقت موقع ہو روضہ مقدسہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر سلام پڑھے۔

(۱۱) زیارت کے وقت روضے کو چھونایا بوسہ دینا یا لپٹنا ناجائز ہے اور بے ادبی ہے۔

(۱۲) روضہ کا طواف کرنا حرام ہے روضہ کے سامنے جھکنا اور سجدہ کرنا حرام ہے۔

(۱۳) روضہ کی طرف بلا ضرورت شدیدہ پشت نہ کرے۔

(۱۴) جب بھی روضہ کے برابر سے گزرے، حسب موقع تھوڑا بہت ٹھہر کر سلام پڑھے، اگرچہ مسجد سے باہر ہی ہو۔

(۱۵) مدینہ منورہ کے قیام میں درود و سلام، روزہ، صدقہ اور مسجد کے خاص ستونوں کے پاس نماز و دعا کی کثرت رکھے بالخصوص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی جو مسجد ہے، اگرچہ ثواب ساری مسجد میں برابر ہے۔

(۱۶) روضہ شریفہ کی طرف دیکھنا ثواب ہے اور اگر مسجد کے باہر ہو تو قبہ کو بھی دیکھنا ثواب ہے۔

(۱۷) بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے، جو مسجد سے متصل مشرقی جانب ہے، اس میں بے شمار صحابہؓ اور اولیاء مدفون ہیں بقیع میں داخل ہو کر یہ پڑھے: تم پر سلام ہو اگر اللہ نے چاہا، تو ہم آپ سے مل جائیں گے۔ اے اللہ! بقیع غرقہ والوں کی مغفرت فرما! ہماری اور ان کی مغفرت فرما۔

پھر اس کے بعد جن لوگوں کے نشانات معلوم ہیں ان کی زیارت کرے۔ حضرت عثمانؓ پر اس طرح سلام کہے: اے امام المسلمین! اے خلیفہ ثالث! اے ذوالنورین! اے دوہجرت کرنے والے! اے قرآن کو جمع کرنے والے! اے مصائب پر صبر کرنے والے! اے شہید مدینہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔

مکہ مکرمہ افضل ہے یا مدینہ منورہ

امت مسلمہ کا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ (زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً) تمام شہروں سے افضل ہیں، مگر اس میں اختلاف ہے کہ ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مکہ مکرمہ مدینہ منورہ کی بہ نسبت افضل ہے، یہی مذہب امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا ہے لیکن امام مالکؒ کے نزدیک مدینہ منورہ افضل ہے۔

مگر یہ اختلاف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے علاوہ میں ہے، کیوں کہ زمین کا وہ حصہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے ملا ہوا ہے، وہ بالاتفاق تمام جگہوں سے افضل ہے یہاں تک کہ مسجد حرام اور بیت اللہ عرش و کرسی سے بھی افضل و بہتر ہے۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مستقل طور پر قیام کرنا

مکہ معظمہ کو وطن بنا کر وہاں قیام کرنے کے بارے میں علمائے امت کا اختلاف ہے، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مستحب ہے اور اسی پر لوگوں کا عمل ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ بعض ادب ملحوظ نہ رکھنے اور شوق میں کمی کی وجہ سے غیر مستحب کہتے ہیں۔

مدینہ منورہ کا حرم

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مدینہ منورہ کے لیے حرم نہیں ہے اور تینوں اماموں کے نزدیک مدینہ منورہ کے لیے بھی حرم ہے، ان کے نزدیک وہاں کا شکار پکڑنا یا درخت کا ٹٹا وغیرہ جائز نہیں، کیوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں، ایک اور روایت میں حضرت علیؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مدینہ منورہ ”جبلِ غیر“ اور ”جبلِ ثور“ کے درمیان حرم ہے، ”جبلِ غیر“ تو مدینہ طیبہ کا مشہور پہاڑ ہے اور جبلِ ثور جبلِ احد کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس کو عام طور پر لوگ نہیں جانتے۔

لیکن دوسری روایت کی بنا پر احنافؒ کے نزدیک حرم مدینہ منورہ کا حکم حرم مکہ جیسا نہیں، بلکہ حرم مدینہ سے مراد مدینہ منورہ کی حرمت اور تعظیم ہے اور مطلب یہ ہے کہ مدینہ منورہ کی حدود میں جانوروں کو پکڑنا اور اس کے درختوں کو کاٹنا وغیرہ اگرچہ حرام نہیں، مگر مدینہ طیبہ کے ادب و احترام کے خلاف ہے۔

مسجد نبوی میں نماز

کے ثواب کی مقدار و چالیس نمازیں باجماعت پڑھنے کا اجر

مدینہ طیبہ کے زائرین کو اپنے اوقات کا اکثر حصہ اعتکاف کی نیت کے ساتھ مسجد نبوی میں گزارنا چاہئے اور پانچوں نمازیں مسجد نبوی کے اندر باجماعت پڑھنے کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

بخاری اور مسلم کی روایت کے مطابق مسجد نبوی میں ایک فرض نماز کا ثواب

ایک ہزار نمازوں سے زیادہ ہے اور ابن ماجہ کی روایت کے مطابق ایک فرض نماز کا ثواب مسجد نبوی میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

حضرت امام احمدؒ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح ادا کرے کہ اس کی کوئی نماز درمیان میں فوت نہ ہونے پاوے، تو اس کے لیے جہنم سے برأت اور نفاق و عذاب سے برأت لکھ دی جائے گی۔

لہذا مسجد نبوی میں نماز باجماعت کا خاص اہتمام کرے اور اگر ممکن ہو تو کم از کم ایک قرآن مجید مسجد نبوی میں ختم کرے، اسی طرح اگر ممکن ہو، تو ایک قرآن مجید روضۃ الجنت (جنت کا باغ) میں بھی ختم کرے، اور اپنی حیثیت و طاقت کے مطابق نفلی صدقات بھی کرتا رہے، مسکینوں اور مدینہ منورہ کے باشندوں کے ساتھ حسن سلوک کرے، خوش اخلاقی اور محبت کا برتاؤ کرے، اگر ان کی طرف سے کوئی زیادتی ہو، تو اسے بھی خوش دلی کے ساتھ برداشت کرے، اور ان سے خرید و فروخت میں بھی ہمدردی اور اعانت کی نیت رکھے، تاکہ ثواب حاصل ہوتا رہے۔

جنت البقیع

جنت البقیع مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان ہے، جو مسجد نبوی کے کھلے میدان سے متصل مشرق کی جانب ہے۔ اس قبرستان میں دس ہزار سے زیادہ صحابہ کرامؓ مدفون ہیں اور بے شمار اولیاء اللہ اور صلحائے امت مدفون ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات سیحین کی زیارت کے بعد اہل بقیع کی زیارت بھی روزانہ خصوصاً جمعہ کے روز مستحب ہے، امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؓ بھی بقیع کے شرقی شمالی گوشے کے قریب مدفون ہیں۔

قبر مبارک کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا چاروں اماموں کے نزدیک مستحب ہے

بعض علمائے بعض احادیث کی بنیاد پر مدینہ منورہ کے لیے سفر کرتے وقت قبر مبارک کی زیارت کی نیت کے بجائے مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کو ضروری کہا ہے، لیکن ائمہ اربعہ کے سب مذاہب اس پر متفق ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کا ارادہ بھی مستحب ہے۔ جس نے حج کیا، پھر میری قبر کی میرے مرنے کے بعد زیارت کی، تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (مشکاۃ شریف)

مسجد قبا

مدینہ منورہ سے جنوبی غربی جانب میں مسجد نبوی سے تقریباً تین کلومیٹر (دو میل) کے فاصلے پر واقع ہے، مسجد نبوی سے پیدل چل کر پون گھنٹہ (۴۵ منٹ) میں تقریباً پہنچ سکتے ہیں، مسجد قبا تاریخ اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے، جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور قبیلہ بنی عوف میں چند روز قیام فرمایا، تو یہاں کے دوران قیام آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کی تعمیر فرمائی۔

شہدائے احد کی زیارت

مدینہ منورہ سے شمال کی جانب تقریباً تین میل کے فاصلے پر وہ مقدس پہاڑ ہے جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: احد جبل یحبنا و نحبہ اُحد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، ۳۰ ہکا

مشہور واقعہ جس کو غزوہ احد کہتے ہیں، اسی جگہ ہوا تھا، شہدائے احد اور جبل احد وغیرہ مقامات کی زیارت پاک صاف ہو کر جمعرات کو فجر کی نماز کے بعد سویرے سویرے مستحب ہے، تاکہ واپس آ کر ظہر کی نماز مسجد نبوی میں مل سکے۔

ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ شہدائے احد اور جبل احد دونوں کی مستقل زیارت کی نیت کرے، اس لیے کہ جبل احد کے فضائل بھی احادیث میں بکثرت وارد ہیں، سید الشہداء حضرت حمزہؓ کا مزار بھی اسی جگہ ہے، اولاً اس کی زیارت کرے اور نہایت سکون و وقار کے ساتھ سلام عرض کرے، اور آداب زیارت کا پورا لحاظ رکھے حضرت حمزہؓ ہی کے پاس عبداللہ بن جحشؓ اور مصعب بن عمیرؓ مدفون ہیں، ان پر بھی سلام عرض کریں، پھر باقی شہدائے احد پر بھی سلام پڑھے، مشہور ہے کہ وہاں ستر (۷۰) شہدا مدفون ہیں، سب کو ایصالِ ثواب بھی کرے۔

جبل احد پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جبل احد پر آؤ، تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ، اگرچہ درخت خاردار ہی ہو، اس لیے وہاں کی چیزوں میں سے کچھ کھا لینا مستحب ہے۔

متفرق ضروری و اہم مسائل حج و جوہ حج کے مسائل

مسئلہ: جس سال حج فرض ہو جائے اسی سال حج کرنا واجب ہے، اگر بلا عذر تاخیر کی تو گناہ ہوگا، لیکن اگر مرنے سے پہلے حج کر لیا، تو حج ادا ہو جائے گا اور تاخیر کرنے کا گناہ بھی جاتا رہے گا اگر بلا حج کیے مر گیا تو گناہ (حج نہ کرنے کا) ذمہ میں رہے گا۔

مسئلہ: اگر حج فرض ہو گیا اور ادا نہ ہو سکا تو اس کے ادا کرنے کی وصیت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر جج کسی پر فرض ہے اور اس کے ماں باپ بیمار ہیں اور ان کو بیٹے کی خدمت کی ضرورت ہے، تو ان کی بلا اجازت جانا مکروہ ہے، اور اگر ان کو اس کی خدمت کی ضرورت نہیں ہے اور ان کی ہلاکت کا کوئی اندیشہ نہیں ہے، تو بلا اجازت جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، بشرطیکہ راستہ پر امن ہو اور اگر راستہ پر امن نہ ہو اور غالب ہلاکت ہے، تو پھر بلا اجازت جانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: نقلی جج کے لیے بلا اجازت والدین کے جانا بہر صورت مکروہ ہے، خواہ راستہ مامون ہو یا نہ ہو، ان کو خدمت کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ: چھوٹا بچہ ہے اور کوئی دوسرا اس کو دیکھنے والا نہیں تو یہ تاخیر کے لیے عذر ہے؛ بچہ خواہ اچھا ہو یا مریض ہو۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص جج کرنے کے لیے اپنا مال کسی کو ہبہ کرتا ہے تو اس کا قبول کرنا واجب نہیں خواہ ہبہ کرنے والا شخص اجنبی ہو یا اپنا رشتہ دار ماں باپ بیٹا وغیرہ لیکن اگر کسی نے اتنا مال ہبہ کیا اور اس کو قبول کر لیا تو جج فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ: کسی کے پاس ایسا مکان ہے، جو ضرورت سے زائد ہے، یا ضرورت سے زائد سامان ہے، یا کسی عالم کے پاس ضرورت سے زائد کتابیں ہیں یا زمین اور باغ وغیرہ ہے کہ اس کی آمدنی کا محتاج نہیں اور ان کی اتنی مالیت ہے کہ ان کو بیچ کر جج کر سکتا ہے تو ان کو بیچ کر جج کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: ایک شخص کے پاس اتنا غلہ موجود ہے کہ اس کو سال بھر کے لیے کافی ہے، تو اس کو بیچ کر جج کرنا واجب نہیں، ہاں اگر سال بھر سے زائد کے لیے کافی ہے اور زائد کو بیچ کر جج کر سکتا ہے تو اس کو بیچ کر جج کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کے پاس اتنی زمین مزرعہ ہے کہ اگر اس میں سے تھوڑی سی فروخت کر دے، تو اس کے اہل و عیال و جج کا خرچ اور واپسی تک کا خرچ نکل آئے گا اور باقی

زمین اتنی بچی رہے گی کہ واپس آ کر اس سے گزارا کر سکتا ہے، تو اس پر جج فرض ہے اور اگر فروخت کرنے کے بعد گزارے کے لائق نہیں بچتی، تو فرض نہیں۔

مسئلہ: ایک شخص کے پاس جج کے لائق مال موجود ہے لیکن اس کو مکان کی ضرورت ہے، یا غلام کی ضرورت ہے، تو اگر جج کے جانے کا وقت ہے یعنی اس وقت عام طور پر وہاں کے لوگ جج کو جاتے ہیں تو اس کو جج کرنا فرض ہے، مکان اور غلام میں خرچ کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر حاجیوں کے جانے کا وقت نہیں ہے، تو مکان اور غلام میں صرف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کے پاس جج کے لائق روپیہ موجود ہے اور نکاح بھی کرنا چاہتا ہے تو اگر حاجیوں کے جج میں جانے کا وقت ہے تو جج کرنا واجب ہے، اور اگر ابھی حاجیوں کے جج پر جانے کا وقت نہیں آیا، تو نکاح کر سکتا ہے لیکن اگر یقین یہ ہے کہ اگر نکاح نہیں کیا، تو زنا میں مبتلا ہو جائے گا تو پہلے نکاح کرے، جج نہ کرے۔

مسئلہ: تحائف و تبرکات پر جو رقم خرچ ہوگی وہ زائد راہ میں شمار نہ ہوگی، اس کی وجہ سے جج میں تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ: مدینہ منورہ کے سفر کے اخراجات بھی زائد راہ میں شمار نہیں ہیں، بعض لوگ اس کو بھی شمار کر لیتے ہیں اور اس وجہ سے جج کو نہیں جاتے کہ مدینہ منورہ جانے کا خرچ ان کے پاس نہیں ہوتا، یہ سخت غلطی ہے۔ مدینہ منورہ کی حاضری بڑی نعمت ہے، لیکن جج فرض ہونے میں اس کو دخل نہیں جس کو اللہ تعالیٰ وسعت دے اس کو ضرور جانا چاہیے اور جس کے پاس صرف جج کے لائق روپیہ ہو اس کو محض اس وجہ سے کہ مدینہ منورہ کے لیے روپیہ نہیں ہے جج کو مؤخر نہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ: ایک آدمی کے پاس اتنا مال موجود تھا کہ اس پر جج فرض ہو گیا تھا لیکن اس نے جج نہیں کیا اور پھر فقیر ہو گیا تو اس کے ذمہ جج باقی رہے گا اس کو جج کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: حرام مال سے حج کرنا حرام ہے اگر اس نے حج کیا تو فرض تو ساقط ہو جائے گا مگر حج مقبول نہ ہوگا۔

مسئلہ: ایک شخص پر حج فرض نہیں تھا اور اس نے پیدل حج کیا اور حج فرض کی نیت کی یا مطلق حج کی نیت کی تو حج فرض ادا ہو گیا اس کے بعد مال دار ہو گیا، تو دوبارہ حج فرض نہ ہوگا، لیکن اگر پہلے نفل کی نیت سے حج کیا تھا تو مال دار ہونے پر دوبارہ حج فرض ہو جاوے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص نویں ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ نہ پہنچ سکا بلکہ نویں اور دسویں ذی الحجہ کی درمیانی رات میں پہنچا اور اتنا وقت تنگ ہے کہ اگر عشا کی نماز پڑھے گا تو قوف عرفہ کا وقت نکل جائے گا اور عرفات تک نہیں پہنچ سکے گا، تو ایسے شخص کو نماز عشا قضا کرنی جائز ہے۔

مسئلہ: اس میں علما کا اختلاف ہے کہ جو شخص تندرست نہ ہو مریض ہو یا اندھا ہو یا مفلوج یا لنگڑا ہو وغیرہ، اور خود سفر نہ کر سکتا ہو اور سارے شرائط حج کے موجود ہوں تو اس پر حج فرض ہوتا ہے یا نہیں؟ بعض کہتے ہیں کہ حج فرض ہو جاتا ہے اور بہت سے علما نے اس کو حج کہا ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے کہ اس پر حج واجب ہوگا اور ان کے قول کے موافق ایسا شخص اگر حج نہ کر سکے تو اس پر حج بدل کرانا یا اس کی وصیت کرنا واجب ہے اور اگر خود حج کر لے گا تو حج ہو جائے گا اور بعض علما نے کہا ہے کہ ایسے شخص پر حج واجب نہ ہوگا اس کو نہ حج بدل کرنا ہوگا اور نہ وصیت کرنی واجب ہے۔

تنبیہ: اختلاف اس صورت میں ہے کہ اس کو معذور ہونے کی حالت میں حج کی استطاعت ہوئی ہو، اگر صحت کی حالت میں حج فرض ہو چکا تھا اور پھر بیمار اور معذور ہو گیا تو بالاتفاق اس پر حج واجب ہے اور اس کو حج کرنا یا وصیت کرنی واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کچھ رشوت دے کر راستہ میں امن مل جاتا ہے تو راستہ مامون سمجھا جائے گا اور دفع ظلم کے لیے رشوت دینا جائز ہے، دینے والا گنہگار نہ ہوگا لینے والا گنہگار ہوگا۔

مسئلہ: اگر عورت بیوہ ہے اور کوئی محرم موجود نہیں ہے، تو حج کرنے کے لیے اس پر نکاح کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ: اگر بلا محرم یا بلا شوہر کو ساتھ لیے کوئی عورت حج کو جائے گی تو حج ہو جائے گا لیکن گنہگار ہوگی۔

مسئلہ: اگر محرم یا شوہر اپنے خرچ سے چلنے پر تیار نہ ہو تو اس کا خرچ بھی عورت کے ذمہ ہوگا اور ایسی صورت میں محرم اور شوہر کے خرچہ پر قادر ہونا بھی عورت پر وجوب حج کے لیے شرط ہوگا، ہاں اگر وہ اپنے خرچے سے جانے کے لیے تیار ہو تو پھر عورت پر واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: بوڑھی عورت اور ایسی لڑکی کے لیے بھی جو قریب بالغ ہونے کے ہے، محرم کا ساتھ ہونا شرط ہے۔

مسئلہ: عورت پر حج فرض ہو گیا اور محرم بھی ساتھ جانے کے لیے موجود ہے تو شوہر اس کو حج فرض سے نہیں روک سکتا، ہاں اگر محرم ساتھ نہ ہو یا حج نفل ہو تو روک سکتا ہے۔

مسئلہ: عورت کو دوسری عورتوں کے ساتھ بھی بلا محرم کے جانا جائز نہیں۔

مسئلہ: عورت کے لیے حج کو جانا اس وقت واجب ہے جب عدت میں نہ ہو اگر عدت میں ہے تو جانا واجب نہیں۔

مسئلہ: عورت عدت کی حالت میں اگر حج کرے گی تو حج ہو جائے گا لیکن گنہگار ہوگی۔

مسئلہ: ایک شخص کے پاس اتنی رقم ہے کہ وہ یا تو حج کر سکتا ہے یا اپنی جوان بیٹی کی شادی کر سکتا ہے اس پر حج فرض ہے، پہلے حج کرے۔ اگر نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ: حاملہ عورت حج کر سکتی ہے اور وہ بچہ جو اس کے کطن میں ہے اس کا حج نہیں ہوتا۔

مسئلہ: خود کو کسی دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے کسی عورت نے اگر حج کیا، تو حج اس محرم عورت کا ادا ہو جائے گا، مگر جعل سازی کا گناہ میاں بیوی اور تیسرے شخص کو بھی ہوگا۔

مسئلہ: عورت کے لیے کسی منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کرنا صحیح نہیں ہے کسی اجنبی کو بھائی بنانے سے وہ محرم نہیں بن جاتا، وہ محرم نہیں ہے، بلکہ اس سے نکاح جائز ہے۔

مسئلہ: نذر اور منت ماننے کی وجہ سے بھی حج کرنا واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ: حج کی فرضیت کا انکار کرنے والا شخص کافر ہے۔

مسئلہ: کبھی منت و نذر مانے بغیر بھی حج واجب ہو جاتا ہے، مثلاً کوئی شخص میقات سے احرام باندھے بغیر ہی گذر جائے، تو اس پر حج یا عمرہ واجب ہو جاتا ہے، تو ایسا شخص حج کرے گا تو یہ حج واجب شمار ہوگا۔

مسئلہ: ایک مرتبہ سے زیادہ حج کرے گا، تو ایسا ہر حج نفل ہوگا۔

مسئلہ: آفاقی شخص اگر حرم میں یا مکہ معظمہ میں بغیر احرام کے داخل ہو جائے، تو اس پر ایک حج یا عمرہ کرنا واجب ہوگا، اور کئی مرتبہ بغیر احرام کے داخل ہوا ہو تو ہر مرتبہ کے لیے بغیر احرام کے جانے کی وجہ سے ایک عمرہ یا حج واجب ہوگا۔

مسئلہ: مکہ معظمہ یا حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونے کی وجہ سے جو حج یا عمرہ لازم ہوتا ہے، اس کے قائم مقام فرض حج اور نذر و منت کا حج اور عمرہ نذر بھی ہو جائے گا، اگرچہ قائم مقام بنانے کی نیت بھی نہ ہو اور اس کے علاوہ دوسرا حج و عمرہ کرنا واجب نہ ہوگا، لیکن شرط یہ ہے یہ حج یا عمرہ اسی سال میں کیا ہو جس سال داخل ہوا تھا، اگر یہ سال گذر گیا تو اس کے لیے مستقل حج یا عمرہ واجب ہوگا۔

مسئلہ: وہ حاجی یا عمرہ کرنے والا جو حج یا عمرہ کے بعد وقتی طور پر مکہ معظمہ میں قیام پذیر ہے، اگر وہ کسی ضرورت سے جدہ وغیرہ حل میں کسی جگہ جائے تو وہاں سے مکہ معظمہ واپسی کے وقت احرام باندھے بغیر آسکتا ہے، کیوں کہ وہ اہل حل کے حکم میں ہے اور ان کو احرام باندھے بغیر مکہ معظمہ میں داخل ہونا جائز ہے۔

مکی کاج

جو مکی ہو یا مکہ میں شرعی مقیم ہو گیا ہو، یعنی گھر بنالیا یا وطن بنالیا اور اس پر قیام مکہ میں حج کے مہینے شروع ہو جائیں، تو وہ بھی قرآن نہیں کر سکتا، اسی طرح اگر ان مہینوں میں یہ لوگ مدینہ چلے جائیں اور وہاں سے مکہ حج کو آئیں، تب بھی قرآن نہ کریں، ہاں حج کے مہینوں سے پہلے میقات کے باہر جائیں اور واپسی پر قرآن کریں، تو جائز ہے۔

احرام کے مسائل

مسئلہ: اگر آفاقی شخص مکہ مکرمہ میں پہنچ گیا اور عمرہ کر کے حلال ہو گیا تو اس کی میقات اب مکہ مکرمہ والوں کی میقات کے مثل ہے، یعنی حج کے لیے حرم اور عمرہ کے لیے حل لیکن احرام ”تعمیم“ سے باندھنا افضل ہے، تعمیم اقرب حل ہے۔

مسئلہ: آفاقی (یعنی میقات سے باہر رہنے والا) میقات سے آگے کسی ایسی جگہ جو حرم سے خارج ہے اور حل میں ہے کسی ضرورت سے جانا چاہتا ہے، مکہ مکرمہ جانے اور عمرہ کرنے کی نیت نہیں ہے، تو اس پر میقات سے احرام باندھنا واجب نہیں اور اس کے بعد وہ اس جگہ سے مکہ مکرمہ میں بلا احرام جاسکتا ہے اور اس پر کوئی دم وغیرہ نہیں ہے، اس مقام پر پہنچ کر یہ شخص بھی اس جگہ کے لوگوں کے حکم میں ہو گیا وہاں سے اگر حج اور عمرہ کا ارادہ کرے تو ان کی میقات یعنی حل سے احرام باندھنا ہوگا۔

مسئلہ: جو لوگ میقات کے رہنے والے ہیں یا میقات اور حرم کے درمیان حل میں رہتے ہیں، اگر حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جائیں تو احرام باندھنا ان پر واجب ہے اور اگر حج و عمرہ کے ارادہ سے نہ جائیں، تو ان کے لیے احرام باندھ کر جانا ضروری

نہیں ہے۔ بلا احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ایسے ہی وہ آفاقی جو وہاں حج و عمرہ کے بعد مقیم ہو گیا ہو وہ بھی ان کے حکم میں ہے یا کوئی آفاقی شخص کسی ضرورت سے کسی جگہ حل میں اپنے وطن گیا اور وہاں مکہ مکرمہ کا ارادہ ہو گیا تو وہاں سے وہ مکہ مکرمہ بلا احرام جاسکتا ہے، وہ اہل حل کے حکم میں ہے۔ ان کو بلا احرام مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے۔

احرام: احرام کے معنی حرام کرنا، حاجی جس وقت حج کی نیت پختہ کر کے تلبیہ (یعنی لبیک اے) پڑھ لیتا ہے، تو اس پر چند حلال اور مباح چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں، اس وجہ سے اس کو احرام کہتے ہیں اور مجازاً ان دو چادروں کو بھی کہتے ہیں جن کو حاجی حالت احرام میں استعمال کرتا ہے۔

احرام باندھنے کا طریقہ: جس وقت احرام باندھنے کا ارادہ ہو تو اول حجامت بنواؤ، زیر ناف کے بال دور کرو، اگر سر منڈوانے کی عادت ہو، تو سر منڈوالو، ورنہ ننھی سے بال درست کرلو، بیوی اگر ساتھ، تو صحبت بھی مستحب ہے، اس کے بعد احرام کی نیت سے غسل کرو، اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکو، تو وضو کرلو اور سہلے ہوئے کپڑے بدن سے نکال دو ایک لنگی باندھ لو اور ایک چادر اوڑھ لو، خوشبو لگاؤ، لیکن کپڑوں پر ایسی خوشبو نہ لگاؤ کہ جس کا رنگ باقی رہے، اس کے بعد دو رکعت نفل احرام کی نیت سے پڑھو، اول رکعت میں پوری ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ اور دوسری رکعت میں پوری ”قل هو الله“ پڑھو سلام پھیر کر قبلہ رو بیٹھ کر سر کھول کر اسی جگہ نیت کرو۔ حج کا احرام ہو تو یوں نیت کرے: اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں، اسے میرے لیے آسان کیجئے اور قبول فرمائیے۔

عمرہ کا احرام ہو تو یوں نیت کرے: اے اللہ! میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں اس کو سہل فرما دیجئے اور قبول فرمائیے۔

حج اور عمرہ کا احرام ہو تو یوں نیت کریں: اے اللہ! میں حج اور عمرہ دونوں

اکٹھے کرنا چاہتا ہوں، ان کو سہل فرما دیجئے اور قبول فرمائیے۔ اس کے بعد بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں: حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں اور سب حمد و نعمتیں آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہیں اور ملک بھی آپ کا ہی ہے اس میں کوئی آپ کا شریک نہیں۔ اس کے بعد درود شریف پڑھیں، اس کے بعد جو چاہیں دعا مانگیں لبیک کے بعد یہ دعا مستحب ہے: اے اللہ! میں آپ کی خوشنودی اور جنت کا طلب گار ہوں اور آپ کے غصے اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

مسئلہ: صرف حج کی نیت دل میں کر لینے سے احرام درست نہیں ہوتا بلکہ تلبیہ یا اور کوئی ذکر جو اس کے قائم مقام ہو کر نا ضروری ہے، اسی طرح اگر بلا نیت کے محض تلبیہ پڑھ لے تب بھی محرم نہ ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ احرام کے لیے نیت اور تلبیہ دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ: احرام کا کپڑا سفید ہونا افضل ہے۔

مسئلہ: کمبل، لحاف، رزائی، وغیرہ اوڑھنا احرام میں جائز ہے۔

مسئلہ: عورت کو حیض اور نفاس میں چونکہ نماز پڑھنی نا جائز ہے، اس لیے غسل یا وضو کر کے قبلہ رو بیٹھ کر تلبیہ پڑھ لینا چاہئے، نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ: احرام کے نفل سر ڈھانک کر پڑھنے چاہئے اور نماز میں اضطباع نہ کرنا چاہئے، اضطباع صرف طواف میں ہوگا، احرام کی نفل کے بعد سر کھول کر نمازیں پڑھی جائیں گی۔ جب تک احرام رہے گا احرام کی حالت میں نماز میں بھی سر ڈھانکنا منع ہے۔

مسئلہ: متمتع اور کی کو حج کا احرام آٹھویں تاریخ کو مسجد حرام میں باندھنا مستحب ہے، اور دوسری جگہ بھی حد و حرم کے اندر باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ: ہمیانی اور پیٹنی لنگی کے اوپر یا نیچے باندھنا جائز ہے، چاہے اس میں اپنا روپیہ ہو یا کسی دوسرے کا۔

مسئلہ: حالتِ احرام میں ہیضہ وغیرہ کا انجکشن اور چیچک کا ٹیکہ لگانا جائز ہے۔

مسئلہ: تہبند میں روپیے یا گھڑی کے لیے جیب لگانا جائز ہے۔

مسئلہ: علاوہ سر، منہ کے سب بدن کو ڈھانپنا، کان، گردن، پیروں کو چادر رومال وغیرہ سے ڈھانپنا جائز ہے۔

مسئلہ: جو ڈاڑھی ٹھوڑی سے نیچے لٹکی ہوئی ہے اس کو چھپانا جائز ہے۔

مسئلہ: دیگ، طباق، رکابی، چارپائی وغیرہ سر پر اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ: موذی جانوروں کو مارنا جائز ہے، جیسے سانپ، بچھو، پتو، چھپکلی، گرگٹ، بھڑ، بھٹل، چیل، بکھی، مردار خوار کو وغیرہ۔

جو لوگ ہندوستان اور پاکستان سے حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کو کراچی و بمبئی سے احرام باندھ لینا چاہئے یہی زیادہ تر علما کا فتویٰ ہے۔

احرام کھولنے کی نیت سے محرم خود بھی اپنے بال اتار سکتا ہے، اور کسی دوسرے محرم کے بال بھی اتار سکتا ہے کوئی دم واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: ولی کو چاہئے کہ بچے کو ممنوعاتِ احرام سے بچائے، لیکن اگر کوئی فعلِ ممنوع بچہ کر لے گا، تو اس کی جزا واجب نہ، ہوگی نہ بچہ پر نہ ولی پر۔

مکہ معظمہ بار بار آنے جانے والوں کے لیے

بلا احرام داخلے کی اجازت و گنجائش

جو لوگ حدودِ میقات سے باہر رہتے ہیں، اسی طرح وہ اہل مکہ جو بغرض تجارت یا ملازمت یا کسی مجبوری میں حدودِ میقات سے باہر بار بار آتے جاتے ہوں، تو ایسے لوگوں کا اصل حکم تو یہی ہے کہ جب بھی یہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی نیت سے میقات سے آگے بڑھیں تو ان پر حج یا عمرہ کا احرام لازم ہے، لیکن ڈرائیور

اور تجارتی اغراض سے روزمرہ آنے جانے والوں کے لیے ہر بار احرام میں حرج و مشقت ہے، اس لیے دفعِ حرج اور رفعِ مشقت کے لیے امام شافعیؒ کے قول کے مطابق احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی گنجائش ہے۔

(تجوید: ۲/۲: چھٹا فقہی اجتماع منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء، بمقام شیخ الہند ہال دیوبند، یو پی۔ انڈیا)

عورتوں کے احرام کے مسائل

مسئلہ: عورت کا احرام مثل مرد کے احرام کے ہے، صرف یہ فرق ہے کہ عورت کو سر ڈھانکنا واجب ہے اور منہ پر کپڑا لگانا منع ہے اور سہلے ہوئے کپڑے پہننے جائز ہیں۔

مسئلہ: عورت کو احرام میں زیور، رموزے اور دستانے پہننے جائز ہیں، مگر نہ پہننا اولیٰ ہے۔ عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے، صرف اس قدر زور سے پڑھے کہ خود سن سکے۔

مسئلہ: عورت طواف میں اضطباع اور رمل نہ کرے اور سعی میں ”میلین اخضرین“ کے درمیان دوڑ کر بھی نہ چلے، اپنی چال سے چلے اور جس وقت ہجوم ہو، صفا اور مروہ پر بھی نہ چڑھے، اسی طرح مردوں کے ہجوم کے وقت حجر اسود کو بوسہ بھی نہ دے اور اس کو ہاتھ بھی نہ لگائے اور طواف کی دو رکعت بھی مقام ابراہیم میں مردوں کے ہجوم کے وقت نہ پڑھے، دو رکھڑے ہو کر پڑھ لے۔

مسئلہ: عورت کو بالوں کا منڈانا منع ہے، اس لیے احرام کھولنے کے وقت ساری چوٹی پکڑ کر انگلی کے ایک پورے کے برابر بال خود کاٹ لے، کسی اجنبی شخص سے کٹوانا حرام ہے۔

مسئلہ: عورت کو حیض میں تمام افعال کرنے جائز ہیں، صرف طواف کرنا منع ہے، اگر احرام سے پہلے حیض آجائے، تو غسل کر کے احرام باندھ کر سب افعال کرے مگر

سعی اور طواف نہ کرے۔

مسئلہ: حیض کی وجہ سے طواف زیارت اگر اپنے وقت سے مؤخر ہو گیا، تو دم واجب نہ ہوگا۔

احرام کے مکروہات

مسئلہ: ڈاڑھی میں خلال کرنا بھی مکروہ ہے، اگر کرے تو اس طرح کرے بال نہ گریں۔

مسئلہ: ناک، ٹھوڑی، رخسار کو کپڑے سے چھپانا مکروہ ہے ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔

مسئلہ: تکیہ پر منہ کے بل لیٹنا مکروہ ہے اور سر یا رخسار کا تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: خوشبودار کھانا بغیر پکا مکروہ ہے، پکا ہوا کھانا خوشبودار مکروہ نہیں۔

مسئلہ: بلا الاچھی، بلا لونگ اور بلا خوشبودار تمباکو کے پان کھانا جائز ہے۔ اور لونگ اور الاچھی اور خوشبودار تمباکو ڈال کر کھانا مکروہ ہے۔

مسئلہ: خوشبودار کچی چیز کھانا مکروہ ہے، اگر کسی کھانے میں خوشبودار کرپکا لیا اور خوشبو آتی ہے، تو مکروہ نہیں۔

تلبیہ کے مسائل

مسئلہ: احرام باندھنے کے وقت تلبیہ یا کوئی اور ذکر ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اس کی تکرار سنت ہے۔ جب تلبیہ کہے، تو تین مرتبہ کہے۔

مسئلہ: تغیر حالات کے وقت مثلاً صبح و شام، اٹھتے، بیٹھتے باہر جاتے وقت، اندر آنے کے وقت، لوگوں سے ملاقات کے وقت، رخصت کے وقت، سو کر اٹھتے وقت، سواری سے اترتے ہوئے، بلندی پر چڑھنے کے وقت، نشیب میں اترتے ہوئے،

تلبیہ مستحب مؤکد ہے، یعنی اور مستحبات کے مقابلے میں اس کی تاکید زیادہ ہے۔

مسئلہ: تلبیہ کے درمیان میں کلام نہ کیا جائے، جو شخص تلبیہ پڑھ رہا ہو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے تلبیہ پڑھنے کے وقت سلام کیا تو سلام کا جواب تلبیہ کے درمیان میں دینا جائز ہے، مگر ختم کر کے جواب دینا بہتر ہے، بشرطیکہ سلام کرنے والا چلا نہ جائے۔

مسئلہ: فرض اور نفل نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھنا چاہئے اور ایام تشریق میں اول تکبیر کہنی چاہئے اس کے بعد تلبیہ۔ اگر اول تلبیہ پڑھ لیا تو تکبیر ساقط ہو جائے گی، مگر تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے وقت ختم ہو جاتا ہے، باقی ایام میں صرف تکبیر کہی جائے۔

مسئلہ: اگر مسبوق امام کے ساتھ تلبیہ کہہ لے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: تلبیہ کی کثرت مستحب ہے۔

مسئلہ: اگر چند آدمی ساتھ ہوں، تو ایک ساتھ مل کر تلبیہ نہ کہیں، علیحدہ علیحدہ کہیں۔

مسئلہ: تلبیہ میں آواز بلند کرنا مسنون ہے لیکن اتنی زیادہ نہیں کہ جس سے نمازیوں کو، یا سونے والوں کو تکلیف ہو۔

مسئلہ: مسجد حرام میں منی میں عرفات میں اور مزدلفہ میں بھی تلبیہ پڑھو، لیکن مسجد میں زور سے نہ پڑھیں۔

مسئلہ: طواف اور سعی میں تلبیہ نہ پڑھیں۔

مسئلہ: تلبیہ کے الفاظ میں کمی کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: تلبیہ حج میں رمی کرنے کے وقت تک پڑھا جاتا ہے، جب جمرہ عقبی کی رمی شروع کرے، تو تلبیہ موقوف کر دے، اس کے بعد نہ پڑھے اور عمرہ میں طواف شروع کرنے تک پڑھا جاتا ہے۔

مسئلہ: گو ننگے آدمی کو تلبیہ کے لیے زبان ہلانی چاہئے، اگرچہ الفاظ نہ کہہ سکے۔
مسئلہ: غیر عربی زبان میں تلبیہ جائز ہے، اگرچہ عربی میں کہہ سکتا ہو، مگر عربی زبان میں تلبیہ افضل ہے۔
مسئلہ: عورت تلبیہ آہستہ سے پڑھے گی، زور سے پڑھنا اس کو منع ہے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے آداب

مسئلہ: مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت غسل کرنا مسنون ہے۔
مسئلہ: جب مکہ نظر آئے تو یہ دعا پڑھے! اے اللہ! میرے لیے مکہ میں ٹھکانہ دے اور حلال رزق عطا فرما۔
مسئلہ: تلبیہ پڑھتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دربار الہی کی عظمت و جلال کا لحاظ کرتے ہوئے مسجد میں داخل ہو اور پہلے داہنا پاؤں رکھے اور یہ دعا پڑھے: اللہ کے نام سے اور صلاۃ و سلام ہو رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے گناہوں کی۔ اے اللہ! مغفرت فرما اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

نماز قصر کرنے کا مسئلہ

مسئلہ: جو حاجی مسافر مکہ مکرمہ میں ایسے وقت آئے کہ آٹھویں تاریخ تک پندرہ روز سے کم ہیں اور مکہ مکرمہ میں پندرہ روز یا زیادہ کی نیت کر لے، تو اس کی نیت اقامت صحیح نہ ہوگی، وہ مسافر رہے گا، کیونکہ آٹھویں تاریخ کو منیٰ اور نوس کو عرفات ضرور جائے گا، اس لیے ایسے شخص کو قصر کرنا چاہئے۔

بیت اللہ میں داخلے کے آداب

مسئلہ: مسجد میں اندر داخل ہونے کے بعد جب بیت اللہ پر نظر پڑے، تو تین مرتبہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ (اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں) اور بیت اللہ کو دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے: اے اللہ! اس گھر کی شرافت و عظمت و بزرگی اور بھلائی زیادہ کر دے۔ اے اللہ! آپ ہی کی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے، پس ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔
مسئلہ: بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت کھڑے ہو کر دعا مانگنا مستحب ہے۔
مسئلہ: مسجد حرام میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد نہ پڑھے، اس مسجد کا تحیۃ طواف ہے، اس لیے دعا مانگنے کے بعد طواف کر لے، البتہ اگر طواف کرنے کی وجہ سے فرض نماز کے قضا ہونے یا مستحب وقت نکل جانے، یا جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو، تو طواف کے بجائے تحیۃ المسجد پڑھنا چاہئے، بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو۔
مسئلہ: اگر کسی وجہ سے فوراً طواف کا ارادہ نہ ہو، تو تحیۃ المسجد پڑھنا چاہئے، بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو۔

مسئلہ: مسجد حرام میں، بلکہ ہر مسجد میں داخل ہونے کے وقت نفل اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے۔ اور نفل اعتکاف تھوڑی دیر کا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: مسجد حرام تمام مسجدوں سے افضل ہے، اس میں نماز پڑھنے کا بڑا ثواب ہے، ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہوتا ہے، لیکن یہ ثواب کی زیادتی صرف فرض نماز کے ساتھ مخصوص ہے۔ نوافل کا ثواب اتنا نہیں، نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ اسی طرح یہ ثواب صرف مردوں کو ہوتا ہے، عورتوں کو نہیں ہوتا۔ ان کو

اپنے گھر میں نماز پڑھنی افضل ہے، جو لوگ اس ثواب کو حرم کے لیے مانتے ہیں، ان کے یہاں عورتوں کو حرم کے حدود میں، گھریا ہوٹل میں، پڑھنے پر بھی ایک لاکھ کا ثواب مل جائے گا۔

مسئلہ: صرف حطیم کا استقبال نماز میں کافی نہیں ہے، بل کہ کعبہ کا استقبال ضروری ہے، چاہے حطیم بیچ میں آجائے۔

حجر اسود

مسئلہ: حجر اسود کو ہاتھ لگانا اور چومنا اس وقت مسنون ہے، جب کسی کو تکلیف نہ ہو۔ کسی مسلمان کو سنت کی وجہ سے تکلیف دینا حرام ہے، اس لیے دھکے دے کر استلام نہ کرے، بلکہ ایسے وقت صرف دونوں ہاتھ حجر اسود کو لگائے اور ہاتھوں کو چوم لے اور اگر ایک ہاتھ لگائے تو داہنا ہاتھ لگائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو سکے تو کسی لکڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھوئے اور اس لکڑی کو بوسہ دے لے، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر دونوں ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف اس طرح کرے کہ پشت ہتھیلیوں کی اپنے چہرے کی طرف رہے اور تصور کرے کہ حجر اسود پر رکھی ہیں اور تکبیر اور تہلیل کہے اور ہتھیلیوں کو بوسہ دے لے۔

مسئلہ: حجر اسود پر اگر خوشبو لگی ہو اور طواف کرنے والا محرم ہو، تو اس کا استلام جائز نہیں، بلکہ ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دے لے۔

طواف کے مسائل و اقسام

طواف کے اقسام: طواف کی سات قسمیں ہیں:

(۱) طوافِ قدوم: یعنی آنے کے وقت کا طواف، اس کو ”طوافِ تہیہ“ اور ”طوافِ لقا“ اور ”طوافِ ورود“ کہتے ہیں۔ یہ اس آفاقی کے لیے سنت ہے، جو صرف افراد یا قرآن کرے اور تمتع اور عمرہ کرنے والوں کے لیے سنت نہیں گوا آفاقی ہوں، اسی طرح اہل مکہ مکرمہ کے لیے بھی نہیں ہے، کیوں کہ مُفَرِّداً اور قارِن شروع سے لے کر حج ختم ہونے تک، حالتِ احرام میں رہتا ہے، اس لیے وہ آنے کا طوافِ قدوم کر کے طوافِ وداع تک مصروف اور وردی میں ہے، بخلاف تمتع اور عمرہ کرنے والے کے اور مکی کے یہ لوگ مصروف نہیں ہوتے احرام اتار چکے ہیں، ہاں اگر کوئی مکی میقات سے باہر جا کر افراد یا قرآن کا احرام باندھ کر حج کرے، تو اس کے لیے بھی مسنون ہے اور اس کا اول وقت مسجد حرام میں داخل ہونے کا وقت ہے۔

(۲) طوافِ زیارت: اس کو طوافِ رکن اور طوافِ حج اور طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں، یہ حج کا رکن ہے، بلا اس کے حج نہیں ہوتا اور اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور ایامِ نحر یعنی دسویں ذی الحجہ سے بارہویں تک کرنا واجب ہے، اس میں رمل ہوتا ہے اور سلے ہوئے کپڑے اگر احرام کھول کر پہن لیے، تو اضطباع نہیں ہوتا، اور اگر احرام کے کپڑے نہیں اتارے تو پھر اضطباع بھی کرنا چاہیے، اس کے بعد بھی سعی ہوتی ہے لیکن اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی کر چکا ہو، تو پھر رمل اور سعی نہ کرے۔

(۳) طوافِ صدر: یعنی بیت اللہ سے واپسی کا طواف اس کو طوافِ وداع بھی کہتے ہیں۔ یہ آفاقی پر واجب ہے، مکی پر یا جو آفاقی مکہ مکرمہ کو ہمیشہ کے لیے وطن بنا لے

اس پر واجب نہیں، اس طواف میں رمل اور اضطباع نہیں کیا جاتا اور اس کے بعد سعی بھی نہیں ہے، یہ تینوں طواف حج کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(۴) طوافِ عمرہ: یہ عمرہ میں رکن اور فرض ہے، اس میں اضطباع اور رمل کرے اور بعد میں سعی کرے۔

(۵) طوافِ نذر: یہ نذر ماننے والے پر واجب ہوتا ہے۔

(۶) طوافِ تحیہ: یہ مسجدِ حرام میں داخل ہونے والے کے لیے مستحب ہے لیکن اگر دوسرا کوئی طواف کر لیا تو وہ اس کے قائم مقام ہو جائے گا۔

(۷) طوافِ نفل: یہ جس وقت بھی جی چاہے کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ: طواف کرتے ہوئے علاوہ استلام کے وقت کے بیت اللہ کی طرف منہ کرنا منع ہے اور استلام کے وقت بھی دونوں پاؤں اپنی جگہ رہنے چاہیے اور استلام کر کے پھر سیدھا کھڑا ہو کر طواف کرنا چاہیے، عام طور پر لوگ استلام کر کے پیچھے کو ہٹتے ہیں، جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، پیچھے ہٹنے کی ضرورت ہی نہیں، اسی جگہ سیدھا کھڑا ہو جانا کافی ہے۔

نفلی طواف جو بار بار اور دن رات میں کسی بھی وقت حتیٰ کہ مکروہ وقت میں بھی کیا جاسکتا ہے، نفلی طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی۔

مسئلہ: سمجھ دار بچہ خود طواف کرے اور بہت جھوٹے کوولی گود میں لے کر طواف کرائے، یہی حکم وقوفِ عرفات اور سعی ورمی وغیرہ کا ہے۔

مسئلہ: مسجدِ حرام میں نماز پڑھنے والے کے آگے طواف کرنے والوں کو گزرنا جائز ہے اور طواف نہ کرنے والوں کو بھی جائز ہے، مگر سجدہ کی جگہ میں نہ گذریں۔

مسئلہ: طواف کے لیے نیت شرط ہے، بلا نیت کے اگر کوئی شخص بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگائے گا، تو طواف نہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی نے طواف کے بعد کی دو رکعتیں مکہ مکرمہ میں نہیں پڑھیں، تو اس کو ادا کرنا واجب ہے، ذمے سے ساقط نہیں ہوں گی تمام عمر میں کہیں بھی ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ: یہ نماز وقت مکروہ میں نہ پڑھے، مثلاً: اگر عصر کے بعد طواف کیا ہے تو مغرب کے فرضوں کے بعد پڑھے، اگر وقت میں گنجائش ہو، تو مغرب کی سنتوں سے پہلے طواف کی نماز پڑھے، ورنہ پہلے مغرب کی سنتیں پڑھے۔

مسئلہ: دو گنا طواف وقتِ مکروہ میں پڑھنا مکروہ ہے اور اعادہ بہتر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی دو گنا طواف پڑھنا بھول جائے اور دوسرا طواف شروع کر دے، تو اگر ایک چکر پورا کرنے سے پہلے یاد آجائے، تو طواف کو چھوڑ کر نماز پڑھے اور اگر ایک چکر پورا کرنے کے بعد یاد آیا ہے، تو طواف نہ چھوڑے، طواف پورا کرنے کے بعد دونوں طوافوں کی ۲-۲ رکعت پڑھ لے۔

مسئلہ: طواف کی نماز کا طواف کے بعد متصل پڑھنا مسنون ہے اور تاخیر کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر وقت مکروہ ہو، تو اس کے گزرنے کے بعد پڑھے۔

مسئلہ: جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے، اس میں اوّل کے تین چکروں میں رمل بھی ہوتا ہے اور جس کے بعد سعی نہیں اس میں ”رمل“ نہیں ہوتا۔ رمل یہ ہے کہ چھپٹ کر تیزی سے چلے اور زور سے قدم اٹھائیں اور قدم نزدیک نزدیک رکھے اور مونڈھوں کو خوب پہلوانوں کی طرح ہلاتا ہوا چلے۔

مسئلہ: اگر زیادہ ہجوم ہے کہ رمل نہیں کر سکے گا، تو ہجوم کم ہونے تک طواف کو مؤخر کرے جب ہجوم کم ہو جائے، اس کے بعد طواف رمل کے ساتھ کرے۔

مسئلہ: اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک دو چکر کے بعد ہجوم ہو گیا کہ رمل نہیں کر سکتا تو رمل موقوف کر دے اور طواف کرے۔

مسئلہ: اگر رمل کرنا بھول گیا اور ایک چکر کے بعد یاد آیا، تو صرف دو میں رمل کرے

اور اگر اول تین چکروں کے بعد یاد آئے تو پھر رمل نہ کرے کیوں کہ جس طرح اول کے تین چکروں میں رمل سنت ہے، اسی طرح آخر کے چار میں رمل نہ کرنا بھی سنت ہے۔
مسئلہ: سارے طواف (یعنی ساتوں چکروں میں) رمل کرنا مکروہ ہے، لیکن کرنے سے کوئی جزا واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ: کسی مرض یا بڑھاپے کی وجہ سے اگر رمل نہیں کر سکتا تو کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ: رمل کرتے ہوئے بیت اللہ شریف کے قریب چلنا افضل ہے، البتہ محض قریب کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے دوسروں کو تکلیف دینا گناہ ہے، اسی طرح بلا رمل بھی مرد کو بیت اللہ کے قریب طواف کرنا افضل ہے، لیکن اگر قریب ہونے میں دوسروں کو تکلیف ہوتی ہو، تو پھر افضل نہیں۔

مسئلہ: اگر قصداً کسی نے آٹھواں چکر بھی کر لیا، تو پھر چھ چکر ملا کر پورا طواف کرنا واجب ہے، گویا اب دو طواف ہو جائیں گے۔

مسئلہ: ساتویں چکر کے بعد وہم یا وسوسہ سے آٹھواں چکر بھی کر لیا، تب بھی اس کو دوسرا طواف پورا کرنا لازمی ہے۔

مسئلہ: اگر آٹھواں چکر کیا اور گمان یہ تھا کہ یہ ساتواں چکر ہے، لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ آٹھواں ہے تو پھر دوسرا طواف لازمی نہیں۔

مسئلہ: اگر طواف رکن میں شک ہو جائے، تو اس کا اعادہ کرے اور اگر طواف فرض و واجب کے پھیروں کی تعداد میں شبہ ہو جائے تو جس پھیرے میں شک ہو اس کا اعادہ کر لے۔

مسئلہ: طواف سنت اور نفل میں اگر شک ہو تو غلبہ ظن کا اعتبار ہے۔

مسئلہ: طواف میں اگر عورت مرد کے ساتھ ہو جائے، تو طواف فاسد نہیں ہوتا نہ مرد کا، نہ عورت کا۔

مسئلہ: اگر کوئی مسجد کے چھت پر چڑھ کر طواف کرے اگرچہ بیت اللہ سے اونچا ہو جائے، تب بھی طواف ہو جائے گا۔

مسئلہ: مسجد حرام سے باہر نکل کر اگر طواف کرے گا، تو طواف نہ ہوگا۔

مسئلہ: میں بالکل خاموش رہنا اور کچھ نہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: طواف میں دعا پڑھنا قرآن پڑھنے سے افضل ہے۔

مسئلہ: باہر کے رہنے والوں کے لیے نفلی طواف نماز سے افضل ہے اور مکہ مکرمہ والوں کے لیے حج کے زمانے میں نفل طواف سے افضل نماز ہے۔

دوران طواف حیض آنے لگے، تو طواف بند کر دے، اس کے بعد کی سعی بھی نہ کرے، اگر طواف پورا کرنے کے بعد حیض آئے، تو سعی کر سکتی ہے، سعی کے لیے طہارت شرط نہیں ہے۔

معذور کا طواف

مسئلہ: مریض معذور کو طواف کرانے کے لیے اجرت پر کرسی یا پاکی میں بٹھا کر طواف کروانا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر اٹھانے والے نے طواف کی نیت نہیں کی اور معذور بے ہوش نہیں تھا، اس نے خود طواف کی نیت کر لی تو طواف ہو گیا اور اگر بیہوش تھا، تو طواف نہیں ہوگا۔

مسئلہ: معذور شخص کو جس کا وضو نہیں ٹھہرتا، یا کوئی زخم جاری ہے، اس کا وضو چوں کہ نماز کے وقت تک رہتا ہے، نماز کا وقت نکلنے کے بعد دوبارہ وضو کرنا ہوتا ہے اس لیے اگر چار چکروں کے بعد وقت نکل جائے، تو دوبارہ وضو کر کے طواف پورا کر لے اور اگر چار چکروں سے کم کئے ہیں، تب بھی دوبارہ وضو کر کے پورا کر سکتا ہے، لیکن چار چکر سے کم کی صورت میں شروع سے کرنا افضل ہے۔

طوافِ قدوم

”طوافِ قدوم“ جس کو ”طوافِ تہیہ“ بھی کہتے ہیں، یہ صرف قارن اور مفرد کے لیے مسنون ہے، تمتع اور عمرہ کرنے والے کے لیے سنت نہیں ہے۔

مسئلہ: طوافِ قدوم کا وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت سے وقوفِ عرفہ تک ہے، اگر وقوفِ عرفہ کر لیا اور طواف نہیں کیا، تو اس کا وقت ختم ہو گیا اور اس کے بعد طوافِ قدوم ساقط ہو گیا۔

مسئلہ: اگر آفاقی سیدھا عرفات چلا آئے اور مکہ مکرمہ میں دسویں تاریخ کو وقوفِ عرفہ کے بعد آئے، تو اس سے طوافِ قدوم ساقط ہو جاتا ہے، اس لیے کہ اس کا وقت وقوف سے پہلے پہلے ہے۔

مسئلہ: طوافِ قدوم کے بعد اگر صفا مروہ کی سعی کا بھی ارادہ ہو، تو اس طواف میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رمل بھی کرے، ورنہ اضطباع اور رمل نہ کرے۔

مسئلہ: مفرد کے لیے سعی طوافِ زیارت کے بعد افضل ہے اور قارن کے لیے طوافِ قدوم کے ساتھ سعی کرنا افضل ہے اور جو شخص طوافِ زیارت سے پہلے حج کی سعی کر لے وہ طوافِ زیارت کے بعد سعی نہ کرے۔

مسئلہ: وقوف سے پہلے اگر کسی نے نفل طواف کر لیا اور طوافِ قدوم کی نیت نہیں کی، تو بھی طوافِ قدوم ہو گیا، طوافِ قدوم کی خاص طور سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔

سعی کے مسائل

سعی کے بعد کی دو رکعت بھی اور کہیں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

سعی کرنے کا طریقہ: جس طواف کے بعد سعی ہو، تو چاہئے کہ طواف سے فارغ ہو کر حجرِ اسود کا استلام کرے، جیسا کہ طواف میں کیا جاتا ہے اور یہ نواں استلام سعی کرنے کے لیے مستحب ہے، استلام کر کے باب الصفا سے مسجد سے باہر نکلے اور صفا پر جائے اور صفا کے قریب پڑھے: اللہ نے جس سے ابتداء کی، میں بھی اسی سے شروع کرتا ہوں اور صفا کی سیڑھیوں پر چڑھے، پھر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور بیت اللہ پر نظر رہے اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف موڑ لیں اور اٹھائے، جیسے دعا میں اٹھاتے ہیں، اس کے بعد تین مرتبہ خدا کی حمد و ثنا کرے اور تکبیر و تہلیل بلند آواز سے تین مرتبہ کہے اور آہستہ سے درود شریف پڑھے، پھر خوب خشوع سے اپنے لیے اور دوسروں کے لیے دعا مانگے، اور تلبیہ بھی کہتا رہے اور دیر تک ٹھہرا رہے، تقریباً ۲۵ آیت کی مقدار ٹھہرے، پھر اپنی رفتار سے ذکر کرتا ہو، ادعا مانگتا ہو اور مروہ کی طرف چلے اور درمیان مروہ کے یہ دعائے ماثورہ پڑھے: اے اللہ! بخش دے، آپ ہی سب سے زیادہ عزت والے اور سب سے بزرگ ہیں۔

اور اس کے علاوہ جو چاہے پڑھے، یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے اور جب سبز (میل) ستون (جو کہ مسجد کے کونے پر لگا ہے) چھ ہاتھ کے فاصلے پر رہ جائے تو دوڑ کر چلے، مگر متوسط طریق سے دوڑے، جب دونوں میلوں سے نکل جائے، تو پھر اپنی چال سے چلنے لگے، یہاں تک کہ مروہ پر پہنچے اور کشادہ جگہ پر رک جائے، ذرا دہنی جانب کو مائل ہو کر، بیت اللہ کی طرف منہ کر کے، کھڑا ہو اور پھر جس طرح صفا پر ذکر اور دعا کی تھی، یہاں بھی کرے، یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ صفا مروہ تک ایک

چکر ہو گیا، اس کے بعد مروہ سے اتر کر پھر صفا کی طرف چلے اور دونوں میلوں کے درمیان دوڑ کر چلے اور صفا پر چڑھ کر پھر اسی طرح دعا اور ذکر، جیسے شروع میں کیا تھا، یہ مروہ تک دو پھیرے ہو گئے، اسی طرح سات پھیرے کرے، پھر سعی کے ساتھ پھیرے پورا کرنے کے بعد دو رکعت نفل نماز مسجد حرام میں پڑھے اور مطاف (یعنی جس جگہ طواف کرتے ہیں) کے کنارے پر پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ: سعی ہمارے نزدیک واجب ہے، طواف کے بعد متصل کرنا سنت ہے، فوراً کرنا واجب نہیں، اگر کسی عذر یا تھکان کی وجہ سے فوراً طواف کے بعد نہ کر سکے، تو مضائقہ نہیں، بلا عذر تاخیر مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر طواف اور سعی کے درمیان بہت فاصلہ ہو جائے، تب بھی کوئی جزا واجب نہیں ہوتی۔

مسئلہ: طوافِ قدوم کے بعد کسی نے سعی نہیں کی اور وقوفِ عرفہ کر لیا تو اب طوافِ زیارت سے پہلے وقوفِ عرفہ کے بعد سعی کرنا جائز نہیں، بلکہ طوافِ زیارت کر کے سعی کرے۔

مسئلہ: سعی کے لیے باب الصفا سے نکلنا مستحب ہے، اگر کسی دوسرے دروازے سے نکلے، تو وہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ: سعی کے شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کا استلام مسنون ہے۔

مسئلہ: ”میلین اخضرین“ کے درمیان تیز دوڑنا مسنون نہیں، بلکہ متوسط طریق سے اتنا تیز چلنا چاہئے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو۔

مسئلہ: کے سات چکر ہیں اور صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوتا ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا، اسی طرح سات چکر ہونے چاہئیں۔

مسئلہ: کو صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: ”میلین“ کے درمیان ہر چکر میں جھپٹ کر تیز چلنا مسنون ہے۔
مفرد حج کی سعی اگر طوافِ قدوم کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے کر لے، تو سعی میں تلبیہ پڑھے اور عمرہ کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھے، تمتع کرنے والا بھی تلبیہ نہ پڑھے، کیوں کہ عمرہ کرنے والا اور تمتع کرنے والے کا تلبیہ طواف شروع کرنے کے وقت ختم ہو جاتا ہے اور صرف حج کرنے والے کا رمی شروع کرنے کے وقت ختم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر سعی کے چکروں کی تعداد میں کچھ شک ہو، تو کم کا اعتبار کر کے پورا کر لے۔

مسئلہ: سعی کے صحیح ہونے کے لیے نیت شرط نہیں اور نہ سعی کے چکروں میں آپس میں اتصال اور پے در پے ہونا شرط ہے، بلکہ سنت ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے متفرق طور سے سعی کی، مثلاً ایک چکر روز کر لیا اور سات روز میں سعی پوری کر لی، تو سعی ہو جائے گی، لیکن اگر بلا عذر ایسا کیا، تو اسے سرنو کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: سعی نفلی نہیں ہوتی۔

مسئلہ: آٹھویں کو احرام باندھنے والا اگر حج کی سعی طوافِ زیارت سے پہلے کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ ایک نفل طواف، اضطباع اور رمل کے ساتھ کرے اور اس کے بعد سعی کرے، یہ حج کی سعی ہو جائے گی اور پھر دسویں تاریخ کو سعی نہ کرنی ہوگی، مگر افضل یہ ہے کہ طوافِ زیارت کے بعد کرے۔

مفرد وقارین کے مسائل

مسئلہ: مفرد اور قارن جب طوافِ قدوم سے فارغ ہو جائیں تو ان کو احرام باندھے ہوئے مکہ مکرمہ میں رہنا چاہئے اور ممنوعاتِ احرام سے بچتا رہے اور تمتع جس وقت عمرہ کے طوافِ سعی سے فارغ ہو جائے، تو حلق (بال منڈانا) یا تقصیر (بال کتر وانا) کرائے، بس اس کے بعد وہ حلال ہو گیا، جو چیزیں احرام کی وجہ سے اس

کے لیے منع ہوئیں تھیں اب وہ حلال ہوئیں اور جب تک دوبارہ احرام نہ باندھے گا، حلال رہیں گی، اور حج کے لیے آٹھویں تاریخ کو یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھنا ہوگا، مفرد اور متمتع کو مکہ مکرمہ کے قیام کو غنیمت سمجھنا چاہئے، اس میں جس قدر ہو سکے نفل طواف کرتا رہے۔

مسئلہ: مفرد اور قارن طواف قدوم اور عمرہ سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے جس وقت چاہے نفل طواف کرے، لیکن نفل طواف میں رمل اور اس کے بعد سعی نہیں ہے، لیکن طواف کے بعد دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ: مفرّد اور قارن طواف قدوم اور عمرہ کے بعد تلبیہ پڑھتا رہے، البتہ طواف کرتے ہوئے نہ پڑھے مفرد اور قارن کا تلبیہ جمرہ عقبہ کی رمی کے وقت ختم ہو جاتا ہے۔

منیٰ و عرفات جانے کے مسائل

مسئلہ: دسویں تاریخ کو طواف زیارت کر کے مکہ مکرمہ سے منیٰ واپس آ جائے اور ظہر کی نماز منیٰ آ کر پڑھنا مسنون ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مسجد حرام میں ہی پڑھنا مسنون ہے، ملا علی قاریؒ نے مسجد حرام میں نماز ظہر پڑھنے کو ترجیح دی ہے، اور رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے، منیٰ کے علاوہ کسی دوسری جگہ رات گزارنا مکروہ ہے، خواہ مکہ مکرمہ میں رہے، یا راستے میں، اسی طرح اکثر حصہ رات کا کسی دوسری جگہ بھی گزارنا مکروہ ہے، لیکن اس سے دم وغیرہ واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: منیٰ کو جاتے ہوئے اور وہاں قیام میں تلبیہ پڑھتا رہے۔

مسئلہ: آٹھویں تاریخ کے قیام میں منیٰ میں کوئی خاص حکم نہیں ہے، صرف قیام اور پانچ نمازیں پڑھنا مسنون ہے۔

مسئلہ: نویں ذی الحجہ کی صبح کو فجر کی نماز اسفار یعنی خوب اجالے میں پڑھے

اور جب سورج نکل آئے اور دھوپ ”جبل ثبیر“ پر پھیل جائے، تو عرفات کو چلے۔
مسئلہ: عرفات مکہ مکرمہ سے مشرق کی جانب تقریباً نو میل اور منیٰ سے چھ میل پر ایک میدان ہے، نویں تاریخ کو زوال کے بعد سے دسویں کی صبح صادق تک کسی وقت اس میں ٹھہرنا حج کا رکن اعظم ہے، چاہے تھوڑی دیر کے لیے ہی ہو۔

مسئلہ: عرفات میں پہنچ کر تلبیہ، دعا اور درود وغیرہ کثرت سے پڑھتا رہے، جب زوال ہو جائے وضو کرے، غسل افضل ہے، ضروریات: کھانا، پینا وغیرہ سے زوال سے پہلے فارغ ہو جائے اور بالکل اطمینان و سکون قلب کے ساتھ اپنے خالق کی طرف متوجہ ہو اور زوال ہوتے ہی یا اس سے پہلے ”مسجد نمرہ“ پہنچ جائے۔

مسئلہ: جب امام منبر پر بیٹھ جائے، مؤذن اذان دے، اس کے بعد امام مثل جمعہ کے دو خطبے پڑھے، جن میں احکام حج بیان کرے، خطبے سے فارغ ہو کر جب ممبر سے اتر آئے تو مؤذن اقامت کہے اور ظہر کی نماز پڑھائے، اس کے بعد پھر دوسری اقامت کے بعد عصر کی نماز پڑھائے، دونوں نمازوں میں قرآن آہستہ پڑھے، زور سے نہ پڑھے۔

مسئلہ: ظہر کے فرضوں کے بعد تکبیر تشریق تو کہہ لے، لیکن ظہر کی سنت مؤکدہ یا نفل نہ پڑھے اور عصر کی نماز کے بعد بھی ظہر کی نفل یا سنت نہ پڑھے۔

مسئلہ: امام اور مقتدی کو دونوں نمازوں کے درمیان ظہر کی سنت یا نفل پڑھنا یا اور کوئی کام کرنا کھانا پینا وغیرہ مکروہ ہے، البتہ اگر امام عصر کی نماز میں تاخیر کرے، تو پھر مقتدیوں کو ظہر کی سنت یا نفل پڑھنا مکروہ نہیں، اگر دونوں نمازوں کے درمیان زیادہ فصل ہو جائے تو پھر عصر کے لیے بھی اذان دی جائے۔

مسئلہ: مقیم شخص کو قصر جائز نہیں، خواہ مقتدی ہو یا امام اور اگر امام مقیم ہو اور قصر کرے تو اس کی اقتدا نہ مسافر کو جائز ہے نہ مقیم کو، اگر کوئی مقیم امام قصر کرے گا تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز نہ ہوگی۔

وقوف عرفہ کے مسائل

مسئلہ: وقوف عرفہ کے لیے نیت شرط نہیں، اگر نیت نہ کی تب بھی وقوف ہو جائے گا۔

مسئلہ: عرفات میں وقوف کے وقت کھڑا رہنا مستحب ہے، شرط اور واجب نہیں ہے، بیٹھ کر، یا لیٹ کر جس طرح ہو سکے، سوتے، جاگتے، وقوف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: وقوف میں ہاتھ اٹھا کر حمد و ثنا کرنا، درود و دعا و اذکار، تلبیہ پڑھتے رہنا مستحب ہے اور خوب الحاح کے ساتھ دعا کریں، اپنے لیے، اپنے عزیز و اقارب کے لیے جملہ اہل و عیال اور سب مسلمانوں کے لیے دعائے کریں اور قبولیت کی امید قوی رکھیں اور دعا درود و تکبیر تہلیل وغیرہ تین تین مرتبہ پڑھیں، دعا کے شروع میں تسبیح و تحمید، تہلیل تکبیر، درود پڑھیں اور ختم پر بھی پڑھیں۔

مسئلہ: وقوف کے لیے حیض و نفاس جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں۔

مسئلہ: نویں ذی الحجہ کو زوال سے لے کر سورج غروب ہونے تک عرفات میں رہنا واجب ہے، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کی حد سے نکل گیا، تو دم واجب ہوگا، لیکن اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پھر واپس آجائے، تو دم ساقط ہو جائے گا اور اگر غروب کے بعد عرفات میں واپس آئے گا، تو دم ساقط نہ ہوگا۔

وقوف مزدلفہ کے مسائل

مسئلہ: مزدلفہ کے راستے میں تلبیہ، تکبیر، درود کثرت سے پڑھے۔

مسئلہ: مزدلفہ میں مغرب کی نماز ادا کی نیت کرے، قضا کی نیت نہ کرے، گو قضا کی نیت سے بھی نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو اکٹھا پڑھنے کے لیے جماعت شرط نہیں، خواہ جماعت سے پڑھے یا تنہا، دونوں کو اکٹھا پڑھے، لیکن جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: مزدلفہ میں دونوں کو اکٹھا پڑھنا واجب ہے، بخلاف ظہر و عصر کے عرفہ میں کہ ان کا جمع کرنا مسنون ہے اور مزدلفہ میں جمع کے لیے بادشاہ یا اس کا نائب ہو نا شرط نہیں اور جماعت بھی شرط نہیں اور خطبہ بھی یہاں نماز سے پہلے مسنون نہیں اور اقامت بھی دونوں کے لیے ایک ہی ہوتی ہے۔

مسئلہ: مغرب و عشا کی نماز سے فارغ ہو کر مزدلفہ میں ٹھہرے اور مزدلفہ میں صبح صادق کے بعد تک ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے، یہ وقت یہاں کے وقوف کا صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے۔

مسئلہ: اگر مزدلفہ میں اس وقت تک وقوف نہ کیا اور رات ہی کو صبح صادق سے پہلے وہاں سے چلا گیا، تو دم واجب ہوگا، البتہ اگر غدر کی وجہ سے نہیں ٹھہرا، مثلاً مریض ہے یا کمزور ہے، تو دم واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر عورت ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرے، تو اس پر دم واجب نہ ہوگا اور اگر مرد ہجوم ہونے کی وجہ سے نہ ٹھہرے، تو دم واجب ہوگا اور صبح صادق کے بعد اندھیرے ہی میں مزدلفہ سے چلا آیا، تو دم واجب نہ ہوگا، کیوں کہ مقدار واجب وقوف ہو گیا، مقدار واجب ذرا سی دیر سے بھی پوری ہو جاتی ہے۔

مسئلہ: مزدلفہ سے ستر (۷۰) کنکریاں مثل کھجور کی گٹھلی یا چنے کے دانے کے برابر اٹھانا مری کرنے کے لیے مستحب ہے، کسی اور جگہ سے اور راستہ سے بھی جائز ہے، مگر جمرہ (جس پر کنکریاں ماری جاتی ہیں) کے پاس سے نہ اٹھائے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کا حج قبول ہوتا ہے، اس کی کنکریاں اٹھالی جاتی ہیں اور جس کا حج قبول نہیں ہوتا اس کی کنکریاں پڑی رہ جاتی ہیں، لہذا جو کنکریاں وہاں پڑی ہوتی ہیں وہ مردود ہیں، ان کو نہ اٹھائے، اگر کوئی ان کو اٹھا کر مارے گا تو بھی جائز ہے، لیکن مکروہ تنزیہی ہے۔

رمی کے مسائل رمی یعنی کنکریاں مارنا

منی کے اندر درمیانی راستے میں تین جگہیں ہیں ان پر پتھر کے تین ستون قد آدم اونچے بنے ہوئے، ہیں ان تینوں جگہوں کو جمرات یا جمار کہتے ہیں، اور ان میں سے ہر ایک کو جمرہ کہتے ہیں، اس میں جو مکہ مکرمہ کی طرف ہے، اس کو ”جرمۃ العقبہ“، ”جرمۃ الکبریٰ“ اور ”جرمۃ الاخریٰ“ (بڑا شیطان) کہتے ہیں، اور بیچ والے کو ”جرمۃ الوسطیٰ“ (درمیانی شیطان) اور تیسرا جو مسجد خیف کے قریب ہے اس کو ”جرمۃ الاولیٰ“ (پہلا شیطان) کہتے ہیں۔

صحیح ابن خزیمہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیمؑ مناسک ادا کرنے آئے، تو شیطان ”جرمۃ الاخریٰ“ (جرمۃ عقبہ) کی جگہ پر نظر آیا، حضرت ابراہیمؑ نے اس کو سات کنکریاں ماری، یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا اور پھر دوسرے جمرہ کے پاس نظر آیا، تو پھر سات کنکریاں ماریں، یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جرمۃ اولیٰ کے پاس نظر آیا تو پھر اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین کے اندر دھنس گیا، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ تم شیطان کو مارتے ہو اور اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ کے دین پر چلتے ہو۔

مسئلہ: سات کنکریاں ”جرمۃ العقبہ“ پر دسویں تاریخ کو ماری جاتی ہیں اور باقی گیارہویں سے تیرہویں تک روزانہ تیس کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان کو جہاں سے چاہے اٹھائے، البتہ جمرات کے پاس سے اور ناپاک جگہ سے نہ اٹھائے۔

مسئلہ: رمی کرنا واجب ہے رمی کے چھوڑنے سے دم واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ: دسویں تاریخ کو جب منی میں آئے، تو پہلے اور دوسرے جمرے کو چھوڑ کر تیسرے پر آئے اور مستحب یہ ہے کہ منی میں داخل ہو کر سب کاموں سے پہلے تیسرے جمرہ کی (جس کو جمرۃ اخریٰ کہتے ہیں) رمی کرے۔

مسئلہ: دسویں تاریخ کو ”جرمۃ اخریٰ“ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ تلبیہ موقوف کر دے اور اس کے بعد نہ پڑھے، خواہ مفرد ہو یا قارن یا متمتع۔

مسئلہ: جمرۃ اخریٰ کی رمی کے بعد جمرہ کے پاس نہ ٹھہرے، بلکہ اپنے مقام پر آجائے۔

مسئلہ: ”جرمۃ اخریٰ“ کی رمی سے فارغ ہو کر اپنے ٹھکانے پر آئے، کسی کام میں راستے میں مشغول نہ ہو، اس کے بعد شکریہ حج کی قربانی کرے اور یہ قربانی مفرد کے لیے مستحب ہے اور قارن اور متمتع کے لیے واجب ہے، مفرد نے اگر قربانی سے پہلے حجامت بنوالی اور اس کے بعد قربانی کی تو اس پر دم وغیرہ واجب نہیں اور قارن اور متمتع پر ذبح حجامت سے پہلے واجب ہے۔

مسئلہ: رمی کرنا واجب ہے، رمی کے چار دن ہے: دسویں، گیارہویں، بارہویں، تیرہویں، دسویں کو صرف جمرۃ اخریٰ کی رمی ہوتی ہے، اور باقی ایام میں تینوں جمرات کی رمی کی جاتی ہے۔

مسئلہ: گیارہویں کو زوال کے بعد ظہر کی نماز پڑھ کر تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارے، اول جمرۃ اولیٰ (مسجد خیف کے قریب ہے) کی رمی کرے، کیوں کہ یہ جمرہ ذرا اونچائی پر ہے، اس کے لیے قریب اوپر چڑھ کر پانچ قدم یا زیادہ فاصلہ پر قبلہ رخ اس طرح کھڑا ہو کہ جمرہ کے بالکل مقابل نہ ہو، بلکہ دہنی جانب جمرہ کا زیادہ حصہ اور بائیں جانب کم، اس کے بعد سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری پر یہ دعا پڑھے: اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے اور رحمن کو راضی کرنے کے لیے، اے اللہ! حج کو مبرور بنا، گناہوں کو معاف فرما اور کوشش کو مشکور فرما، اور ”جرمۃ اولیٰ“ کی رمی کے بعد ذرا آگے بڑھ کر قبلہ رخ ہو کر، ہاتھ اٹھا کر حق

تعالیٰ کی حمد ثنا کرے اور تسبیح و تکبیر پڑھے، اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا مانگے، رمی کے بعد اتنی دیر ٹھہرے جتنی دیر میں سورۃ بقرہ یا تین پاؤ پارہ، یا بیس آیت پڑھی جاتی ہے، اس کے بعد ”جرمہ وسطیٰ“ یعنی بیچ والے جرمہ پر آئے اور مثل جرمہ اولیٰ کے رمی کرے اور ذرا بائیں جانب کو قبلہ رخ کھڑا ہو کر مثل جرمہ اولیٰ کے تسبیح تہلیل، تکبیر، دعا وغیرہ کرے، اس کے بعد جرمہ آخری کی رمی کرے، اس کی رمی کے بعد ٹھہر کر دعا وغیرہ نہ کرے، یہ صرف جرمہ اولیٰ اور وسطیٰ کی رمی کے بعد سنت ہے۔

جرمہ آخری کی رمی سے فارغ ہو کر اپنی قیام گاہ پر واپس آجائے اور رات کو منیٰ میں رہے پھر بارہویں کو زوال کے بعد اسی طرح جمرات کی رمی کرے اور سب امور مذکورہ کا خیال رکھے۔

مسئلہ: بارہویں تاریخ کو زوال کے بعد رمی کر کے منیٰ سے مکہ مکرمہ چلا آنا بلا کراہت جائز ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ تیرہویں کو رمی کے بعد آئے۔

مسئلہ: جو شخص بارہویں کو رمی کے بعد مکہ مکرمہ آگیا، اس پر تیرہویں کی رمی واجب نہیں رہتی۔

مسئلہ: اگر بارہویں تاریخ کو مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہو، تو غروب سے پہلے منیٰ سے نکل جائے غروب کے بعد تیرہویں کو بلاری کیسے جانا مکروہ ہے، گو تیرہویں کی رمی واجب نہ ہوگی، لیکن اگر تیرہویں کی صبح صادق منیٰ میں ہوگئی، تو تیرہویں کی رمی واجب ہو جائے گی، اگر بلاری کیسے آئے گا، تو دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: گیارہویں بارہویں کو رمی کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے اس سے پہلے رمی جائز نہیں اور زوال سے غروب آفتاب تک وقت مسنون ہے اور غروب سے صبح صادق تک وقت مکروہ ہے، اگر گیارہویں کو رمی نہیں کی اور بارہویں کی صبح ہوگئی، تو گیارہویں کی رمی فوت ہوگئی اور وقت نکل گیا اس کو بارہویں کی رمی کے ساتھ قضا کر لے، اسی طرح بارہویں کی رمی، اگر تیرہویں کی صبح تک نہ کی، تو اس کا بھی وقت

نکل گیا اور قضا واجب ہوگی۔

مسئلہ: اگر کسی اور وقت رمی کی، اس کے وقت معین میں نہ ہو سکی، تو قضا واجب ہوگی اور دم بھی واجب ہوگا، اسی طرح اگر بالکل کسی روز بھی رمی نہیں کی اور رمی کا وقت نکل گیا، تب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: رمی کی قضا کا وقت تیرہویں کے غروب تک ہے، غروب کے بعد رمی کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور قضا کا وقت نہیں رہتا، صرف دم واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے دسویں یا گیارہویں یا بارہویں کو رمی نہیں کی، تو اس روز کے بعد والی رات میں رمی کر سکتا ہے، مثلاً دسویں کو رمی نہیں کی، تو دسویں اور گیارہویں کی درمیانی شب میں رمی جائز ہے، کیوں کہ ایام حج میں بعد والی رات پہلے دن کی شمار کی جاتی ہے۔

مسئلہ: تیرہویں کے بعد والی رات تیرہویں کے تابع شمار نہیں کی جاتی، بلکہ وہ چودہویں کی رات کہلائے گی۔

مسئلہ: گیارہویں، بارہویں، تیرہویں کو تینوں جمرات کی رمی ترتیب وار کرنا مسنون ہے، اگر جرمہ وسطیٰ یا جرمہ آخری کی رمی پہلے کی اور اول کی بعد میں تو وسطیٰ اور آخری کی رمی پھر کرے، تاکہ ترتیب مسنون کے مطابق ہو جائے۔

مسئلہ: رمی میں کنکریاں پے در پے مارنا مسنون ہے، تاخیر اور فاصلہ کنکریوں میں مکروہ ہے، اسی طرح ایک جرمہ کی رمی کے بعد دوسرے جرمہ کی رمی میں، علاوہ دعا کے تاخیر کرنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: رمی کرنے کے لیے کوئی خاص حالت، ہیئت شرط نہیں، بلکہ جس حالت میں اور جس جگہ کھڑے ہو کر رمی کرے گا، صحیح ہو جائے گی، البتہ امور مذکورہ کی رعایت مسنون ہے:

☆ سات کنکریاں علیحدہ علیحدہ مارنا ہے، اگر ایک سے زیادہ یا ساتوں ایک دفعہ مارے تو ایک شمار ہوگی، اگر چہ علیحدہ علیحدہ گری ہوں اور باقی پوری کرنی ضروری ہوں گی۔

☆ خود رمی کرنا کسی دوسرے سے باوجود قادر ہونے کے بلا عذر رمی کرانی جائز نہیں، البتہ اگر مریض کسی دوسرے کو حکم کر دے، یا کوئی مجنون و بے ہوش ہو، یا بچہ ہو اور کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے رمی کرے، تو جائز ہے، مریض کی طرف سے رمی کے لیے اس کا حکم شرط ہے اور بے ہوش وغیرہ کے لیے حکم شرط نہیں۔

☆ مسئلہ: رمی کے بارے میں وہ شخص مریض اور معذور سمجھا جائے گا، جو کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو اور جمرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت تکلیف کا اندیشہ ہو۔

☆ اگر سوار ہو کر جمرات تک آسکتا ہے اور مرض کی زیادتی اور تکلیف کا اندیشہ نہیں ہے، تو اس کو خود رمی کرنی ضروری ہے، دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں، ہاں اگر سواری یا کوئی شخص اٹھانے والا نہ ہو تو معذور ہے، دوسرے سے رمی کر سکتا ہے۔

☆ مسئلہ: جو شخص دوسرے کی طرف سے رمی کرے، اول اس کو اپنی سات کنکریاں پوری کرنی چاہئے اس کے بعد دوسرے کی طرف سے مارے، اگر اس طرح رمی کی کہ ایک کنکری اپنی طرف سے ماری اس کے بعد دوسری، دوسرے کی طرف سے، تو جائز ہے، لیکن مکروہ ہے اور گیارہویں، بارہویں، تیرہویں کو اول تینوں جمرات کی رمی اپنی طرف سے کرے، اس کے بعد تینوں کی رمی دوسرے کی طرف سے کرے۔

☆ مسئلہ: اگر معذور کا عذر دوسرے سے رمی کرانے کے بعد رمی کے وقت میں زائل ہو گیا، تو دوبارہ خود رمی کرنا ضروری نہیں۔

☆ مسئلہ: پتھر، مٹی کی ڈلی، گارے کی گولی، گیر، چونہ، ہڑتال، سرمہ کی ڈلی، پہاڑی نمک، گندھک ریت سے رمی جائز ہے، لیکن ریت کی مٹی ایک کنکر کے قائم مقام شمار ہوگی۔

☆ مسئلہ: عورت اور مرد کے لیے رمی کے احکام برابر ہیں، کوئی فرق نہیں، البتہ عورت

کورات میں رمی کرنا افضل ہے۔

☆ مسئلہ: اگر عورت دسویں تاریخ کو سورج نکلنے سے پہلے اور گیارہویں، بارہویں کو سورج غروب ہونے کے بعد رات میں ہجوم کے خوف سے رمی کرے، تو مکروہ نہیں، اسی طرح ضعیف اور کمزور کا حکم ہے۔ ان کے علاوہ اور لوگوں کے لیے مکروہ ہے۔

☆ ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳

سر پر استرا پھیرنا واجب ہے، اگر زخموں کی وجہ سے استرا بھی نہ چلا سکے، تو یہ واجب ساقط ہو جاتا ہے، اور بلا حجامت مثل منڈوانے والے کے حلال ہو جائے گا، لیکن اولیٰ یہ ہے کہ ایسا شخص بارہویں تاریخ تک حلال نہ ہو۔

مسئلہ: جو چیزیں احرام کی وجہ سے منع ہیں، وہ سب حلق کے بعد جائز ہو جاتی ہیں، مثلاً: خوشبو لگانا، سلا ہوا کپڑا پہنا، البتہ عورت سے صحبت بوسہ وغیرہ جائز نہیں ہوتا، بلکہ یہ طواف زیارت کے بعد جائز ہوتا ہے۔

مسئلہ: عمرہ کے طواف اور سعی کے بعد حلق ہوتا ہے، چاہے دس عمرے ایک دن رات میں کرے ہر بار حلق کرانا ہوگا، حلق واجب ہے۔

طواف زیارت کے مسائل

مسئلہ: طواف زیارت تمام عمر میں ہو سکتا ہے، البتہ ایام نحر میں واجب ہے، اس کے بعد دم واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہ طواف لازمی ہے اس کا بدل کچھ نہیں ہو سکتا، سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص وقوف عرفہ کے بعد طواف سے پہلے مرجائے اور حج پورا کرنے کی وصیت کر جائے کہ میرا حج پورا کرادینا، تو ایک گائے یا اونٹ ذبح کرنا واجب ہوگا، حج پورا ہو جائے گا اور وقوف مزدلفہ و رمی سعی کے ترک سے کوئی دم اس پر واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: طواف زیارت کے بعد عورت سے صحبت وغیرہ حلال ہو جاتی ہے، اگر کسی نے یہ طواف نہ کیا، تو اس کے لیے صحبت حلال نہ ہوگی، اگرچہ سالہا سال گزر جائیں طواف کرنے کے بعد حلال ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی حجامت سے پہلے طواف زیارت کر لے تو کوئی بھی چیز منوعات احرام سے حلال نہ ہوگی، حلال حجامت سے ہوتا ہے، طواف سے نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ: عورت حیض سے ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ بارہویں تاریخ کے آفتاب غروب ہونے میں اتنی دیر ہے کہ غسل کر کے مسجد میں جا کر پورا طواف یا پھر صرف چار پھرے کر سکتی ہے اور اس نے نہیں کیا، تو دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت اس کے وقت میں نہ کر سکے تو دم واجب نہ ہوگا، پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔

مسئلہ: عورت جانتی ہے کہ حیض عنقریب آنے والا ہے اور ابھی حیض آنے میں اتنا دن باقی ہے کہ پورا طواف یا چار پھرے کر سکتی ہے، لیکن نہیں کیا اور حیض آ گیا، پھر ایام نحر گزرنے کے بعد پاک ہوئی، تو دم واجب ہوگا، اگر چار پھرے نہیں کر سکتی تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: حیض و نفاس کی وجہ سے عورت طواف زیارت کو ۱۲ ذی الحجہ سے مؤخر کر سکتی ہے، دم واجب نہ ہوگا لیکن اگر اسی حال میں کرے گی تو ایک سالم اونٹ یا سالم گائے کی قربانی کرنی ہوگی۔

طواف وداع

طواف وداع کا طریقہ: حج سے فارغ ہو کر جب مکہ مکرمہ سے سفر کا ارادہ ہو، تو طواف وداع کرے اور اس میں رمل نہ کرے اور اس کے بعد سعی نہ کرے، طواف کے بعد دو گنا طواف پڑھ کر زم زم کے پاس آئے، زم زم پیئے اور اس کو چہرہ، سر اور بدن کو ملے، اپنے اوپر بھی ڈالے، پھر بیت اللہ کی دہلیز کو جو زمین سے ابھری ہوئی ہے بوسہ دے، پھر ملتزم سے لپٹے، سینہ اور داہنا ہاتھ رخسارہ ملتزم کو لگا کر داہنا ہاتھ اوپر اٹھا کر بیت اللہ کا پردہ پکڑے، جیسا کہ کوئی غلام اور خادم اپنے آقا کا دامن پکڑتا ہے، غرض جس طرح ہو سکے خوب روئے گڑ گڑائے، آہ وزاری کرے اور اگر رونانا آئے، تو رونے والوں کی سی صورت بنا لے اور بیت اللہ کی جدائی پر اظہارِ افسوس دل سے

کرے، پھر حجر اسود کا استلام کرے اور اگر سہولت ہو، تو اٹلے پاؤں باب الوداع سے بیت اللہ کی طرف حسرت کی نگاہ سے دیکھتا اور روتا ہوا مسجد سے باہر نکلے اور دروازہ پر کھڑا ہو کر دعا مانگے اور یہ دعا پڑھے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اے اللہ! مجھ کو واپسی کے بعد پھر بیت اللہ کی جانب بار بار آنے کی توفیق عطا فرما اور اے ذوالجلال والا کرام! مجھے اپنے مقبول بندوں میں شامل فرما لے! اے اللہ! تو بیت اللہ کی اس زیارت کو میرے لیے آخری زیارت نہ بنا اور اگر یہ آخری زیارت ہے، تو اے ارحم الراحمین، تو مجھے اس کے عوض جنت عطا فرما اور رحمت کاملہ نازل فرما، بہترین مخلوق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی تمام آل و اصحاب پر۔

مسئلہ: حیض و نفاس والی عورت طواف نہ کرے، بلکہ باب الوداع پر کھڑی ہو کر دعا مانگ لے۔

مسئلہ: اول وقت طواف و داع کا طواف زیارت کے بعد اگر مکہ مکرمہ سے سفر کا ارادہ ہے، اگر کسی نے سفر کا ارادہ کیا اور اس لیے طواف و داع کر لیا اور اس کے بعد پھر قیام ہو گیا تو طواف و داع ادا ہو گیا اور آخر وقت اس کا معین نہیں جس وقت چاہے کر لے، اگر سال بھر مکہ مکرمہ میں قیام کرنے کے بعد کرے گا، تب بھی ادا ہوگا، قضا نہ ہوگا، البتہ اچھا یہ ہے کہ تمام کاموں سے فارغ ہو کر طواف کرے اور اس کے فوراً بعد سفر شروع کرے۔

مسئلہ: طواف و داع کے بعد اگر کچھ قیام ہو گیا، تو پھر چلتے وقت دوبارہ طواف و داع مستحب ہے۔

مسئلہ: حائضہ عورت اگر مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہو جائے، تو اس کو لوٹ کر طواف و داع کرنا واجب ہے اور اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہو، تو واجب نہیں۔

مسئلہ: حائضہ سے طواف و داع معاف ہے، اگر طہارت تک رکنے کی گنجائش نہ ہو۔

دم شکر کے مسائل

مسئلہ: ”دم تمتع“، ”دم شکر“ ہے، وہ قربانی کی فہرست میں نہیں آتا، اگر حاجی مقیم ہے تو عید الاضحیٰ کی واجب قربانی الگ سے کرے، یہ واجب چاہے مکہ میں کرے یا اپنے وطن میں اطلاع دے کر کرادے۔

مسئلہ: دم تمتع و قران کے بدلے جب کہ دم کی استطاعت نہ ہو، ۳ روز ۱۰ ارزی الحجہ سے پہلے متفرق طور پر بھی رکھ سکتا ہے، افضل مسلسل رکھنا ہے، ۷، ۸، ۹، تارتخ اگر ضعف کا خطرہ ہو، تو ۹ سے پہلے فارغ ہو جائے، حاجی کو عرفہ کا روزہ مکروہ ہے، باقی ۷ روزے مکہ میں یا گھر آ کر متفرق طور پر بھی رکھ سکتا ہے، مسلسل رکھنا افضل ہے، ایام تشریق میں قطعاً نہ رکھے، یعنی ۱۰/۱۱/۱۲/۱۳ میں۔

مسئلہ: اگر یہ روزے ۱۰ ارزی الحجہ سے پہلے نہ رکھ سکا، تو اب یہ ۳ روزے نہیں رکھ سکتا، دم ہی دینا پڑے گا، اگر قدرت دم کی نہ ہو، تو حلق کرنا حلال ہو جائے، اور اب ۲ دم ایک دم شکر اور ایک ذبح سے پہلے حلال ہونے کا دم دے، اور اگر ایام نحر کے بعد قربانی کی، تو تیسرا دم تاخیر کا اور دینا ہوگا۔

مسئلہ: پہلے تین روزوں کی طرح ۷ روزوں کے لیے بھی رات سے نیت شرط ہے۔

مسئلہ: دم تمتع و قران کے لیے ایام نحر اور حد و حرم کا ہونا ضروری ہے۔

دم جنایت و صدقہ کے مسائل

مسئلہ: پورا اونٹ یا پورا بڑا جانور ۲ جرموں میں واجب ہوتا ہے، جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں طواف زیارت کرنا یا وقف عرفہ کے بعد سر منڈانے سے پہلے عورت

سے ہم بستری (عندالجمہور) بعض نے کہا طواف زیارت سے پہلے ہم بستری کرنا۔

مسئلہ: بلا عذر ایسی جنایت کی جس میں دم ہی متعین ہے، اس میں روزے رکھنے کا اختیار نہیں، نہ طعام دینے کا اختیار ہے، دم ہی دینا ہوگا اور وہ حدودِ حرم میں ذبح ہوگا چاہے ابھی دے دے یا پھر بھی یہاں بھجوا کر حدودِ حرم میں ذبح کروادے۔

مسئلہ: عمرہ کے طواف کے بعد سعی سے پہلے جماع سے دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: ۱۰ سے ۱۲ رذی الحجہ تک سرمنڈ والے، ورنہ دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: قارن یا متمتع کا ۱۲ رذی الحجہ مغرب تک قربانی نہ کرنا اس سے بھی دم واجب ہوگا، تو ۲ دم ہوں گے، ایک تاخیر ہونے کا اور ایک تمتع یا قران کا۔

مسئلہ: ایک یا دو بار خوشبودار سرمہ لگانے سے صدقۃ الفطر کے برابر ایک کیلو ۶۳۳ گرام صدقہ واجب ہوگا۔

مسئلہ: ۳ رجوں سے زیادہ مارے تو صدقۃ الفطر کے بقدر صدقہ دینا ہوگا۔

مسئلہ: صدقۃ الفطر کی مسکینوں کو بانٹ سکتا ہے۔

مسئلہ: طوافِ قدوم، طوافِ وداع، طوافِ نفل، بلا وضو کرے، تو صدقۃ الفطر کی مقدار صدقہ واجب ہوگا۔

مسئلہ: ایک دن کی مکمل رمی یا تینوں دن کی رمی کے ترک پر دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: سر، ناک، ڈاڑھی کے ہر بال پر ایک مٹھی گیہوں۔

مسئلہ: دم جنایت کے لیے حدودِ حرم تو ضروری ہے مگر ایامِ نحر ضروری نہیں۔

مسئلہ: جنایت کا صدقہ حدودِ حرم میں اور حرم کے فقیروں کو دینا دونوں باتیں ضروری نہیں ہیں۔

مسئلہ: جزا جنایات اور کفارات کا فوراً دینا واجب نہیں، لیکن آخر عمر میں جب مرنے کا غالب گمان ہو، تو اس وقت ادا کرنا واجب ہے، تاخیر سے گناہ ہوگا، وصیت

کرنی واجب ہے۔

مسئلہ: دم کا گوشت حرم کے ہی فقرا کو دینا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ: دم کے بدلے قیمت نہیں دے سکتے اور نہ روزہ رکھ کر کفارہ ادا ہوگا۔

مسئلہ: دم کا گوشت خود نہیں کھا سکتا، فقیر موجود ہو، تو اس کو دے ورنہ ذبح کر کے چھوڑ کر چلا جائے یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ: یہ ارادہ کے مکہ معظمہ جائے گا یا کسی دوسری جگہ میقات پر معلوم ہوگا اگر میقات سے آگے جا کر کسی دوسری جگہ کا ارادہ کیا اور میقات سے گذرتے وقت مکہ معظمہ کا ارادہ تھا تو دم واجب ہوگا۔

مفسداتِ حج و عمرہ

عمرہ کے احرام میں عمرہ کے طواف سے پہلے جماع مفسدِ عمرہ ہے، از سر نو میقات پر جا کر احرام باندھے۔

اسی طرح احرام حج کے بعد وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع مفسدِ حج ہے، آئندہ سال حج کرے۔

قربانی کے سلسلے میں ایک اہم مسئلہ

آج کل سعودی حکومت نے حجاج کی کثرت اور قربانی کرنے کی جگہ ہجوم کی وجہ سے ایک سہولت یہ پیدا کر دی ہے کہ قربانی کی جو قیمت مقرر کر لی جاتی ہے، اتنے پیسے حاجی بینک میں جمع کرا کر رسید لے لے، اس رسید میں حاجی کو یہ بھی بتلادیا جاتا ہے کہ تمہاری یہ قربانی کس دن کر دی جائے گی۔

مگر حنفی مسلک کے حُجَّاج کو یہ دشواری ہے کہ ان کے یہاں قربانی اور حلق میں ترتیب واجب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، اب اگر قربانی کے ذمے داروں نے کسی وجہ سے قربانی اس دن یا اس وقت تک نہ کی اور اس حاجی نے حلق کر لیا تو حلق کی قربانی پر تقدیم کی وجہ سے اس پر ایک دم واجب ہو جائے گا۔

اس دشواری کو سامنے رکھ کر جب کہ اس مسئلے میں ائمہ ثلاث کے علاوہ صاحبین بھی ترتیب کو سنت کہہ رہے ہیں اور عدم ترتیب پر دم کو واجب نہیں کہتے، ادھر حکومت بینک کے ذریعہ قربانی کرانے والے لوگوں کی قربانی کا گوشت اپنے صرفہ سے غریب مسلم ملکوں میں تقسیم کر دیتی ہے اور جو قربانی خود اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں ان کی قربانی کا گوشت تقسیم کے لیے نہیں جاتا، ذبح کر دیا جاتا ہے یا جلا دیا جاتا ہے، جیسا کہ زمانہ ماضی میں یہی دستور تھا۔

ان سب باتوں کو سامنے رکھ کر ۱۹۹۷ء میں دیوبند میں منعقد چھٹے فقہی اجتماع میں یہ تجویز پاس ہوئی کہ اس مسئلہ میں عدم ترتیب پر صاحبین کے قول پر عمل کی گنجائش ہے دم واجب نہ ہوگا۔

اس مسئلے میں یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے کہ جب احناف کا مفتی بہ قول ترتیب کے وجوب کا ہے، تو یہ عدم ترتیب کی رعایت پر صرف وہ معذور کمزور وضعیف لوگ عمل کر لیں جن کو ہجوم اور خود قربانی کرنے میں زحمت ہوتی ہو، قوی تندرست خود سے قربانی کریں یا یہ کہ عدم ترتیب پر عمل کر لیں مگر احتیاطاً ایک دم بھی دے دیں یا یہ کہ حج کی ایک قسم افراد بھی تو ہے، وہ کریں۔ اس میں قربانی واجب ہی نہیں ہوتی کہ ترتیب کی رعایت کا سوال پیدا ہو۔

مسئلہ: جو حاجی مسافر مکہ مکرمہ میں مقیم نہ ہو، اس پر عید الاضحیٰ کی قربانی واجب نہیں، لیکن اگر مقیم ہے اور صاحب نصاب ہے، تو واجب ہے، چاہے یہ قربانی وہاں کرے یا وطن میں کہلو کر کر دے۔

جنایات و ممنوعات

جنایات کی دو قسمیں ہیں: (۱) جنایاتِ احرام۔ (۲) جنایاتِ حرم۔
احرام کی جنایتیں آٹھ ہیں: (۱) خوشبو استعمال کرنا۔ (۲) سلا ہوا کپڑا پہننا۔ (۳) سر اور چہرہ ڈھانکنا۔ (۴) بال کاٹنا۔ (۵) جوں مارنا۔ (۶) ناخن کاٹنا۔ (۷) جماع کرنا۔ (۸) واجباتِ حج میں سے کسی واجب کو ترک کرنا۔
حرم کی جنایات دو ہیں: (۱) حرم کے جانور کا شکار کرنا۔ (۲) حرم کی گھاس کاٹنا۔
جزا میں دم بولا جائے، تو اس سے مراد بکری یا بڑے جانور میں سا تو اس حصہ اس کے قائم مقام ہوتا ہے۔

جب صدقہ بولا جائے، تو صدقۃ الفطر کی مقدار مراد ہوتی ہے۔
اور اگر صدقہ کی کوئی مقدار ذکر ہو تو پھر وہ مقدار دینی ہوتی ہے۔
ممنوعاتِ احرام اگرچہ بحالتِ عذر کیے جائیں، تب بھی جزا یعنی دم واجب ہوتا ہے۔

واجباتِ حج میں سے کوئی واجب بلا عذر چھوٹ جائے، تو دم واجب ہوگا۔
اور اگر واجباتِ حج میں سے کوئی عذر کی وجہ سے چھوٹ جائے، تو جزا واجب نہ ہوگی۔ وہ واجبات چھ (۶) ہیں: (۱) وقوفِ مزدلفہ چھوڑ دینا۔ (۲) حیض و نفاس کی وجہ سے طوافِ وداع چھوڑ دینا۔ (۳) طوافِ زیارت کو اپنے وقت سے حیض کی وجہ سے مؤخر کر دینا۔ (۴) طواف میں پیدل نہ چلنا۔ (۵) سعی میں پیدل نہ چلنا۔ (۶) بیماری کی وجہ سے سر منڈانا۔

مرد و عورت دونوں کے لیے حالتِ احرام میں خوشبو کا استعمال ناجائز اور منع ہے۔
احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی اور وہ احرام کے بعد باقی رہی، تو کچھ حرج نہیں، چاہے کتنی ہی مدت باقی رہے۔

اہم تنبیہات

عذر کی وجہ سے جنایت کی گئی، تو دم یا تین صاع گبھوں چھ (۶) مسکینوں کو، ہر ایک کو نصف صاع، یا تین روزے، ان میں سے جو چاہے ادا کرے، اگرچہ جنایت کرنے والا مال دار ہو۔ روزے رکھنے کی اجازت صرف چار ممنوعات کے ساتھ مخصوص ہے، احرام کی حالت میں لباس پہننا، ناخن کٹانا، خوشبو لگانا، یا حلق کرانا۔ اگر کسی جنایت پر صدقہ واجب ہے، تو روزے اور صدقے میں اختیار ہوگا۔ بلا عذر جنایت میں دم یا صدقہ جو واجب ہوتا ہے، وہی دینا ہوگا، روزہ رکھنے کا اختیار نہیں۔

(۱) مسئلہ: ممنوعات احرام اگرچہ عذر کی صورت میں کئے جائیں، تب بھی جزا واجب ہوتی ہے۔

(۲) مسئلہ: واجبات حج اگر بلا عذر چھوٹ جائیں تو جزا ہوتی ہے اور اگر عذر کی وجہ سے چھوٹ جائیں تو جزا واجب نہیں ہوتی۔

(۳) مسئلہ: جنایت قصداً کرے یا بھول کر مسئلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اپنی خوشی سے کرے یا کسی کی زبردستی سے، سوتے کرے یا جاگتے، ہوش میں ہو یا بیہوش، مالدار ہو یا تنگ دست، خود کرے یا کسی کے کہنے سے، معذور ہو یا غیر معذور، سب صورتوں میں جزا واجب ہوگی۔

(۴) مسئلہ: احرام باندھنے سے پہلے عطر لگایا اور احرام کے بعد اس کی خوشبو باقی ہے، تو کچھ حرج نہیں، چاہے کتنی ہی مدت تک باقی رہے۔

(۵) مسئلہ: ایک جگہ بیٹھ کر سارے بدن کو خوشبو لگائی، تو صرف ایک ہی دم واجب ہوگا، اور اگر مختلف جگہ لگائی، تو ہر جگہ کا مستقل دم واجب ہوگا۔

(۶) مسئلہ: عورت اگر تھیلی پر مہندی لگائے، تو دم واجب ہوگا۔

(۷) مسئلہ: عطر والے کی دکان پر بیٹھنے میں مضائقہ نہیں، البتہ سونگھنے کی نیت سے بیٹھنا مکروہ ہے۔

(۸) مسئلہ: اگر کپڑے میں خوشبو لگتے ہی کپڑا بدن سے جدا کر دیا، یا دھو ڈالا، تو کچھ لازم نہیں بخلاف بدن پر لگنے کے کہ اس پر لگتے ہی جزا لازم ہوتی ہے۔

(۹) مسئلہ: دارچینی، گرم مصالحہ وغیرہ کھانے میں ڈال کر پکانا اور کھانا جائز ہے۔

(۱۰) مسئلہ: لیمن سوڈا اور کوئی پانی کی بوتل یا شربت جس میں خوشبو نہ ملائی گئی ہو، تو محرم کو پینی جائز ہے اور جس بوتل میں خوشبو ملی ہوئی ہو، اگرچہ برائے نام ہوا گر پی جائے گی تو صدقہ واجب ہوگا۔

(۱۱) مسئلہ: بلا خوشبو کا سرمہ لگانا جائز ہے اور اگر خوشبودار ہو، تو صدقہ واجب ہے، لیکن اگر دو مرتبہ سے زیادہ لگایا، تو دم واجب ہوگا۔

(۱۲) مسئلہ: مرد کے لئے احرام میں جو سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے اس سے مراد وہ کپڑا ہے جو پورے بدن کے برابر یا کسی عضو کے برابر بنایا جائے اور بدن کا یا عضو کا احاطہ کر لے، خواہ سلائی کے ذریعہ یہ صورت پیدا ہو، یا کسی چیز سے چپکا کر، یا بنائی کے ذریعہ، یا کسی اور طریق سے، اور اس کپڑے کو معمول اور عادت کے مطابق استعمال کیا جائے۔

(۱۳) مسئلہ: ٹوٹے ہوئے ناخن کو توڑنے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔

(۱۴) مسئلہ: اگر بدن یا کپڑے پر طواف فرض یا واجب یا نفل کرتے وقت نجاست لگی ہوئی تھی تو کچھ واجب نہ ہوگا، لیکن مکروہ ہے۔

(۱۵) مسئلہ: اگر پورا یا اکثر طواف زیارت جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیا، تو بدنہ یعنی ایک اونٹ یا ایک گائے سالم واجب ہوگی اور اگر طواف قدوم یا

طوافِ نفل ان حالتوں میں کیا، تو ایک بکری واجب ہوگی اور ان سب صورتوں میں طہارت کے ساتھ طواف کا اعادہ کر لینے سے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

(۱۶) مسئلہ: اگر طوافِ زیارت جنابت کی حالت میں کیا اور طوافِ وداع طہارت سے کیا تو اگر طوافِ وداع ایامِ نحر (۱۰ ارذی الحجہ سے بارہ تک) میں کیا ہے، تو یہ طواف طوافِ زیارت بن جائے گا اور طوافِ وداع چھوڑنے کا دم لازم ہوگا، لیکن اگر پھر طواف کر لیا، تو یہ طوافِ وداع ہو جائے گا اور دم ساقط ہو جائے گا اور اگر طوافِ وداع ایامِ نحر گزرنے کے بعد کیا، تب بھی یہ طوافِ زیارت ہو جائے گا، لیکن دودم واجب ہوں گے: ایک طوافِ زیارت کی تاخیر کی وجہ سے، دوسرا طوافِ وداع چھوڑنے کی وجہ سے، ہاں! اگر اس کے بعد اور طواف کر لیا تو یہ طوافِ وداع ہو جائے گا اور ایک دوسرا دم جو طواف چھوڑنے کی وجہ سے ہوا تھا، ساقط ہو جائے گا۔

اردو میں دعائیں اور اس کے متعلق تمہید

حج کو جانے والے بڑے صغیر کے تقریباً پچاس فیصد مرد و عورت ایسے ہوتے ہیں جو عربی پڑھے لکھے نہیں ہوتے، حج کے موقع پر پڑھی جانے والی عربی زبان میں دعائیں و نیت کے عربی کلمات، طواف کی دعائیں، حتیٰ کے لیک تک کے کلمات ان کو نہ تو یاد ہوتے ہیں اور نہ ان کا حافظہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ یاد کر سکیں، خصوصاً عربی الفاظ ان کی زبان پر چڑھتے ہی نہیں ہیں، کتابوں کی مدد سے یا دوسروں کے کہلانے سے ان کی توجہ ان الفاظ کو دہرانے اور غلط سلط پڑھنے تک محدود رہتی ہے، بعض اتنا غلط پڑھتے ہیں کہ دعا کے بجائے بد دعا ہو جاتی ہے، پھر حال یہ ہے کہ ان دعاؤں کو پڑھنا وہ فرض سمجھتے ہیں کہ جو دعائیں حج کی کتابوں میں لکھی ہیں ان کا پڑھنا ضروری ہوگا، بھی توجہ کی کتابوں میں لکھا ہے، اس لیے بے چارے کتابیں ہاتھ میں لئے طواف کے دوران

ان کے پڑھنے میں مشغول رہتے ہیں، یہی حال سعی کے وقت ہوتا ہے۔ حالانکہ آدمی کی عادت یہ ہے کہ جو دعا وہ اپنی زبان میں کرتا ہے تو اس کی توجہ دعا کے مضمون اور اپنی گزارش اور سوال میں عاجزی، خشوع، رقت اور آہ و زاری کی طرف ہوتی ہے، لیکن وہ دوسری زبان میں اپنے عجز اور دل کے خلوص، محبت، درد اور اپنے ضمیر کی کیفیت کی ترجمانی نہیں کر پاتا، وہ عربی زبان کے الفاظ کی ادائیگی میں لگا رہتا ہے دل کی توجہ اس کے مضمون کی طرف نہیں ہوتی اور نہ اپنی بے تابی اور دل کے سوز اور اضطراب کا اظہار کر پاتا ہے، اس لئے یہ بہتر سمجھا گیا کہ ہر موقع کی دعائیں نیت کے کلمات کو بجائے عربی کے اردو میں اختصاراً لکھ دیا جائے تاکہ حاجی اپنی زبان میں آسانی کے ساتھ اس کے مفہوم کو ادا کر سکے، نہ اس کو رٹنا پڑے گا اور نہ توجہ الفاظ کی طرف ہوگی، اگرچہ اس میں شک نہیں کہ احادیث میں مذکور دعائیں روایت باللفظ ہیں، یہ ان کا امتیاز ہے کہ اور احادیث تو روایت بالمعنی بھی ہیں مگر دعاؤں، تحمید، تسبیحات وغیرہ کی تمام روایات باللفظ ہیں، اس لیے ان کی برکات، ان کے معنی کی جامعیت، اور ندرت اور پھر لسانِ نبویؐ سے ادا شدہ ہونے کی وجہ سے ان کی افادیت، معنویت، مقبولیت اور اثر کی قوت کا قطعاً انکار نہیں کیا جاسکتا، اگر کسی کو اس پر قدرت ہو، یاد کر سکتا ہو، تو اس کے بہتر ہونے میں کوئی شبہ نہیں، مگر ہر آدمی اس پر قادر نہیں ہوتا، اس لیے ان کی خاطر اختصاراً اردو میں ان کا مختصر مفہوم جس کو ہر آدمی اپنی زبان میں ادا کر سکے، لکھا جا رہا ہے، اگرچہ اخیر میں ہم ہر موقع کی وہ عربی دعائیں جو بہت مختصر ہیں ان کو بھی لکھ رہے ہیں، تاکہ جو ان کو یاد کر سکتا ہو یاد کر لے۔

اور یہ بھی خوب سمجھ لینا چاہئے کہ حج ان دعاؤں پر قطعاً موقوف نہیں ہے، ہر موقع کی دعاؤں کے پڑھے بغیر حج ادا ہو جاتا ہے، البتہ سنت کے مطابق ادا ہونے کے لیے ان دعاؤں اور کلمات کا ادا کرنا بہتر ہے۔

احرام کی نیت اگر صرف حج کا احرام ہو: یا اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں آپ اسے میرے لیے آسان فرمائیے اور قبول فرمائیے۔

احرام اگر عمرہ کا ہو تو یہ نیت کرے: یا اللہ! میں عمرے کا ارادہ کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لیے آسان فرمائیے اور قبول فرمالیجئے۔

اور اگر احرام حج و عمرہ دونوں کا ہو، تو یہ نیت کرے: یا اللہ! میں حج و عمرے کا ارادہ کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لیے آسان فرمائیے اور قبول فرمالیجئے۔

تلبیہ: میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بیشک سب تعریف اور نعمت آپ ہی کیلئے ہے اور سارا جہاں آپ ہی کا ہے آپ کا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ کے بعد یہ دعا کرے: اے اللہ! میں آپ کی رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی رحمت کے واسطے سے دوزخ کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔

مکہ معظمہ نظر آئے تو یہ دعا پڑھے: اے اللہ! یہ تیرا حرم ہے، تیرا شہر ہے، یہاں آپ کا امن ہے، تیرا بندہ بڑے دور سے گناہوں میں ڈوبا آیا ہے، میں آپ سے عاجز کی طرح سوال کرتا ہوں، پس میرے گوشت میرے خون اور میری ہڈی کو جہنم پر حرام کر دیجئے۔

مکہ میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: اے اللہ! ہمیں اس شہر میں برکت دیجئے۔

مسجد حرام میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: اے میرے رب! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

کعبہ پر نظر پڑے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کے بعد یہ دعا پڑھے: اے اللہ! اس کھر کی شرافت و بزرگی بڑھا اور اس شخص کی بھی جو اس کی زیارت کرنے والا ہو۔

کعبہ پر نظر پڑنے کے بعد درود پڑھ کر یہ دعا مانگے: اس گھر کے رب کی پناہ لیتا ہوں قرض کی تنگدستی اور سینہ کی تنگی سے اور قبر کے عذاب سے۔

طواف کی نیت: اے اللہ! میں تیرے گھر کا طواف کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اس کو

میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما۔

طواف کی نیت کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے وہی عبادت کے لائق ہے صلوٰۃ و سلام ہو رسول اللہ پر، اے اللہ! میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں اور تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور تیرا عہد پورا کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتا ہوں۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھے: اے میرے رب! ہم کو دنیا میں حسنہ عطا فرما اور آخرت میں حسنہ عطا فرما اور ہم کو عذابِ نار سے بچا۔

زمزم کے پانی پینے کے وقت یہ پڑھے: اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع اور کشادہ رزق اور ہر مرض سے شفا یابی کا سوال کرتا ہوں۔

ملتزم پر یہ دعا پڑھے: اے اللہ! اس قدیم گھر کے مالک! ہماری اور ہمارے آبا و اجداد کی گردنوں کو دوزخ سے آزاد کر دے۔

سعی کی نیت کرے: اے اللہ! میں آپ کی رضا کیلئے صفا و مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر لگانے کا ارادہ کرتا ہوں، پس اس کو آسان اور قبول فرما۔

صفا کے قریب یہ دعا پڑھے: صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں میں اسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے شروع کیا ہے۔

صفا پر چڑھ کر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے یہ دعا پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تھا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے ملک و حمد ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اس نے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور دشمنوں کی جماعت کو تنہا اس نے شکست دی۔

سعی میں دو ستونوں کے درمیان یہ پڑھے: اے اللہ! مغفرت فرما اور رحم فرما۔ تو بہت بڑا عزت والا اور بہت بڑا کریم ہے۔

منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہو تو یہ پڑھے: اے اللہ! میں آپ کی طرف متوجہ ہوں آپ پر بھروسہ کرتا ہوں اور تجھ کو راضی کرنے کا ارادہ کیا، میرے گناہ معاف فرما اور میرا حج مبرور بنا دے، مجھ پر رحم فرما، میرے سفر میں برکت دے اور عرفات میں میری حاجت پوری فرما، بیشک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

جبلِ رحمت پر نظر پڑے تو یہ پڑھے: اے اللہ! میں نے تیری طرف توجہ کی، آپ کی رضا کا ارادہ کیا، میری مغفرت فرما، میری توبہ قبول فرما اور خیر ادھر متوجہ فرما جس طرف میں متوجہ ہوں۔

عرفات میں یہ دعا پڑھے: اے اللہ! بیشک آپ میری جگہ کو دیکھ رہے ہیں اور میری بات سن رہے ہیں، میرے ظاہر و باطن کو جانتے ہیں، میری کوئی چیز آپ سے پوشیدہ نہیں، پس اے میرے رب! مجھے محروم نہ فرما۔

نیز یہ دعا بھی پڑھے: اے اللہ! مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور تقویٰ کے ذریعے مجھے پاک و صاف کر دے، دنیا و آخرت میں بخش دے۔

کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھے: میں اللہ کا نام لے کر کنکری مارتا ہوں، شیطان کو ذلیل کرنے اور رحمن کو راضی کرنے کے لیے، اے اللہ! اس حج کو مبرور بنا اور گناہوں کو بخش دے اور سعی کی قدردانی فرما۔

ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھے: میں نے اپنا رخ اس ذات پاک کی طرف پھیرا جس نے آسمانوں و زمین کو پیدا کیا، میں ملتِ ابراہیمؑ پر ہوں، میری نماز، قربانی، موت و حیات سب اللہ کے لیے ہے، مجھے اسی کا حکم دیا گیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں، اے اللہ! یہ قربانی کرنا آپ کا حکم ہے اور آپ ہی کیلئے ہے، پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دے۔

قصر یا حلق کے وقت یہ دعا پڑھے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو

ہدایت دی اور ہم پر اپنا انعام کیا اور ہمارے احکام حج پورے کئے، پس ہر بال کے بدلے قیامت کے دن ایک نور عطا فرما، اے اللہ! حلقین و مقصرین کی مغفرت فرما۔ طواف کے پہلے چکر میں یہ دعا پڑھے: اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور سلامتی کا سوال کرتا ہوں اور دائمی حفاظت کا اور دوزخ سے نجات کا۔

دوسرے چکر میں یہ دعا پڑھے: اے اللہ! ہمارے لئے ایمان کو محبوب بنا اور ہمارے دلوں کو مزین کر دے، اور کفر اور بدی اور نافرمانی سے ہمارے دل ہٹا دے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل فرما۔

تیسرے چکر میں یہ دعا پڑھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شک اور شرک اور نفاق سے اور برے حال سے اور برے انجام سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے اور زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے۔

چوتھے چکر میں یہ دعا پڑھے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کو واجب کر دینے والے اعمال کا اور مغفرت کا اور گناہوں سے سلامتی اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا اور جنت پانے اور دوزخ سے بچنے کا۔

پانچویں چکر میں یہ دعا پڑھے: اے اللہ! جس دن تیرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن عرش کے نیچے سایہ دینا اور اپنے نبیؐ کے حوض سے ایسا ٹھنڈا میٹھا خوش ذائقہ پانی پلانا کہ اس کے بعد بھی پیاس نہ لگے۔

چھٹے چکر میں یہ دعا پڑھے: اے اللہ! مجھ پر آپ کے بہت حقوق ہیں جو میرے اور آپ کے درمیان ہیں اور مجھ پر مخلوق کے بہت حقوق ہیں جو میرے اور ان کے درمیان ہیں۔ اے اللہ! جن کا تعلق تجھ سے ہے اس کو معاف فرما اور جن کا تعلق مخلوق سے ہے تو ان کا ذمہ دار ہو جا۔

ساتویں چکر میں یہ دعا پڑھے: اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کامل، یقین صادق،

رزق وسیع، عاجزی کرنے والا دل مانگتا ہوں۔ اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما۔

تمام چکروں میں رکن یمانی پر پہنچ کر دعا ختم کر دے اور اس سے آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھے: اے اللہ! دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور عذاب دوزخ سے ہم کو بچا اور نیک لوگوں کے ساتھ ہم کو جنت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے! اے بڑی مغفرت والے! اے جہانوں کے پالنے والے!

اگر طواف کرتے ہوئے ہر طواف کیلئے جو کلمات لکھے ہیں ادا نہ کر سکے، تو پورے طواف کے دوران: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھتا رہے۔

یا اپنی زبان سے کہے: اے اللہ! دنیا و آخرت میں ہم کو بھلائی عطا فرما، دوزخ کے عذاب سے بچا۔

عربی میں چند مختصر دعائیں

جہاز میں سوار ہونے کی دعا: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَعَلَّمَنَا الْقُرْآنَ وَمَنْ عَلَيْنَا. الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنِي فِي خَيْرِ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جب مکہ المکرمہ نظر آئے تو پڑھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ بِهَا قَرَارًا وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا،

مکہ میں داخل ہوتے ہوئے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

اللہ اکبر۔

طواف کی نیت: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْنِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

استلام حجر کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھا کر: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

طواف کے دوران یہ دعا پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

رکن یمانی سے حجر اسود تک کے درمیان طواف کے چکر میں پڑھے: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَاعَزِيزُ يَاعَفَّارُ۔

زمزم پیتے وقت: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا وَاسِعًا وَ عِلْمًا نَافِعًا وَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔

عمرہ کی نیت: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِيْ وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَ اَعِنِّیْ عَلَیْهَا وَ بَارِكْ لِيْ فِيْهَا، نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَ اَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰی۔

سعی کی نیت: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِّوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔

سعی کرتے ہوئے صفا، مروہ کے درمیان تیسرا کلمہ پڑھتے رہے اور صفا اور مروہ پر پہنچ کر: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھیں۔

ہر طواف کے شروع میں کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

صفا و مروہ کے درمیان: رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔

صفا پر اسی طرح مروہ پر پہنچ کر: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

مناجات

سزا وار حمد و ثنا ہے خدا
جہانوں میں تیری خدائی بھی ہے
تیرے ہاتھ میں ہے سفید و سیاہ
میرا فہم و ادراک محدود ہے
بجز تیرے کوئی سہارا نہیں
ہوے اس قدر زندگی میں قصور
اسی واسطے عرض ہے اے خدا !
دعا جو بھی حضرت آدمؑ نے کی
دعائیں جو کرتے تھے تیرے خلیف
دعائیں جو کیں تجھ سے یعقوبؑ نے
دعائیں ہوئیں قید شاہی میں جو
دعا تھی جو قلب سلیمانؑ میں
دعا جو بھی تجھ سے موسیٰؑ نے کی
دعائیں جو حضرت محمدؐ نے کیں
ابد تک ہر ایک لفظ ربّ انام
دعائیں جو شام و سحر میں ہوئیں
دعائیں جو تیرے امیروں نے کیں
دعائیں جو یتیموں فقیروں نے کیں
دعائیں جو کیں تیرے محبوب نے
دعائیں جو کیں تیرے بیمار نے

عبادت کے لائق نہیں دوسرا
تیرے ہاتھ حاجت روائی بھی ہے
میں ایک بندہ عاصی و رو سیاہ
معاصی سے سب راہ مسدود ہے
زباں کو طلب کا بھی یارا نہیں
نہیں مانگنے کا بھی باقی شعور
تیری شان رحمت کا ہے واسطہ
دعا جو بھی نوحؑ و مریمؑ نے کی
عطا ہو وہ سب مجھ کو رب جلیل
دعائیں جو کیں حضرت ایوبؑ نے
دعائیں ہوئیں بطن ماہی میں جو
دعائیں ہوئیں جو بیابان میں
دعا جو بھی حضرت عیسیٰؑ نے کی
دعائیں جو بھی آل محمدؐ نے کیں
تو بھیج ان پہ لاکھوں درود و سلام
دعائیں جو بحر و بر میں ہوئیں
دعائیں جو تیرے فقیروں نے
دعائیں جو تیرے اسیروں نے کیں
دعائیں جو کیں تیرے مجذوب نے
تیرے عشق میں تیرے شرشار نے

دعائیں جو کرتے تھے سب انبیاء
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ
دعائیں جو اُن کی کیا ہو قبول
بہن بھائی زوجہ اور اولاد کو
چچی کو چچا کو بھی ماں باپ کو
تیری شان امجد کی ہے بخش دے
خدایا اس امت کی اصلاح کر
کہ ہیں نام لیوا تیرے آج بھی
محمدؐ پہ یا رب صلاۃ دوام
میرے قلب کو اے خدا پھیر دے
غنا سے میرا سینہ معمور کر
بچا شرک و کفر بدعات سے
تو چاہے تو ہو میرا آساں حساب
عمل میرے ہمراہ کوئی نہیں
معاصی سے بھرپور ہے زندگی اسی کی
خدایا یہ سر لے کر جاؤں ہاں! گناہوں
الہی یہ سر دُوش پر بار ہے
عمل کی حیات اپنی معدوم ہے
کرم کر کہ قعر مذلت میں ہوں
محمدؐ کہ ساقی کوثر بھی ہیں
وہ تمشِ اصبیٰ اور بدر الدجی
وہ عز العرب اور عین النعیم
نہیں جب شفاعت کا پایا ملے

دعائیں جو کرتے تھے سب اصفیاء
دعائیں جو کرتے تھے تیرے ولی
ہماں از من خستہ جان و ملول
خدا بخش دے میرے اجداد کو
ہے آساں بہت بخشا آپ کو
جو امت محمدؐ کی ہے بخش دے
اس امت پہ کردے کرم کی نظر
یہ رحم و کرم کے ہیں محتاج بھی
محمدؐ پہ یارب ہوں لاکھوں سلام
تیرا ذکر اب زندگی کھیر دے
تو محتاج کی بے کسی دور کر
کہ ہوں بہرہ ور تیری برکات سے
لکھا ہو نہ قسمت میں میری عذاب
کہ مجھ سا بھی گمراہ کوئی نہیں
ہے اب تجھ سے شرمندگی
کی کٹھری چھپاؤں کہاں !
گناہوں کا ایک سر پہ انبار ہے
خدا جانے کیا میرا مقسوم ہے
خدایا محمدؐ کی امت میں ہوں
وہی شافعِ روزِ محشر بھی ہیں
وہ خیر الوری اور علم الہدی
عَفُوٌّ حَفِیُّ رَوْفٌ رَحِیْمٌ
مجھے ان کے دامن کا سایا ملے

﴿ درود و سلام ﴾

الہی! تو اکبر ہے ذیشان ہے
محمدؐ کو تو نے ہی پیدا کیا
وہ احمد بھی حامد بھی محمود بھی
ادب سے ہے یہ عرض کرتا غلام
وہی مرتضیٰ مجتبیٰ مصطفیٰ
وہ امی لقب و قوی و صفی
محمدؐ پہ یا رب! صلوٰۃ دوام
جو طیب بھی طاہر بھی کامل بھی ہیں
لقب جن کے آئے رسول امین
دکھا خواب میں روئے خیر الانام
جو منزل؟ و طہ یس ہیں
ہوئے دین و دنیا میں سب کے لفیل
یہی مشغلہ اب رہے صبح و شام محمدؐ پہ یا
یہی مشغلہ اب رہے صبح و شام
قدم جن کا چوما گیا فرش پر
ہوئے مقتدی جن کے سب انبیا
قیامت کے دن تک الہی مدام
قیامت میں جب پھر اٹھانا ہمیں
یہی شغل اب تو کرے شاد کام

کرم کا بھکاری ہر انسان ہے
عرب اور عجم ان کا شیدا کیا
وہ شاہد شہید اور مشہود بھی
ایا! ہو ان پر درود و سلام
وہی متقی منشی منتقی!
وہ محبوب یزداں خدا کے ولی
محمدؐ پہ یا رب! ہوں لاکھوں سلام
وہی دین و دنیا کے حاصل بھی ہیں
شفیق کریم ملین مبین
ہوں ان پر الہی! درود و سلام
جو آقائے دنیا شہر دین ہیں
شفاعت کے روز قیامت وکیل
رب! ہوں لاکھوں سلام
محمدؐ پہ یا رب! ہوں لاکھوں سلام
بلایا انھیں آپ نے عرش پر
بڑھے چھوڑ کر سدرۃ المنتہی
تو بھیج ان پہ لاکھوں درود و سلام
تو ان کی بھی صورت دکھانا ہمیں
کہ ورد زباں ہو درود و سلام

اسی شغل میں عمر ہو اب تمام
شب و روز بھیجوں درود و سلام
فرشتوں پر اور انبیا پر سلام
ہو ازواج خیر الوری پر سلام
محمدؐ پہ اور آل و اصحاب پر
شہیدوں پہ اور ان کے احباب پر
بصد عاجزی پیش ہے یہ سلام
محمدؐ پہ یا رب! صلوٰۃ دوام

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْكَرِيمُ وَالرَّسُولُ الْعَظِيمُ الرَّؤُوفُ
الرَّحِيمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ! الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ! الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَرْسَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ! أَنْتَ
الْحَبِيبُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ! أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ وَ
أَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ، وَ
عَبَدْتَ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ، جَزَاكَ اللَّهُ تَعَالَى عَنَّا وَعَنْ
وَالِدَيْنَا وَعَنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ خَيْرَ الْجَزَاءِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا سُلْطَانَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ! وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے نبی اے سردار محترم اور رسول معظم شفقت و رحمت
والے! اور آپ پر اللہ کی (ہزاروں ہزار) رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، صلوٰۃ و سلام
نازل ہو آپ پر اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! صلوٰۃ و سلام نازل ہو آپ پر اے
اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر! صلوٰۃ و سلام نازل ہو آپ پر اے (وہ مقدس ہستی)
جن کو اللہ تعالیٰ نے دونوں جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا، صلوٰۃ و سلام نازل ہو آپ
پر، اے نبیوں کے ختم کرنے والے! آپ ہمارے محبوب ہیں، یا حبیب اللہ! میں سچے
دل سے گواہی دیتا ہوں یا رسول اللہ! بیشک آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک
پہنچا دیا اور رسالت کی امانت کو پورا کر دیا اور امت کو (پوری پوری) نصیحت کر دی،

اور کوشش کی راہ خدا میں جیسا کہ کوشش کا حق ہے اور اپنے رب کی عبادت کی، یہاں تک کہ اس کی راہ میں موت آگئی جزائے خیر عطا فرمائے اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری اور ہمارے والدین اور جملہ اہل اسلام کی طرف سے بہتر جزا۔ صلاۃ و سلام نازل ہو آپ پر اے انبیاء اور رسولوں کے بادشاہ اور اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

سلام پیش کرتے وقت اکثر حجاج کو دیکھا گیا ہے کہ عربی زبان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے غلط سلف الفاظ ادا کرتے ہیں جس سے معنی بدل جاتے ہیں، یاد رکھئے! سلام وہ اچھا اور بہتر ہے، جو عقیدت و محبت سے پیش کیا جائے چاہے مختصر ہو، اس لیے جس کو پڑھنا نہ آتا ہو، یا زیادہ بڑا سلام نہ پڑھ سکتا ہو، تو صرف یہ مختصر سا سلام پڑھتا رہے مگر پڑھے محبت و شوق سے۔

السلام علیک یا رسول اللہ۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول! اگر زیادہ یاد کر سکتے ہوں، تو نیچے لکھا گیا صلاۃ و سلام ضرور یاد فرمائیں۔ نیز حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمرؓ پر بھی مندرجہ ذیل سلام پڑھے۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَیْرَ خَلْقِ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَاتَمَ الْأَنْبِیَاءِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَیِّدَ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ۔

السلام علیک یا ابابکر الصدیق
السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
السلام علیک یا وزیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

السلام علیک یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الغار ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب ابوبکر صدیقؓ! آپ پر سلام ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! آپ پر سلام ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر! آپ پر سلام۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غار کے ساتھی! اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

اس کے بعد پھر ایک ہاتھ دہنی جانب ہٹ کر سیدنا عمر فاروقؓ (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ ہیں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے برابر بائیں طرف مدفون ہیں) کے روبرو سلام عرض کریں۔

السلام علیک یا عمر بن الخطاب
السلام علیک یا امیر المؤمنین!
السلام علیک یا عز الاسلام والمسلمین!
السلام علیک یا ابا الفقراء والضعفاء والارامل والایتام! ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ پر سلام ہو اے عمر بن الخطاب!
آپ پر سلام ہو اے مسلمانوں کے امیر!
آپ پر سلام ہو اے اسلام اور مسلمانوں کی آبرو بڑھانے والے!
آپ پر سلام ہو اے فقیروں، ضعیفوں، بیواؤں اور یتیموں کی دستگیری اور مدد کرنے والے! اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

کنتی کے الفاظ

وَاحِدٌ	ایک	إحدى عشر	گیارہ
اثنین	دو	اثنی عشر	بارہ
ثلاثة	تین	ثلاثة عشر	تیرہ
أربعة	چار	أربعة عشر	چودہ
خمسة	پانچ	خمسة عشر	پندرہ
ستة	چھ	ستة عشر	سولہ
سبعة	سات	سبعة عشر	سترہ
ثمانية	آٹھ	ثمانية عشر	اٹھارہ
تسعة	دس	تسعة عشر	انیس
عشرة	دس	عشرین	بیس

واحد وعشرین	اکیس
اثنین وعشرین	بائیس
ثلاثة وعشرین	تینیس
أربع عشرین	چوٹیس
خمسة وعشرین	پچیس
ستة وعشرین	چھیس
سبعة وعشرین	ستائیس
ثمان وعشرین	اٹھائیس
تسع وعشرین	انٹیس

ثلاثین	تیس	تسعين	نویس
أربعین	چالیس	مائة	سو
خمسين	پچاس	ألف	ہزار
ستین	ساٹھ	ألفین	دو ہزار
سبعین	ستر	ثلاثة آلاف	تین ہزار
ثمانین	اسی	عشرة آلاف	دس ہزار

رنگوں کے نام

أبيض	سفید	بنی	کونی کمر
أسود	کالا	سمای	نیلا
أحمر	سرخ	لون فاتح	ہلکا رنگ
أخضر	ہرا	غامض	گھاڑا رنگ
أصفر	زرد	رمادی	ٹیالہ کمر
وردی	گلابی	برتقالی	برتقالی کمر
أرجوانی	جامنی	لون مشکل	میکس کمر

بات چیت کے لیے ضروری جملے

مجارى لهذه العمارة خرابان	اس عمارت کی گٹر لائن خراب ہے
مجارى لهذه العمارة مغلقة	
مُكَيَّفُ الغرفة لاتعمل	روم کا ایرکنڈیشن بند ہے

کهرباء الغرفة لاتعمل	روم کی بجلی بند ہے
مروحه خربان	پنکھا بگڑا ہوا ہے
باب الغرفة خربان	دروازہ خراب ہے
باب العمارة خربان	عمارت کا دروازہ خراب ہے
مِصْعَد خربان	لفٹ بگڑا ہوا ہے
لا يوجد الماء فى العمارة	بلڈنگ میں پانی نہیں ہے
متى ياتى الكهرباءى	وایرمین کب آئے گا
نظام النظافة غير جيد	صفائی نہیں ہے
ممکن اتصل تلفون	میں ٹیلی فون کر سکتا ہوں؟
انا أريد أن اتكلم بالتلفون	مجھے ٹیلی فون پر بات کرنا ہے
وين إتصل تلفون	کہاں ٹیلی فون کرنا ہے؟
إلى الهند	ہندوستان (انڈیا)
و الله آسف	بخدا میں عملیں ہوں
رُحْ سنترال	ایکس چینج پر جاؤ
وين سنترال	ایکس چینج کہاں ہے؟
اعطنى رقم تلفونك	مجھے آپ کا ٹیلی فون نمبر دیجئے
كلم	بات کیجئے
يَرْنُ الجرس	گھنٹی بجتی ہے
لكن مايرد احد	مگر کوئی بولتا نہیں ہے
خط خربان	لائن خراب ہے
تلفون منقطع	ٹیلی فون کٹ ہے
تلفون ممنوع	ٹیلی فون کرنا منع ہے

يا اخى اريد المحلى	مجھے لوکل فون کرنا ہے
كم حسابى	میرا حساب کتنا ہے؟
انت تمشى الحين	آپ ابھی جا رہے ہیں؟
لا - نعم	نہیں - ہاں
امش بعد الظهر	ظہر بعد جاؤں گا
يا اخى اطلب لى السيارة	میرے لئے ٹیکسی طلب کیجئے
الاجرة لاتاتى هنا	ٹیکسی یہاں نہیں آسکتی
رح محطة الاوتوبس	بس اڈے پر جائیے
عندى أعراض ثقيلة	میرا سامان وزنی ہے
شف عامل	مزدور کر لیجئے
شكرا يا شيخ	شکریہ
سيارات	ٹیکسیاں
حافلات	بسیں

منی کے بازار میں

بكم هذا التيس؟	اس بکری کی کیا قیمت ہے؟
بكم هذا الطيبى؟	اس دنبہ کی کیا قیمت ہے؟
بكم هذا الغنم؟	یہ بکری کتنے کی ہے؟
بكم هذا الابل؟	یہ اونٹ کتنے کا ہے؟
بكم هذه البقرة؟	یہ گائے کتنے کی ہے؟
ثمنها مائة ريال	اس کی قیمت سو ریال ہے

ما تنقص شیئا؟	کچھ کم نہیں کرو گے؟
هل عندك رخيص	کیا آپ کے پاس سستا ہے؟
لا، ماعندی رخيص من هذا	نہیں، میرے پاس اس سے سستا نہیں ہے
بلى عندی رخيص من هذا	جی ہاں، میرے پاس اس سے سستا ہے
ترا عینی، خفف لی	میرے ساتھ رعایت کیجئے
کم آخر سعر؟	آخری دام کتنا ہے؟
كل شيء غال	ہر چیز مہنگی ہے
كل شيء رخيص	ہر چیز سستی ہے
شف محل ثانى	دوسری دوکان پر دیکھئے
أنتم کم نفر؟	آپ کتنے آدمی ہیں؟
عحنا نفرین	ہم دو آدمی ہیں
نشتري بقرة	ہم گائے خریدیں گے
نشتري الابل	ہم اونٹ خریدیں گے
نشتري الغنم	ہم بکری خریدیں گے
نرجع مرة ثانية	پھر آئیں گے
أجيك مع صديقي	اپنے دوست کے ساتھ آؤں گا
أذبح	ذبح کیجئے
أعطني كبدة	پلیجی دیجئے
أعطني لحم	گوشت دیجئے
تفضل، خذ	لیجئے

بس اور ٹیکسی اسٹینڈ

یا سائق!	اے ڈرائیور!
كم اجرة السيارة للمدينة المنورة؟	مدینہ منورہ کا کرایہ کتنا ہے؟
كم حق المدينة؟	مدینہ منورہ کے کتنے؟
أنتم کم نفر؟	آپ لوگ کتنے ہیں؟
عحنا اربعة نفر	ہم چار آدمی ہیں۔
فین أعراض	سامان کہاں ہے؟
هذه الأعراض	یہ سامان ہے۔
فین عفشکم	تمہارا سامان کہاں ہے؟
أخذ عشرين ريال لواحد نفر	ایک آدمی بیس ریال لوں گا۔
ترا عنی، خفف لی، نزل لی	رعایت کیجئے۔
من معلمك؟ من مطوفك؟	آپ کا معلم کون ہے؟
معلمی اقبال، مطوفی اقبال	میرے معلم اقبال صاحب ہیں۔
أنا نسيت الطريق	میں راستہ بھول گیا۔
فین طریق الحرم؟	حرم کا راستہ کہاں ہے؟
بالله وزنی الطريق الى الحرم	بخدا مجھے حرم کا راستہ بتائیے۔
وین حصل تذكرة باص؟	بس کا ٹکٹ کہاں ملے گا؟
انا رائح الى الجدة	میں جدہ جا رہا ہوں۔
أركب	سوار ہو جاؤ۔
باص وقف هنا نصف ساعة	بس یہاں آدھا گھنٹہ ٹھہرے گی۔

ہنا فیہ دورۃ المیاء	یہاں طہارت خانہ ہے۔
دورۃ المیاء للرجال	طہارت خانہ مردوں کے لیے
دورۃ المیاء للنساء	طہارت خانہ عورتوں کے لیے
نصلی الصلوۃ ہنا	ہم یہاں نماز پڑھیں گے۔
مافی مانع	کوئی حرج نہیں۔
لو صلیت فی المسجد أحسن	اگر آپ مسجد میں نماز پڑھیں تو بہت اچھا
حفله تمشی الحین	بس ابھی روانہ ہوگی۔
إذا صل ہنا	پھر تو یہیں نماز پڑھ لیں۔
نصلی مع الجماعة	باجماعت نماز پڑھیں گے۔

مناسک حج ایک نظر میں

حج کا پہلا دن	حج کا دوسرا دن	حج کا تیسرا دن
۸/ ذی الحجۃ	۹/ ذی الحجۃ	۱۰/ ذی الحجۃ
مکہ سے منیٰ کی روانگی	فجر کی نماز منیٰ میں ادا کر کے عرفات کو روانگی	مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد منیٰ کو روانگی
ظہر	ظہر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہے	بڑے شیطان کی رمی
عصر	وقوف عرفات	پھر قربانی کرنا
مغرب	عصر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہے	پھر سر کے بال منڈانا یا کتر وانا
عشاء پڑھنی ہے	مغرب کے وقت مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی	پھر طواف زیارت کو مکہ جانا

رات منیٰ میں قیام	مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت مزدلفہ میں ادا کرنی ہے
	رات مزدلفہ میں قیام کرنا ہے

حج کا چوتھا اور پانچواں دن

حج کا چوتھا دن	حج کا پانچواں دن
منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے	منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے
پہلے چھوٹے شیطان کی	پہلے چھوٹے شیطان کی
پھر درمیانے شیطان کی	پھر درمیانے شیطان کی
پھر بڑے شیطان کی	پھر بڑے شیطان کی
رمی کرنا ہے، طواف زیارت اگر کل نہیں کیا تھا تو آج مغرب سے پہلے ضرور کر لیں	رمی کرنا ہے، طواف زیارت اگر نہیں کیا تھا تو آج مغرب سے پہلے ضرور کر لیں
رات منیٰ میں قیام	۱۳/ ذی الحجۃ کو اگر قیام کا ارادہ ہے تو کنکریاں زوال سے پہلے ماری جاسکتی ہیں

نوٹ: اس کے علاوہ حج کے بقیہ دنوں میں روزمرہ کی طرح نمازیں ادا کریں۔ طواف زیارت ۱۰/ ذی الحجۃ کی فجر سے ۱۲/ ذی الحجۃ کی غروب آفتاب یعنی مغرب تک ہے۔ طواف زیارت سے رات کے کسی بھی حصے میں فارغ ہوں تو بقیہ رات قیام کے لئے منیٰ چلے جائیں۔

